

تنظیم المدارس (ابن سنت) پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات

نورانی گائیڈ

حل فیہ پرچہ جات



منشی محمد شمس الدین نورانی مدظلہ العالی

الاختیار السنوی النہالی تحت اشراف تنظیم المدارس (اہل السنۃ) پاکستان

الشہادۃ العالمیہ "السنۃ الثانیۃ" للطالبات

الموافق سنۃ ۱۴۴۲ھ / ۲۰۲۱ء

مجموع الارکان: ۱۰۰

الوقت المحددة: ثلاث ساعات

الورقة الاولی: الصحیح للبخاری

نوٹ: کوئی سے تمن سوال حل کریں۔

سوال نمبر ۱: سألکک بما یأمرکم فذکرت انہ یأمرکم ان تعبدوا اللہ ولا تشركوا به
بما ربتہا کم عن عبادة الاوثان ویأمرکم بالصلوة والصدق والعدل فان کان ما تقول
حقاً فسلک مع قدمی ہاتین وقد کنت اعلم انہ خارج ولم اکن اظن انہ منکم .

(الف) اس کلام کا ترجمہ کریں اور ترجمہ کریں ۱۰۰+۱۰۰=۲۰۰

(ب) خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں ۳۲+۳۲+۳۲=۹۶

(ج) اس کلام کے شکم اور کلمات کا شمار کریں ۵۰

سوال نمبر ۲: عن عائشة وحی اللہ علیہا السلام انہ اذا تشری بريرة وانهم اشعرطوا
ولاء هاء فذکر للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشعرطوا
فاعتقہا فالما الولاء لمن اعتق واھدی لہا الحکم فقین النبی صلی اللہ علیہ وسلم هذا
تصدق بہ علی بريرة فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم هو لہا صدقة والیہ صدقة .

(الف) حدیث مذکور کا ترجمہ کریں ۱۰۰

(ب) خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں ۳۲+۳۲+۳۲=۹۶

(ج) ولاء کے کہتے ہیں نیز "عشرت" میں کن بات کا خیال مراد ہے اور اس خیال کا فقہی نام کیا ہے؟

۳۰+۳۰=۶۰

سوال نمبر ۳: عن حماد قال سمعت عماراً یقول راہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم وما معہ الا خمسة اعبدوا امرئان وابوبکر .

(الف) حدیث مذکور پر حرکات و سکنات لگائیں ۱۰۰

(ب) "خمسۃ اعبدوا" اور "امرئان" سے کون لوگ مراد ہیں؟ ان کے ساتھ تحریر کریں ۱۳

(ج) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کوئی سے تمن مناقب بخاری شریف سے بیان کریں ۹۰

سوال نمبر ۴:- درج ذیل میں سے کوئی ہی تین احادیث کا ترجمہ پیرا قلم کریں؟

(الف) الفجر والخیلاء فی القنادین اهل الوبر والسکينة فی

یحسان والحکمة بمانية قال ابو عبد الله سميت اليمن لانها عن يمين

عن يسار الکعبة والمنازمة الميرة والبد اليسرى الشؤمی والجان

(ب) عن عائشة أن ابا بکر رضى الله عنه دخل عليها وعندها

تھنیان وتدفان وتضربان والنبي صلى الله عليه وسلم متغش يتوم

فكشف النبي صلى الله عليه وسلم وجهه لقال دعهما يا ابا بکر

الایام ایام منی ۔

(ج) عن ابی هريرة رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه

وسلم قال من قیلی کمثل رجل بنی بیتا فأحسنه وأجملته إلا

فجعل الناس يقولون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه الله

خاتم النبیین ۔

(د) عن البراء بن عازب رضى الله عنهما قال کان النیر

مرسوعا یعید ما بین المنکبین یبلغ شحمة أذنه و

أرضنا قط أحسن منه قال یوسف بن أبی إسحاق یسأل به إلى منکب

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال

پہلا پرچہ: صحیح بخاری

سوال نمبر ۱:- سَأَلْتُكَ بِئْسَ بِأَمْرُكُمْ لَقَدْ كُتِبَ أَنَّ بَأْسَ أَمْرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا

شَيْئًا وَتَنْهَیْكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَتَأْمُرُكُمْ بِالضَّلَوةِ وَالْقَذْفِ وَاللَّ

حَقِّ قَسَمِیْكَ مُوْضِعَ قَدَمِیْ هَاتِهِ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّ عَارِجَ وَكُنْتُ

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریر رضی اللہ عنہ کو خرید لیا یا تو ان کے مالکوں نے ان کی ولایت کی شرط قرار دی، اس پر حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے خرید کر آزاد کرو، کیونکہ ولایت آزاد کرنے والے کی ہوتی ہے۔ حضرت بریر رضی اللہ عنہا کے پاس بطور تحفہ گوشت پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس گوشت کو بریر پر صدقہ کیا گیا ہے تو یہ اس کے واسطے صدقہ ہے اور ہمارے لیے چہ ہے۔

جواب: (ب) خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق:

یادداشت: یہ صیغہ واحد مؤنث نائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ ہائزہ وصل ناقص پائی از باب افعال، ماضی، مقصد کرنا۔

المستعمل: یہ صیغہ واحد مؤنث ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ ہائزہ وصل ناقص پائی از باب افعال، ماضی، مقصد کرنا۔

نصدق: صیغہ واحد مؤنث ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ ہائزہ وصل ناقص پائی از باب افعال، ماضی، مقصد کرنا، یہ کرنا۔

جواب: (ج) "ولاء" کی تعریف، "خیوت" سے مراد اور "خیار" کا فقہی نام:

ولاء: وہ میراث جس کا کوئی شخص اپنی ملک سے کسی کو آزاد کرے، اسے ولایت کے سبب حقدار ہوتا ہے۔

سوال نمبر 3: عَنْ هَمْدَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارًا يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةٌ أَهْبَدُ وَأَنْفَرَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ

(الف) حدیث مذکور پر حرکات و سکنات لگائیں؟

(ب) "خمسۃ اہبد" اور "انفرتان" سے کون کون لوگ مراد ہیں؟ ان کے ساتھ تحریر کریں؟

(ج) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کوئی سے تین مناقب بخاری شریف سے بیان کریں؟

جواب: (الف) حدیث پر حرکات و سکنات:

حرکات و سکنات تو پر لگادی گئی ہیں۔

جواب: (ب) "خمسۃ اہبد" اور "انفرتان" سے مراد لوگ اور ان کے نام:

پانچ غلاموں کے نام یہ ہیں: (i) حضرت عمار، (ii) حضرت بلال بن عمار، (iii) حضرت بلال، (iv)

حضرت عامر بن ثمر (۷) حضرت مقرر رضی اللہ عنہم۔

دو امرتوں کے نام یہ ہیں۔ (۱) حضرت خدیجہ، (۲) حضرت ام الفضل یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ رضی اللہ عنہما۔

جواب: (ج) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تین مناقب:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے تین مناقب درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت عہد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے کپڑے کو تکبر سے زمین پر تھپیسے گا، بروز حشر اللہ تعالیٰ اس کی جانب نظر رحمت نہ فرمائے گا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے کپڑے کا ایک کنارہ لٹک جاتا ہے مگر یہ میں اس کا خیال رکھوں گا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح تکبر کی وجہ سے نہیں کرتے ہو۔ (۲) حضرت عہد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد محترم سے دریافت کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے سب سے افضل کون ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، میں نے پوچھا: اس کے بعد کون؟ انہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ، مجھے خدشہ ہوا کہ اب فرمائیں گے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس پر میں نے دریافت کیا: تو آپ؟ تو آپ نے فرمایا: میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام آدمی ہوں۔

(۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آمد پہلا پرچہ لے کر حضرت ابو بکر حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی ساتھ لے کر آئے انکے پاس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اہل بیت! اپنی حرکت بند کر دو، کیونکہ میرے بار پر ایک نبی کا کھدکنا شہید ہیں۔ سوال نمبر ۴: سورج ذیل احادیث کا ترجمہ پر رقم کریں۔

(الف) الفخر والخلاء فی القداۃین اهل الوبر والسکينة فی اهل الغم والایسار
بحان والحکمة بحانۃ قال ابو عبد اللہ سمعت البیہن لانہا عن یحییٰ الکعبہ والشام لانہا
عن یسار الکعبہ والمشامۃ المیسرة والید البصری الشومی والجناب الایسر الاشام .
(ب) عن عائشة ان ابابکر رضی اللہ عنہ دخل علیہا وحدها جارتان فی ایام من
تغیان وللفغان وتضربان والنبی صلی اللہ علیہ وسلم معش بتوبہ فانتہرهما ابو بکر فکشف
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجهہ فقال دعہما یا ابابکر فانہما لایام عید وتلك الایام لایام منی .
(ج) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من علی

ومثل الأنبياء من قبلي كمثل رجل بنى بيتا فأحسنه وأجمله إلا موضع لبنة من زاوية
فجعل الناس يظفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة قال قلنا اللبنة وإنما
خاتم النبیین ۔

(۵) عن البراء بن عازب رضي الله عنهما قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
مربوعا بعينه مابين المنكبين له شعر يبلغ شحمة أذنيه رأيت في حلة حمراء لم
أر شيئا قط أحسن منه قال يوسف بن أبي إسحاق عن أبيه إلى منكبہ ۔

جواب: احادیث کا ترجمہ:

(ا) (نور، نگہ، چٹنے چلانے والے اونٹ چرانے والوں کے امداد ہیں۔ نرمی و ملاہمت نکریاں
چرانے والے ہیں۔ ایمان یمن میں ہے، حکمت یمن میں ہے۔ ابو عبد اللہ نے کہا: یمن کو یمن اس
وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس کی دائیں طرف ہے اور شام کو شام اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ کعب
مستقل کی بائیں طرف ہے اور شام الیٰہیہ کو کہا جاتا ہے اور شوی بائیں ہاتھ کو کہا جاتا ہے اور شام الیٰہی طرف
کو کہا جاتا ہے۔

(ب) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل ہے: بے شک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
ان کے پاس اس وقت تشریف لائے کہ ان کے پاس دو اونٹوں کی کھالیں تھیں اور وہ بجا
رہی تھیں جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے سے اسے لپیٹ کر رکھا تھا، حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے ان اونٹوں کو ڈانٹ پٹائی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے کو اپنے
پیر سے دوڑ کر لیا اور فرمایا: اے ابو بکر! انہیں چھوڑ دو، کیونکہ یہ عید اور منی کے دن ہیں۔

(ج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور
مجھ سے پہلے انبیاء کرام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک مکان بنایا تو اسے حسین و جمیل بنایا اور
اس نے ایک کونے کے اندر ایک اجنبی کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومتے اور انہیں تعجب کرتے
کہ اس میں اجنبی کیوں نہ رکھا گیا، وہ اجنبی ہی ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(د) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد کے
تھے، آپ کا سینہ بہت کشادہ اور کھلا ہوا تھا، آپ کے (سر کے) بال کانوں کی لونگ تک پہنچتے رہتے تھے۔ میں نے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ سرخ لباس میں دیکھا، میں نے آپ سے بڑھ کر حسین کسی کو نہیں دیکھا تھا۔
یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا یعنی آپ کے بال کندھوں تک پہنچتے تھے۔

الاختیار المستوی النہائی تحت اشراف تنظیم المدروس (اہل السنۃ) پاکستان

الشہادۃ العالمیۃ "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ / 2021ء

الورقة الثانية: الصحيح لمسلم

مجموع الاوقاف: ۱۰۰

الوقت المحدد: ثلاث ساعات

نوٹ: سوال نمبر ۱ لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر ۱: عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سلوني فهاجروا
الدين بغيره قال فجاء رجل فجلس عند ركبته فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما
الاسلام قال لا شريك لله شينا ونقيم الصلوة ونؤتي الزكوة ونصوم رمضان قال
صدقت قال يا رسول الله ما الايمان قال ان تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله
وتؤمن بالبعث وتؤمن بالقرآن قال صدقت قال يا رسول الله ما الاحسان

(الف) مذکورہ بالا حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) مذکورہ بالا حدیث شریف کی روشنی میں احکام کی قیامت لکھیں؟ ۱۰

(ج) شرک کسے کہتے ہیں؟ تعریف لکھیں۔ ۳

سوال نمبر ۲: عن ابن مسعود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان يؤمن بالله
واليوم الآخر فليقل عمرا اولي صمت ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم عباده
ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم عباده .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) حسائے اور مہمان کے حقوق لکھیں؟ ۱۳

سوال نمبر ۳: عن عائشة قالت طيب رسول الله صلى الله عليه وسلم يدي لحرمه
حين احرم ولحله حين حل قبل ان يطوف بالبيت .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۲۰

(ب) احرام کی حالت میں کوئی چیزیں منع ہیں؟ ۱۰

(ج) مرد اور عورت کے احرام میں کیا فرق ہے؟ ۳

سوال نمبر ۴: عن ابن عباس ان طباعة بنت الزبير بن عبد المطلب آتت رسول الله

صالحی اللہ علیہ وسلم لقالت انی امراءة لقلیلة وانی ارید الحج فما تأمرنی قال اهلی
بالحج واشترطی ان محلی حیث نجسنى قال فاذکرکت .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں ۱۰۹

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت کریں اور بتائیں کہ یہ حکم حضرت عباسؓ کے لیے خاص ہے یا ہر یک

مہرت کے لیے ہے ۱۰۹

(ج) عمرہ ادا کرنے کا طریقہ لکھیں ۱۳۹

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

دوسرا پرچہ: صحیح مسلم

سوال: ابراہیم بن علی نے فرمایا: قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَوْنِي فَيَأْتُوهُ
أَنْ يُسْتَلَوْهُ قَالَ فَيَجَاءُ رَجُلٌ فَيَجْلِسُ عِنْدَ رُكْنَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
الْإِسْلَامُ قَالَ لَا تُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ
صَلَّيْتُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكِتَابِهِ وَرُسُلِهِ
وَتُؤْمِنَ بِالْبَيْتِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ كُلِّهِ قَالَ صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ

(الف) مذکورہ بالا حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

(ب) مذکورہ بالا حدیث شریف کی روشنی میں علاماتِ ایمان لکھیں

(ج) شرک کسے کہتے ہیں؟ تعریف لکھیں۔

جواب: (الف) اعراب پر حدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ سے سوال
کیا کرو، مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سوال کرنے سے جھجک جاتے تھے، راوی کا بیان ہے: پھر ایک روز ایک
آدی حاضر ہوا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دو زبانوں ہو کر بیٹھ گیا، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز
ادا کرو، زکوٰۃ دو اور رمضان المبارک کے روزے دکھو، وہ آدی عرض گزار ہوا: آپ نے سچ فرمایا ہے، پھر
اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس

کی کتابوں، اس سے ملاقات، اس کے رسولوں، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور تقدیر سے قطع نہ کھنے والے تمام امور پر ایمان لانا، اس نے عرض کیا: آپ نے کج فرمایا۔ پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟

جواب: (ب) حدیث بالا کی روشنی میں علامات قیامت:

اس حدیث میں تین علامات قیامت بیان کی گئی ہیں:

(۱) لوہڑی اپنے مالک کو جہنم دے گی، (۲) ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بکریوں کے چرواہے عالی شانہ علامات پر نظر کریں گے، (۳) ننگے پاؤں، ننگے جسم، بھرے اور گوتے زمین کے بادشاہ بنیں گے۔

جواب: (ج) شرک کی تعریف:

شرک کا لغوی معنی ہے: ساتھی بنانا، یا ساتھی ٹھہرانا۔ شرک کا اصطلاحی معنی ہے: کسی کو اللہ تعالیٰ کی صفات اور صفات کے تقاضوں میں برابر ٹھہرانا ہے۔

شریعت میں شرک کیا جاتا ہے، شرک ایسا گناہ ہے، جو اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کسی ایک سے چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے پاس شرک کیا ہے؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، حالانکہ وہ اس کے برابر نہیں ہے۔

سوال نمبر ۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ غَيْرًا أَوْ لِيَصْنَعْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ غَيْرًا وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ غَيْرًا

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) مسائے اور مہمان کے حقوق لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب پر حدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: حدیث پر اعراب لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اچھی بات کہے، یا پھر خاموشی اختیار کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے پیڑھی کی عزت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی تکریم کرے۔

جواب (ب) مسائے اور مہمان کے حقوق

مسائے کے حقوق:

اسلام میں تو انسانوں بلکہ حیوانات کے حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ مسائے کے حقوق کے حوالے سے قرآن و سنت میں حقوق تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ چنانچہ مسائے کے حقوق کے حوالے سے کثیر احادیث مبارکہ موجود ہیں، اس میں سے ایک جامع حدیث یہاں بیان کی جاتی ہے۔

حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ مسائے کا کیا حق ہے؟ پھر آپ نے فرمایا: (۱) جب وہ تجھ سے مدد کا طالب ہو تو اس کی مدد کر۔ (۲) اگر اسے قرض کی ضرورت ہو تو اسے قرض فراہم کر۔ (۳) اگر وہ تنگدست ہو جائے، اس کی ضرورت چاری کر۔ (۴) اگر وہ بیمار ہو جائے، اس کی عیادت کر۔ (۵) اگر وہ مر جائے، تو اس کا جنازہ اٹھادو۔ (۶) اگر اسے خوشی حاصل ہو، تو اسے مبارکباد دو۔ (۷) اگر اس کی مسرت کا سامنا کرنا پڑے تو اسے صبر کی تلقین کرو۔ (۸) اس کے مکان سے اپنا مکان الٹا نہ بنانا کہ اس کی بدنامی ہو۔ (۹) جب میوہ نیکر آؤ تو اس کے گھر میں دو دو روئے خفیہ بھراؤ۔ (۱۰) بندیا کی خوشبو سے اپنے مسائے کو بڑا متاثر کر۔ کہ شہر ہا سے بھی بھیج دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ مسائے کا کیا حق ہے؟ بعد ازاں نبی کریم ﷺ نے مسائے کے حقوق پر اسے سکھاتا کرتے ہوئے فرمایا: تم نے رحمت کی ہو۔

مہمان کے حقوق

مسائے وغیرہ کے حقوق کی طرح اسلام نے مہمان کے حقوق پر بھی احادیث مبارکہ سے چنانچہ مہمان کے حقوق کے حوالے سے چند ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیے جاتے ہیں

(۱) حضرت ابو شریحؓ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دل پر محبت رکھے اور مہمان کی تحریم کرے اور اسے جائز کر دے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا تم انہیں سے؟ فرمایا: ایک دن اور ایک رات اس کی خاطر عداوت کرے اور تمہیں دن اس کی عیادت کرے اور اس سے زیادہ دن اس کی طرف سے صدقہ ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا بھلا نہ کہے۔

(۲) حضرت ابو شریحؓ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہمان تواریخ میں دن سے اور جائزہ ایک دن ہے۔ کسی مسلمان کے لیے یہ چار نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی

لورنلی گائیڈ (جل شداد چہ ماہ) (۱۳۵) (درجہ عالیہ برائے طالبات) سال ۱۴۴۱ھ

کے پاس اسے دل قیام کرے کہ اسے گناہ میں مبتلا کرے، مگر آپ کرام نے دریافت کیا یا رسول اللہ! وہ اس کو گناہ میں کیسے مبتلا کرے گا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ اس کے پاس اسکی حالت میں قیام کرے کہ اس کے پاس مہمان نوازی کے لیے کچھ نہ ہو۔

سوال نمبر ۳: عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ طَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَيْدِي بِلُحْرِيهِ جَنَّتْ أَخْرَمَ وَلَوْ جَلَّ جَنَّتْ خَلَّ قُلُّ أَنْ يُطَوَّقَ بِالنِّتِيبِ .

(الف) اعراب کا ترجمہ کریں؟

(ب) احرام کی حالت میں کوئی چیزیں منع ہیں؟

(ج) مرد اور عورت کے احرام میں کیا فرق ہے؟

جواب (الف) اعراب بر حدیث اور ترجمہ حدیث:

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت احرام میں اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی، جب آپ نے احرام پاک کیا، اور جس وقت آپ نے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے احرام کو کھولی دیا۔

جواب (ب) حالت احرام میں منع چیزیں:

حالت احرام میں بہت سے امور حرام و مکروہ ہو جاتے ہیں، جن میں سے چند ایک مشہور درج ذیل ہیں:

- (۱) عورت سے جماع کرنا، (۲) بوسہ دینا کرنا، (۳) گلے لگانا، (۴) سونے کی انگوٹھ پہننا کرنا، (۵) حرکت نقش کا رنگ کرنا، (۶) کسی سے لڑائی جھگڑا کرنا، (۷) بھگن کا کھیل کرنا، (۸) کسی جانور کو ذبح کرنے کے لیے سعادنت کرنا، (۹) اپنے یا غیر کا لباس کاٹنا، (۱۰) اپنے جسم کے کسی حصے سے بال کاٹنا کرنا، (۱۱) اپنا منہ یا سر کسی چیز سے چھپانا، (۱۲) عیسیٰ صلیب پر کرنا، (۱۳) برقع یا دستار پہننا، (۱۴) سنا ہو کر اپنا منہ، (۱۵) خوشبو لگانا، (۱۶) سر یا رومال کو گھلی یا کسی خوشبو وغیرہ سے دھونا، (۱۷) مہندی کا نقاب لگانا، (۱۸) گوند وغیرہ سے بال دھونا، (۱۹) جوں مارنا یا پھینکنا، (۲۰) کسی کا سروٹوٹنا، (۲۱) زخموں یا زخموں کا تیل خواہ بے خوشبو ہو یا باغوس یا صم یا لگانا وغیرہ۔

جواب (ج) مرد اور عورت کے احرام میں فرق:

جب حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کر کے تہیہ پڑھتے ہیں تو بعض حلال چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں، جن میں سے

لئے اس کو حرام کہتے ہیں۔ لیکن اس کی چودھویں کوئی چیز نہیں جاتا ہے جس کو حدیث میں استعمال کیا جاتا ہے۔

مرکز کے افراد میں، کپڑے (ان سے) ہوتے ہیں جنہوں نے حرام ہمارا رنگ کی شکل میں ہوتا ہے۔
سوال نمبر ۴: سئل عن رجل عابس ان صاعه بنت الزبير بن عبد المطلب التي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت اني امرأت فقهية واني ارى ما لا يحل لغيري قال قال اهلنا ما لا يحل واشترط ان محلي حيث نجسني قال فادر كنت

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت کریں اور بتائیں کہ یہ قسم حضرت صاعہ کے لیے خاص ہے یا ہر مرد کے لیے ہے؟

نہایت سے کرنے کا طریقہ لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت صہابہ بنت زید بن عبد المطلب رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میں ایک مریض عورت ہوں جبکہ میں حج کا بھی ارادہ رکھتی ہوں، آپ اس پر اس کی کیا فرمائے فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا تم حج کا احرام باندھ لو اور اس شرط کو مانتا رہو کہ یہ احرام کھول دینے کی جگہ وہی ہے جس جگہ تو مجھے روک لے گا۔ فرمایا اس نے حج کو پایا۔

جواب: (ب) خط کشیدہ کی وضاحت اور اس حکم کی نوعیت

حضرت صہابہ رضی اللہ عنہا زید بن عبد المطلب کی بیٹی تھیں یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی زہراؓ ہمیشہ ہر مرد مسلمان نہ ہونے تھے صہابہ صحابیہ ہیں، وجہات میں شمار ہوتی ہیں اور حضرت مقدسہ رضی اللہ عنہا کی زوجہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجۃ الوداع میں تم بھی ہمارے ساتھ حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہو تو یہ راقعہ حجۃ الوداع کی تیاری کے وقت کا ہے۔ انہوں نے عرض کیا ابھی بیماری سے اٹھی ہوں، کمزور ہوں، اندیشہ ہے کہ سفر کی وجہ سے بیمار مرض عوارض سے، میں احرام کے جدوج کے احکام کھل نہ کر سکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام باندھتے وقت تم یہ کہہ کر خدا کا ذکر کرو کہ میں بعد حرم الوداع سے قاصر ہوں، عدالت کا شکر ہو چکا ہے، تو جہاں بھی بیمار ہوں گی وہاں ہی احرام کھول دوں گی۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ احصاء مرض سے بھی ہو سکتا ہے، اس طرح یہ روایت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل ہے کہ احصاء عجز سے ہی نہیں ہوتا بلکہ مرض سے بھی ہو جاتا ہے۔ خیال رہے کہ

دوسرے یوں طاعون کا انتخاب ہے۔ اگر طاعون کی وجہ سے جب کسی شخص کو موت ہو جاتی ہے۔
 تو اس کے بعد اس شخص طاعون سے آلودہ ہو کر یہ مرنے والے شخص کے ساتھ ساتھ ہی رہتا ہے۔
 اس کے ساتھ ساتھ ہی رہتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی رہتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی رہتا ہے۔

جواب (ج) عمرہ ادا کرنے کا طریقہ

[illegible]

الاختیار المستوى النهائي تحت إشراف أعظم المدارس (أهل السنة) باكستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ / 2021ء

الورقة الثالثة: الجامع للترمذی

مجموع الأرقام ۱۰۰

الوقت المحدد ثلاث ساعات

نوت: پہلا سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1 - (۱) عن انس رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم يهي أن يشرب
الرحل فأكمل الأكل قال فاكأحد -

(۲) عن محمد بن عمرو عن أبيه عن جده قال رأيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يشرب فأكأ فأكأ -

(الف) دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں (۲۰ = ۱۰ + ۱۰)

(ب) دونوں حدیثوں کے پیش نظر کھانے پر کونسا حکم کی بھی طرح وضاحت کریں؟
(۲۰)

سوال نمبر 2 - عن عبد الله بن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يأكل أحدكم
بشماله ولا يشرب بشماله فإن الشيطان يأكل بشماله ويشرب بشماله -

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور شیطان کے بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کے ترکی
وضاحت کریں؟ (۲۰ = ۱۰ + ۱۰)

(ب) کھانا کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے کی دو علتیں بیان کریں؟ (۱۰ = ۵ + ۵)

سوال نمبر 3 - عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تأكل
بأكفلك في سعة أصعاء والمؤمن يأكل في معي واحد -

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ حضرت "عمر" رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا کیا نام ہے؟
(۲۰ = ۱۰ + ۱۰)

(ب) حدیث مبارک میں "کافر" اور "مومن" کے کھانے کے بیوی کی پانچ وجوہ بیان کریں؟
(۲۰ = ۱۰ + ۱۰)

سوال نمبر 4 - عن انس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله ليرضى عن

نورانی گائیڈ (علی شہر پرچہ جات) (۱۳۹) درجہ عالمیہ برائے طالبات سال دوم 2021ء

الغدا ان باكل الاكله او يشرب الشرابه ليعمده عليها .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ محظ کثیدہ الفاظ سے کیا مراد ہے؟

(۶+۴+۲=۱۰)

(ب) کھانے اور پینے کے اسلامی آداب تفصیل سے بیان کریں؟ (۲۰)

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

تیسرا پرچہ: جامع ترمذی

سوال نمبر ۱- (۱) عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لہی أن یشربہ
الوکل قال لا یقول الا کل قال فکذا شد .

(۲) عن عمرو بن شعوب عن ابيه عن حماد قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم یشرب لثما و لثما علیہ

(الف) دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟

(ب) دونوں حدیثوں کے پیش نظر مشروب پینے کے حکم کی اچھی طرح وضاحت کریں؟

جواب: (الف) دونوں احادیث کا ترجمہ

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حقول ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی آدمی کھڑا ہو کر پانی وغیرہ پئے، عرض کیا گیا کھانے کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ تو آپ نے فرمایا پتھوس سے بھی زیادہ سخت حکم رکھنا ہے۔

(۲) حضرت عمرو بن شعوب رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی اور اپنے دادا جان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر (پانی وغیرہ) نوش کرتے ہوئے ملاحظہ کیا ہے۔

جواب: (ب) دونوں حدیثوں کے پیش نظر مشروب پینے کا حکم:

دونوں روایات میں بظاہر تضاد ہے یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے کھڑے ہو کر مشروب پینے کی ممانعت اور حضرت عمرو بن شعوب رضی اللہ عنہ سے اس کا جو نزاکت ہوتا ہے۔ دونوں روایات میں تطبیق کی گئی صورتیں ہیں۔

(۱) یہی روایت نہایت صحت پر اور دوسری روایت حالت مرض پر محمول ہے۔

(۲) یہی روایت نہایت صحت پر محمول ہے اور دوسری مجبوری کی وجہ سے جواز پر محمول ہے۔

(۱۱) یہی روایت نہایت صحت پر محمول ہے اور دوسری روایت آبِ حرمِ حوش کرنے پر محمول ہے۔

اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آبِ حرمِ حوش کفر سے کوڑواؤں فرمایا۔

سوال نمبر 2: حسن عبداللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یأکل احدکم

بشماله ولا یشرّب بشماله فان الشیطان یأکل بشماله ویشرّب بشماله .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور شیطان کے بائیں ہاتھ سے کھانے، پینے کے ذکر کی

تائید کریں؟

(ب) کھانا لینے کے بعد انگلیاں چاٹنے کی دو حکمتیں بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور شیطان کے بائیں ہاتھ سے کھانے، پینے کی

وضاحت:

ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی شخص اپنے بائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے سے بچے، کیونکہ شیطان بائیں

سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

شیطان کے بائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے کا مطلب:

جس طرح ہر کام دائیں ہاتھ سے کرنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم جیسی طرح کھانا کھانا اور نوش

کرنے کا بھی دائیں ہاتھ سے مستحسن ہے۔ چونکہ شیطان اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نفرت کرتا ہے

وہ اللہ میں ہر کام اٹا کرتا ہے، اس طرح اس کا کھانا پینا بھی بائیں ہاتھ سے ہوا۔ لہذا مسلمانوں کو اس سے

کرپے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ دوست اختیار کرتے ہوئے دائیں ہاتھ سے کھانا کھائیں اور

دائیں ہاتھ سے پانی نوش کریں بائیں ہاتھ کو اس مقصد کے لیے ہرگز استعمال نہ کریں۔

جواب: (ب) کھانا کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے میں دو حکمتیں:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں

سے کوئی شخص کھانا کھانے سے فراغت حاصل کرے، تو وہ اپنی انگلیاں چاٹ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کس

انگلی میں برکت ہے۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول کرتے تو اپنی انگلیوں کو پاٹ پڑھتے تھے، اور آپ نے فرمایا جس وقت تم میں سے کسی کا لقمہ (زمین پر) گر جائے تو وہ اس کو گھسنے والی چیز کو چھوڑے، پھر اسے کھائے اسے شیطان کے بے نہ چھوڑے، آپ نے برتن صاف کرنے کا حکم دیا، پھر آپ نے فرمایا تمہیں نہیں ملے گا کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے۔ پھر کھانے کے بعد انگلیوں کو پاٹنے اور برتن کو بھی خوب صاف کر لے۔

سوال نمبر 3 سنی ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لال الکامل بالکل فی سبعة اعضاء والمؤمن بالکل فی مہمی واحد .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ حضرت "عمر" رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا کیا نام ہے؟

(ب) حدیث مبارک میں "کافر" اور "مومن" کے کھانے کے بیان کی پانچ وجوہ بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا نام۔

ترجمہ حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آغوں کے اندر کھایا کرتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھایا کرتا ہے۔

اسی عمر کا نام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا نام حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہے۔

جواب: (ب) حدیث مبارک میں بیان کردہ "کافر" اور "مومن" کے کھانے کی

پانچ وجوہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر شخص مہمان ہو گیا، آپ نے اس کے لیے ایک بکری کے دودھ کو دینے کا حکم دیا، چنانچہ اس نے دودھ دیا، اس کے بعد دوسری بکری کا دودھ دینے کا حکم دیا، اسے دودھ دیا، اس کا بھی حکم دیا، اس کے بعد تیسری بکری کا دودھ دیا، تو وہ یہ دودھ بھی پی گیا حتیٰ کہ اس کے دودھ سے بکریوں کے دودھ کو پی گیا۔ پھر اس نے صبح کے وقت اسلام قبول کر لیا۔ چنانچہ حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بکری کا دودھ دینے کا حکم دیا، چنانچہ دودھ دیا گیا، تو وہ اس تمام دودھ کو نوش نہ کر سکا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک ہی آنت کے اندر کھاتا ہے اور کافر سات آغوں میں کھاتا ہے۔ نیز مسلمان اپنے ہاتھ دھو کر، بسم اللہ پڑھ کر، دسترخوان پر بیٹھ کر، اپنے دائیں ہاتھ سے کھانا اپنے سامنے سے کھاتا ہے جبکہ کافر اس تمام امور کی مخالفت کر کے شیطان کا راستہ اختیار کرتا ہے۔

سوال نمبر ۴ حسن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الله ليرضى عن

العبد ان یا کمل الاكله أو يشرب الشرطه فيحمده عليها .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ خط کشیدہ الفاظ سے کیا مراد ہے؟

(ب) کھانے اور پینے کے اسلامی آداب تفصیل سے بیان کریں؟

جواب (الف) ترجمہ حدیث اور خط کشیدہ الفاظ سے مراد۔

ترجمہ حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر راضی ہوتا ہے جو رب تعالیٰ کا کوئی چیز کھائے یا پیئے کے بعد شکر ادا کرے۔

خط کشیدہ الفاظ کے معانی۔

الاكله ہر کھائی جانے والی چیز، ہر قسم کی جانے والی چیز۔

الشرطه ہر پینے جانے والی چیز۔

جواب: (ب) کھانے پینے کے اسلامی آداب:

(۱) کھانا کھانے سے پہلے اور پینے سے پہلے دلوں ہاتھوں کو نونوں تک دھوئے۔ خدا انگلیوں کو نہ دھوئے۔ اس سے سنت ادا نہ ہوگی، کھانے سے پہلے تھیں اور دھو کر پونچھنا ٹھیک چاہیے اور کھانے کے بعد دھو کر دھال سے پونچھ لے۔

(۲) کھانے کے شروع میں بسم اللہ شریف پڑھے اور بعد میں یاد آتے پر کہے بسم اللہ اولہ و آخرہ۔

(۳) اور پانی آواز میں بسم اللہ پڑھے تاکہ بھول ہو غصہ بھی سے بڑھ لے۔

(۴) کھانے کو دائیں ہاتھ سے کھائے، کیونکہ بائیں ہاتھ سے کھانا شیطان کا کام ہے۔

(۵) پانی کو تین سالن میں پے اور پانی میں سالن نہ لے۔

(۶) کھانا کھاتے وقت بائیں پاؤں نیچے دے اور دائیں پاؤں کھڑا رکھے، بائیں سر ہینے جائے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھے مگر بھاری جسم یا پیار ہونے کی وجہ سے پانی مار کر بیٹھ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۷) کھانا کھاتے وقت بالکل چپ نہ رہے بلکہ آگلی باتیں کرنا ہے اور بے ہودہ باتوں سے اجتناب کرے۔

(۸) کھانا کھانے کی ابتداء ٹھیک سے کرے اور ٹھیک پر ہی ختم کرے، اس میں بہت سی بیماریوں کی

شفا ہے۔

تورانی گائیڈ (مطلوبہ چار ماہ) (۱۵۳) (دوسرے طبقہ کے لئے طرہ امتحان سالانہ ۲۰۲۱ء)

- (۹) کسی کے ہاں دعوت پر جا کر بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔
 (۱۰) کھانا سائے آئے تو اطمینان سے تناول کرنا چاہیے۔
 (۱۱) کھانا کھاتے وقت کسی کے برتن پر نظر نہیں رکھنی چاہیے۔
 (۱۲) کھانے میں میب نہیں لگانا چاہیے۔ پسند ہو تو کھ لینا چاہیے اور اگر نا پسند ہو تو خاموشی سے چھوڑ دینا چاہیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس طریقہ تھا کہ کبھی کسی کھانے میں میب نہیں لگا بلکہ دسترخوان پر جو کھانا آپ کو فروغ ہو گا اسے تناول فرماتے اور جو نا پسند ہو گا اسے نہ کھاتے۔
 بعض مردوں اور عورتوں کی عادت ہے کہ دعوت سے لوٹ کر صاحب خانہ پر طرہ طرہ کے طعنے مارا کرتے ہیں، کبھی کھانوں میں میب نکالتے ہیں، کبھی منتقمین کو کوستے ہیں۔ میرا تجربہ ہے کہ مردوں سے زیادہ عورتوں میں جھگڑا ہے، لہذا ان بڑی باتوں کو چھوڑ دینا چاہیے اور صاحب خانہ کی دلجوئی کے لیے چند سہولتیں کی جائیں کہ کراں کا حوصلہ بڑھا دینا چاہیے ایسا کرنے سے صاحب خانہ کے دل میں آپ کا وقار بڑھ جائے گا۔

☆☆☆

الاعتبار السوی الثانی تحت اشراف تنظیم المدارس (اعلیٰ السنہ) پاکستان

الشهادة العالمية "السنہ الثانیة" للطالبات

الموافق سنہ ۱۴۴۲ھ / 2021ء

الورقة الرابعة: السنن لأبی داؤد

الوقت المحدد ثلاث ساعات مجموع الارقام ۱۰۰

نوٹ: پھر سوال لازمی ہے باقی سوالات میں سے کوئی بھی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر ۱۔ حسن عداۃ بن عمرو عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حق المؤمن ان یحکم له شیء یوحی فیہ بیت لیلین الا ووصیئہ مکتوبہ عنده .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ "عندہ" کی ضمیر کا مرجع کیا ہے؟ اور "لیلین" کا کید کے لیے ہے یا خبر کے لیے؟ (۶+۲+۲=۱۰)

(ب) وصیئہ کرنا واجب ہے؟ جب ایسی میں جمہور اور اصحاب غویہ کے ذہاب دلائل کے ساتھ تحریر کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر 2۔ حسن ابن عباس ان رجلاً یحییٰ بالرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لہ صریحاً فیہا ان تصدقت عنہا قال نعم فان لی حرجاً وان اشدک انی قد تصدقت بہ عنہا .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(ب) ایصال ثواب کے جواز پر قرآن و حدیث سے دلائل لکھیں؟ (۲۰)

سوال نمبر 3۔ حسن عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرکم و امر فی رکت و هو یحلف بایہ فذل ان اللہ ینہاکم ان تحلفوا بایہکم فیس کان حالاً ولیحلف باللہ او یسکت .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(ب) خط کشیدہ طائفہ کی تشریح کریں؟ (۵)

(ج) قسم کی اقسام بیان کرتے ہوئے قسم شرعی توڑنے کا کلام بیان کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 4۔ (۱) حسن عداۃ بن عمرو قال أحد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبھی عن الخدار ویقول لہ لا یرد شئنا وایما یستخرج بہ من البھیل .

- (۲) عن عائشة قالت من نذر ان يفتح الله عليه ومن نذر ان يعصيه الله فلا يعصيه
(۳) عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نذر في معصية ولا نذر في
كفارة بمعصية۔

- (الف) تینوں احادیث کو ترجمہ کریں؟ (۵+۵+۵=۱۵)
(ب) احادیث کو ترجمہ میں نذر کی نفی، نذر کی نفی، نذر کے جواز اور نذر کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس
طریق امتحان کریں کہ ظاہری تعارض ختم ہو جائے؟ (۵+۵+۵=۱۵)
☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

چوتھا پرچہ: سنن ابی داؤد

- سوال: جس حدیث میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وسلم قال ما حق
لہ من امر الا ان یؤمر بہ من قبل اللہ والرسول ولا یؤمر بہ الا ان یرفعہ عنہ۔
(الف) حدیث میں مذکور "عہدہ" کی ضمیر کا مرجع کیا ہے؟ "اللہ" کی تائید کے لیے
بہانہ کیا ہے؟
(ب) وصیت کرنا واجب ہے یا مستحب اس میں جہاد اور اسباب جہاد کے ذہاب وکیل کے ساتھ
فرار کریں؟

- جواب: (الف) ترجمہ حدیث: "عہدہ" کی ضمیر کا مرجع اللہ اور رسول ہے۔
ترجمہ حدیث: حضرت عہدہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کسی مسلمان شخص کے لیے ہاتھ نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسا چیز ہو جس کی وہ وصیت کرے یا
ہو اور وہ اس کے لیے وصیت کے بغیر دورا تہیں گزارے۔

- "عہدہ" ضمیر کا مرجع اس ضمیر کا مرجع امری مسلم (یعنی مسلمان شخص) ہے۔
"اللہ" کی حالت اس روایت میں لفظ "اللہ" کا استعمال ہوا ہے، جو تھوڑے کے لیے نہیں بلکہ
مجموعی وصیت کی تائید کے لیے ہے۔

- جواب: (ب) وصیت کی شرعی حیثیت میں مذہب اختلاف ہے۔
وصیت کے صحابہ یا انتخاب ہونے میں اختلاف ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے فوت شدہ بھائیوں کے لیے ایصالِ ثواب کا دستور عطا فرمایا ہے۔ اس آیت سے پہلے مسئلہ میت اور مگر کہ پھیلوں کو پہنوں کے لیے منقشہ کی دعا فی ہا ہے۔ ال کے ان کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔

احادیث مبارکہ سے دلائل:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے چار کپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرما دیے جب انہیں منہ پر جاتا ہے تو اس کا مٹل ختم ہو جاتا ہے، مگر تیس قسم کا مٹل (اس سے ختم نہیں ہوتا) (۱) صدق جہدیہ (۲) ایسا مٹل جس سے لوگ فائدہ حاصل کر رہے ہوں اور (۳) ٹپک چٹا جو اس کے لیے ماکرے۔

(۱۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہا کہ میری ماں کو چانک موت آگئی ہے اور اس کی نیت یہ تھی کہ اگر ادبات کرنی تو صدقہ کرنی، اس کی طرف سے صدقہ کروں، تو کیا ان کو اس کا ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

ایصال ثواب کی یہ کتاب

حضرت شیخ کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ دعوت میں تشریف لے گئے، آپ نے دیکھا کہ ایک لڑکا کھانا کھا رہا ہے، کھانا کھاتے وقت وہ اپنے منہ سے لڑکا نکال رہا تھا، اور وہ دیر پاقت کرنے پر اس نے کہا میری ماں کو جہنم کا حکم ہوا ہے، اور فرماتے اسے لیے جو رہے ہیں اسے کھائیں۔ لڑکا کشف میں مشہور تھا۔ حضرت شیخ کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچا کہ ستر ہزار روپے کا ہوا محفوظ تھا، آپ نے اس کی ماں کو دل میں ایسا ثواب کروایا۔ فوراً وہ لڑکا ہنس رہا تھا، آپ نے اس کے ہنسے کا جب کچھ فرمایا، لڑکے نے جواب دیا حضور میں نے ابھی دیکھا میری ماں کو فرشتے جنت کی طرف سے آ رہے ہیں۔ شیخ فرماتے ہیں اس حدیث کی تصدیق مجھے اس لڑکے کے کشف سے ہوئی اور اس کے کشف کی تصدیق حدیث سے۔

۳۔ اس نبرہ 3 میں عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کہ وہ
فی ركب وهو يعلق بيده فقال يا ايها الذين آمنوا اياهاكم فمن كان حالفا
فليحلف بالله لو يكسب .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟

(ب) عطا کشیدہ اللہ کی تشریح کریں؟

(۸) قسم کی قسمیں کرتے ہوئے، قسم شرعی توڑنے کا اگلا وہاں کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت مرثیہ خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ہے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے ملاقات: کوئی باس حال میں کردہ سواروں کے معیت میں، وہ اپنے آباء کی قسم اٹھا رہے تھے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے آباء کی قسمیں اٹھانے سے منع کیا ہے، پس جو آدمی بھی قسم اٹھا چاہے، وہ صرف اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھائے، یا خاموشی اختیار کرے۔

جواب (ب) خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت

اور کہ: صیغہ واحد کرعاب فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد فی باب انفعال۔ پانا، حاصل کرنا، ماضی۔
بسم: صیغہ واحد کرعاب فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد فی باب تفعیل۔ قطع، قطع کرنا، مضارع۔
فلیحلف: صیغہ امر کرعاب فعل معروف ثلاثی مجرد فی باب تضرع۔ تضرع، تضرع کرنا، امر۔
حلف اٹھا۔

لیکن: صیغہ واحد کرعاب فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد فی باب تضرع۔ تضرع، تضرع کرنا، مضارع۔
کا عطف ہے (خاموشی اختیار کرے)۔

جواب: (ج) قسم کی اقسام اور شرعی قسم توڑنے کا حکم:

قسم کی اقسام قسم کی مشہور تین اقسام ہیں

۱۔ یقین انہو لغو کے دو معانی ہیں (۱) بے فائدہ اور باطل کلام جس سے کوئی نفع نہ کیا جائے۔ (۲) لغو اور بے ہودہ کلام جو گناہ کا سبب بنے۔ چنانچہ ارشاد ہانی ہے: وہ جنت میں کوئی نفع نہیں لے گا۔
کریں گے بکریاں کے۔

فصول اور بات بات پر قسم اٹھانے کو بھی یقین لغو کہ جاتا ہے۔ اس قسم کی گرفت نہیں ہوتی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے: اس سے مراد ہے کہ کوئی شخص یوں کہے خدا کی قسم اٹھی صدا کی قسم اور جو بات نہ مان پر بلا قصد آجائے، تو اس کا مؤاخذہ نہیں ہوگا۔

۲۔ یقین منعقدہ: زمانہ مستقبل میں کسی کام کے کرنے کے لیے قسم اٹھانا، یہ یقین منعقدہ ہوگی۔ یہ یقین شرعی ہوگی، جس کا پورا کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ ارشاد ہانی ہے: تم اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اس قسم تو توڑنے کی وجہ سے کفارہ لازم آئے گا۔ یہ قسم بر لحاظ سے منعقد ہو جاتی ہے خواہ کسی خیر کے معاملہ میں ہو یا معصیت کے بارے میں۔ اگر معصیت کے بارے میں ہو تو اسے پورا نہ کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے گناہ

کرنے سے منع کیا ہے مگر اس کا کفارہ دیا گیا ہے۔

۳۔ بیس فہم رمانہ رضی یہ حال کے کسی واقعہ کے بارے میں جھوٹی قسم اٹھا رہا ہے، بیس فہم کہاتی ہے۔ اس کا مرتکب جھوٹ کی وجہ سے گناہگار ہوگا اور عذاب کا قندہ ہوگا۔ یہ گناہ کبیرہ کی حیثیت رکھتی ہے جس سے توبہ ضروری ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام احمد بن حنبل و امام شافعی کا یہ موقف ہے۔

اس کی دلیل دو روایات ہیں:

۱۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے قسم اٹھائی اور وہ اس میں جھوٹا قندہ تاکدو کسی مسلمان شخص کے بائ کو حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دے گا اور اسے دوزخ میں داخل کر دے گا۔

۲۔ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جھوٹی قسم اٹھ کر کوئی فیصلہ کر دیا اور وہ چٹھا گیا۔ جہنم میں جائے۔

شرعی احکام کا کفارہ:

قرآن مجید سے ثابت ہے کہ کفارہ قسم میں دس مسکینوں کو کھانا کھانا، یا انیس کپڑے پہنا دینا اور یا غلام آزاد کرنا ہے۔ اگر اس میں سے کسی چیز پر قادر نہ ہو، وہ تین دن کے روزے رکھے۔ فقہاء احناف کے نزدیک کھانا کھانے سے مراد یہ ہے کہ اس مسکین کو کھانا پیش کر دیا جائے اور اس کو کھانے کی اجازت دی جائے، اس کو اصطلاح میں اجازت کہہ جاتا ہے اس سے مراد اس کو اس کھانے کا مالک بنانا نہیں ہے۔ باقی فقہاء کے نزدیک اس طعام کا مالک بنانا ضروری ہے۔ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر مسکین کو ایک کوگرام گندم دی جائے، اس کی قیمت دی جائے تو جائز ہے۔

سوال نمبر ۴۔ (۱) عن عبد اللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ منقول ہے:

عن النذر ویقول انا لا یورد شینا والما یستخرج به من النحل .

(۲) عن عائشة قالت من نذر ان یطیع اللہ فلیطعه ومن نذر ان یعصی اللہ فلا یعصه .

(۳) عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیہ وکنارتہ

کفارہ یحیی .

(الف) تین احادیث کریما ترجمہ کریں ؟

(ب) احادیث کریما میں نذر کی نوع کی نفی، نذر کے جواز اور کفارہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس

طریقہ وضاحت کریں کہ طہیری تقاضا قسم ختم ہو جائے۔

جواب (الف) احادیث ثلاثہ کا ترجمہ:

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نذر سے منع فرماتے تھے اور فرمایا کرتے تھے نذر کسی چیز کو نہیں پالتی مگر خیل کا مال نکل جاتا ہے۔

(۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نذر پائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے، تو اسے پاپیہ کہہ دو اسے پھرا کرے۔ جس نے نذر پائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی معصیت کرے گا تو وہ اسے پورن کرے۔

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ معصیت میں کوئی نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ ہم سے غرض کی شے ہے۔

جواب (ب) احادیث مبارکہ میں نذر کی نفی، نذر کی نفی، نذر کے جواز اور کفارہ**کے حوالے سے احادیث کا ارتقا:**

حضرت مسدد دہلی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر کسی چیز کو رد نہیں کرتی۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا، اسے اپنی سند میں روایت کیا ہے۔ حضرت علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ سے مروی ہے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی تھی، حوالہ کی بکریاں چرایا کرتی تھی، اور حضرت عبداللہ بن رواحہ نے اس لونڈی سے فرمایا کہ یہ بکریاں مجھے معابدہ کیا ہوا تھا، لونڈی نے معابدہ بھی پاتھی کہ بکریاں خوب مولیٰ گاڑی ہو گئیں، ایک دن لونڈی نے اسے معابدہ کے ساتھ مشغول ہو گئی کہ ایک بھیڑ پاتا ہو اور ایک بکری ایک کر لے گیا اور اسے مار دیا۔ جب حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اسے خبر دیا تو اسے کوٹھڑی کو منتقل کر دیا۔ بکریاں چرانے والی تھیں ان کو اس بکری کی بہت خبر دی تھی انہوں نے اس لونڈی کو مل چھوڑ دیا، پھر خود ہی اس پر تادم ہوئے۔ آپ نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ عرض کیا کہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ امر ناگوار گزارا اور فرمایا تو نے ایک مومن کے چہرے پر مارا؟ عرض کیا اس کالی کو ایساں کاؤں علم نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لونڈی کو بڑھایا، جب وہ آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا آسمانوں میں۔ پھر فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مومن ہے، اس کو آزاد کر دو۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اسے آزاد کر دیا۔

یاد رہے اللہ تعالیٰ مکان و در میں اور تمام جہانوں کے حوادث سے منزہ ہے۔ آسمان کی طرف اس طرح

نسبت کی گئی جس طرح خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ امور خیر کے بارے میں نذر مانی جائے، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، مگر اسے پورا کرنا ضروری ہے۔ امور معصیت کے حوالے سے نذر نہ مانی جائے، اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، تاہم معصیت کی نذر ماننے کی صورت میں اسے پورا نہ کیا جائے، بلکہ اس کا کفارہ دیا کر دیا جائے۔ اس کا کفارہ، کفارہ یحیٰ بن ہے۔ یعنی ایک نعام آزاد کرنا، یا دس مسکینوں کو کھانا کھانا، یا انہیں کپڑے فراہم کرنا اور یا تین روزے رکھنا۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

الاحتیار السوی البیانی تحت اشرف تنظیم المدارس (الہیہ) پاکستان

الشہادۃ العالمیۃ "السیۃ الثانیۃ" للطالبات

الموافق سنۃ ۱۴۴۳ھ / 2021ء

الورقة الخامسة: سنن السانی وابن ماجہ

مجموع الارباع ۱۰۰

الوقت المحدد ثلاث ساعات

تحت إشراف خمسة دواہر و سوال حل کریں۔

حصہ اول: سنن السانی

سوال نمبر 1۔ عن عبد بن ابی وقاص قال لشدرة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علی عثمان الجمل ولو لمن لا یحبہ۔

(الف) حدیث پاک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ "من" (۱۵ = ۸ + ۷)

(ب) "الشمیل" کے معنی اور اسطرحی معنی کی وضاحت کریں کہ "من" کے ساتھ کیا معنی آئے؟

کا اگر اس حدیث میں آیا ہے۔ (۱۰ = ۶ + ۴)

سوال نمبر 2۔ عن ابی ہریرۃ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لئن لم یکن علی اللہ

عبود حل عنہم المکاتب الیدی یرید الأداء والذکح الیدی یرید الخفاف والحدید الیدی

سبیل اللہ۔

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ "ذکح" کا معنی کیا ہے؟ (۱۵ = ۱۰ + ۵)

(ب) "حق علی اللہ" کی مفصل وضاحت تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 3۔ عن عثمان بن عفان قال لاس معرود هل لک فی فناء ارض حکمک فدا

عبد اللہ علقمۃ لحدیثہ أن السی صلی اللہ علیہ وسلم قال من استطاع معکم الباءۃ

فلیردح فإن أغص قلبصر وأحصص لفرح ومن لم یستطع فلیصم فإنه له وحاء

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ "السی" کا معنی کیا ہے؟ (۱۵ = ۱۰ + ۵)

(ب) آپ حدیث میں "وأن" کے ساتھ کیا معنی آئے؟ (۱۰)

حصہ دوم سنن ابن ماجہ

سوال نمبر 4۔ حسن عثمان بن عفان لال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضلکم من تعلم القرآن وعلمه .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگائیں نیز ترجمہ کریں؟ (۸+۷=۱۵)

(ب) قرآن پاک کی تعلیم و تعلیم میں مشغول افراد کو افضل قرار دینے کی وجہ تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 5۔ حسن مہمل بن معاذ بن انس عن ابيہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

من علم علما فله اجر من عمل به لا یفص من اجر العلیل .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(ب) علم کے معنی نسبت میں کوئی سی تین حدیثوں کا اردو ترجمہ لکھیں؟ (۵+۵+۵=۱۵)

سوال نمبر 6۔ عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل یحفظ علما

لیکنہ الا لقی بہ یور لقیمۃ ملحقا بالحدام من النار .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ (۸)

(ب) علم پھپھانے پر وعید کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے تشبیہات اور پھپھانے کی خوشی پھانے

والے دوسروں کو تحریر کریں؟ (۱۵)

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

پانچواں پرچہ سنن نسائی و ابن ماجہ

حصہ اول سنن النسائی

سوال نمبر 1۔ حسن مسعود بن انس و لابی قال لقد رآنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عثمان یسئل و یؤاؤد و لہ لا یختصبا .

(الف) حدیث پاک کا ترجمہ کریں نیز اعراب لگائیں؟

(ب) "السئل" کے معنی اور اصطلاحی معنی لکھیں نیز "یؤاؤد" کے معنی لکھیں اور اس کے معنی

کا ذکر اس حدیث میں آجیے۔

جواب (الف) اعراب پر حدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب نگاہ کے ہیں اور ترجمہ حدیث درست دلیل ہے
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ترک نکاح کی جارت نہ دی، اگر آپ انہیں اجازت دیتے تو ہم بھی ہو جاتے۔

جواب (ب) "التبطل" کے لغوی و اصطلاحی معانی اور "حضرت عثمان رضی اللہ

عنہ" کے والد کا نام

لفظ "التبطل" کا حق معنی ہے الگ ہونا، جدا ہونا، رکت جانا۔ اس کا اصطلاحی معنی ہے ترک نکاح۔
اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔

یہ ایک تنبیہ کا ترجمہ و دلالت کرتی ہے جہد حق سے مراد ہے ترک نکاح سے روٹی ہے۔ اس آیت کے مطابق نکاح نہ کرنا حلال ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تم نکاح کرو، میں تمہاری وجہ سے دوسری عورت سے نکاح نہ کروں گا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نکاح کیا، اس کے لیے نصف سے محفوظ کریں، پس باقی نصف کے بارے میں اسے اللہ تعالیٰ سے امان چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت کا بطن بچہ دینا ہے اور پاکدامنی ان خصلتوں میں سے ایک ہے، جن کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں داخل ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس کو دھڑ سے محفوظ رکھا، وہ جنت میں داخل ہوئے۔
(۱) جو وہ چیزوں کے درمیاں (رہاں) ہے۔ (۲) جو وہ گھوڑوں کے درمیاں (رہاں) ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کور کے والد کا نام۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے والد گرامی کا نام "مظعون" تھا، جو علیل اللہ رحمانی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

سوال نمبر 2: معنی ایسی ہر ہرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لال لفظ حق علی اللہ
عرو جعل عوہم المکاتب الی یزید الاداء والاکج الی یزید العفاف والمعاہد فی
سبیل اللہ۔

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ خط کشیدہ لفظ سے کیا مراد ہے؟

(ب) "حق علی اللہ" کی مفصل وضاحت تحریر کریں؟

جواب (الف) ترجمہ حدیث اور خط کشیدہ لفظ کی وضاحت۔

ترجمہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے لوگ ایسے ہیں جن کی مدد کرے اللہ تعالیٰ کے ذکر کرم میں ہے (۱) وہ مکاتب (غلام) جس کا ارادہ ہوا انکی کرنے کا ہو۔ (۲) گناہ سے بچنے کے لیے نکاح کرنے والا اور وہ پاکدامنی کو پسند کرے۔ (۳) اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

خط کشیدہ سے مراد خط کشیدہ لفظ "المصالح" ہے اس سے مراد وہ پاک دامن شخص ہے جو بیعت سے احتراز کرنے والا ہو، گناہوں سے دور رہنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کی معصیت نہ فرمائی سے بچے والا ہو۔

جواب (ب) "حق علی اللہ" کی وضاحت:

حق علی اللہ کی تفصیل درج ذیل ہے

اس حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے اس کی یا رسول اللہ عزت و منصب اور اہل ثروت عورت بھڑائی ہے، مگر اس کے ہاں کچھ بچے نہیں تھے تو کیا میں اس سے نکاح کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی منع کر دیا، (۱) وہ بار بار حاضر خدمت ہوا، اس بار کے جس میں فرما دیا تو آپ نے پھر اسے منع کر دیا اور تیسری بار حاضر ہو کر عرض کرنے پر آپ نے فرمایا تم ایسی عورت کے نکاح نہ کرو، جو عورت کرنے والی اور بچے پیدا کرے والی ہو، یہ حد میں تہرہ کی کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فرض کیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے ایک جہاد کے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں اپنی آہ بھڑائی میرا ہوت تھا کہ کیا درست ہو گیا (تو میں نے چھٹے سر شروا کر دیا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب ہوئے اور مجھے فرمایا اسے جاہل اسم نے عرض کیا میں اس سے نکاح کرنا چاہتا ہوں تو آپ نے فرمایا: تم سو رہو جاؤ تو میں اس پر سوار ہوا، اب تو یہ حال ہوا کہ مجھے اس کو ہانکنے لگے پھر آپ نے مجھے فرمایا اب تم سوار ہو جاؤ تو میں اس پر سوار ہوا، اب تو یہ حال ہوا کہ مجھے اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پہنچنے پر اسے دو گنا پڑھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا آپ نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں، آپ نے دریافت کیا کنواری سے یا بدو سے؟ میں نے عرض کیا بدو سے، آپ نے فرمایا کسی کنواری لڑکی سے نکاح کیوں نہیں کیا کہ تم اس کے ساتھ کھلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیتی؟ میں نے جواب میں عرض کیا میری بیٹی زیادہ ہیں (و علیہ کا انتقال ہو گیا ہے) لہذا میں نے سوچا کہ ایسی خاتون سے نکاح کروں جو ملن کو باہم جوڑے نہ رکھے، میں نے نکاح کر کے اور ان پر چڑی

پوری نگرانی کرے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اچھا! اب تم گھر پہنچنے والے سو دو ہاں خوب مزے اڑاؤ۔ پھر فرمایا: کیا آپ اپنا اونٹ فروخت کر دے؟ میں نے عرض کیا ہاں، پھر آپ نے ایک اوقیہ چاندی کے ٹکڑے اور مجھ سے خرید لیا۔ مجھ سے پہلے آپ مدینہ طیبہ میں پہنچ گئے، میں آئندہ دن صبح کے وقت پہنچا پھر ہم مسجد تے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد کے دروازے کے پاس ملاقات ہوئی آپ نے مجھ سے دریافت کیا ابھی پہنچے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں اونٹ چھوڑ دو، مسجد میں داخل ہو جاؤ اور دو رکعت (نوافل) ادا کرو۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مجھے ایک اوقیہ چاندی تول دے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے چاندی تول تو جھٹکتی ہوئی تول کر دی۔ اب میں چاندی ٹیکر چل پڑا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ کو میرے پاس جاؤ، میں نے خیال کیا شہر میں اونٹ مجھے واپس ہوگا اور یہ ایسی میرے لیے سخت ناگوار تھی، چنانچہ جب میں آپ کے قریب پہنچا تو آپ نے فرمایا تم اپنا اونٹ لے جاؤ اور اس کی قیمت بھی رکھو۔

سوال: عَنِ عَطِيَّةِ بْنِ عَسَمَانَ قَالَ لَاحِنٌ مَسْعُودٌ هَلْ لَكَ فِي هَذِهِ أَرْزُجْكَهَا لَهْدَا عَبْدَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ فَلْيُتْرَجْ فَإِنْ أَغْضَى لِلْبَطْرِ وَأَحْصَى لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصْمُ فَإِنَّهُ لَهُ رَجَاءٌ .
(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی تشریح کریں؟
(ب) کیا حدیث میں دونوں جگہ امر و نہی ہے؟ اپنا موقف بیان کریں۔

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور خط کشیدہ کی وضاحت:

ترجمہ حدیث: حضرت عطاء بن یشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کیا تمہیں کسی نوجوان خاتون سے نکاح کی خواہش ہے، تو میں تمہارا نکاح کر دیتا ہوں؟ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور انہیں حدیث بیان فرمائی کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کو استطاعت ہو، تو اسے نکاح کرے، اگر نکاح کی استطاعت نہ ہو تو پھر اسے چاہیے کہ روزہ رکھے، اس لیے کہ روزہ شہادت کو ختم کر دیتا ہے۔

خط کشیدہ کی وضاحت:

شرعی طور پر دو قسم کی عورتوں سے اپنی خواہش کو پورا کرنا جائز ہے۔

(۱) زوجہ اور (ii) کنیز شرعی۔ قرآن کریم میں ہے کہ مگر اپنی بیویوں یا شرعی باندیوں پر جہان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔

فی زمانہ کثیر شرک میسر نہ ہونے کی بنا پر صرف رواج سے ہی مطلوب مقصد حاصل نہ پاس ہے۔ اس طریقہ کی جانب متوجہ کرنے کے لیے رحمت عام صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مقامات پر تہنیتی کار کا رٹاد فرمایا۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح میری سنت ہے، پس جو شخص میری سنت پر عمل نہ کرے، وہ مجھ سے نہیں۔ تہذ نکاح کر، کیونکہ میں تمہاری کثرت کی بنا پر دیگر سنتوں پر غرضوں کا، جو طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو وہ راز رکھ کرے، کیونکہ روزِ شہادت کو ختم کر دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نوجوانو! تم میں سے جو شخص گھر بسائے کی استطاعت رکھتا ہو وہ نکاح کرے، کیونکہ یہ نکاحوں کو بار بار نکاح کے اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرنے والا ہے، جو نکاح کی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ روزے رکھے۔

جواب (ب) : نون جگہ امر کی حیثیت:

یاد رہے کہ نکاحی ایسے سنت نہیں بلکہ کبھی فرض، کبھی واجب، کبھی مکروہ اور بعض اوقات حرام بھی ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

اگر اس بات کا یقین ہو کہ نکاح کسی صورت میں زمانہ میں جلا ہو جائے گا تو نکاح کو فرض ہے یا کسی صورت میں نکاح نہ کرنے پر گناہگار ہوگا۔

اگر میر اور ماں و فقہ فرہم کرنے پر قدرت ہو اور عیال و اولاد کے سبب زمانہ آباد نکاحی یا مشیت ذلی کے مرتکب ہونے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں نکاح واجب ہوگا، اگر نہ ہوگا گناہگار ہوگا۔

اگر میر، ماں و فقہ اور از دوا کی حقوق پورے کرنے پر قادر ہو اور عیال کا زیادہ غلہ ہو تو نکاح کو سنت مؤکدہ ہے یا کسی حالت میں نکاح نہ کرنے پر پاز سے رہنا گناہ ہے۔ اگر حرام سے بچنا یا عیال و اولاد کا حصول وغیرہ نظر ہو تو ثواب بھی پائے گا۔ اگر شخص حصول لذت یا فقہ، شہوت و مقصود امور کو ثواب سے ملے گا، نکاح بہر حال منعقد ہو جائے گا۔ اگر یہ اندیشہ ہو کہ نکاح کرنے کی صورت میں ماں و فقہ یا دیگر ضروری باتوں کو پورا نہ کر سکے گا تو نکاح کرنا مکروہ ہے۔ اگر یہ یقین ہو کہ نکاح کرنے کی صورت میں ماں و فقہ یا دیگر ضروری باتوں کو پورا نہ کر سکے گا تو اس صورت میں نکاح کو حرام ہے اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ایسی صورت میں شہوت توڑنے کے لیے روزے رکھنے کی ترکیب پائے۔

یاد رہے کہ مرد پر لازم ہے کہ اپنی زوجہ سے قضاء شہوت کرنے میں بھی شریعت کی قائم کردہ حدود کی پاسداری کرے۔ جہذا اگر اس نے شرکاً حدود کو قائم نہ کیا تو وہ گناہگار ہوگا۔

۴۔ حضرت امام بکری رضی اللہ عنہ بیان ہے کہ ہم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے تو ان کا قدر عیادت کرتے انہوں نے ہم پر اس پادشاهوں سے ایسا پادشاهیت کیا اور فرمایا ہم حال کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حتیٰ کہ آپ کا ہاتھ بھرتیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تروت سے مل استراحت فرماتے تھے، جب آپ نے میں دعا کیا تو اپنے قدم میں تریشیں کو سمیٹ لیا اور فرمایا میرے بعد تمہارے پاس لوگ حصول علم کے لیے آئیں گے تو تم انہیں سارے دواغہ اور نہیں ہم نکلا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! ہم نے ان لوگوں کو بھی دیکھا جو نہ تو ہمیں مرہا کہتے ہیں اور نہ ہی مبارک دیتے ہیں، اس واسطے کہ ہم ان کے پاس چلے جائیں تو اول پر وہی اختیار کرتے ہیں۔

۳۔ اطلبوا العلم ولو بالانصب حتی تم صم، اس ماحصل کردہ خواہشیں ممکن ہو جائے۔

۵۔ ان ہر ۵۔ جس ایسی ضرورت ہو النبی صلی اللہ علیہ وسلم مناس وحل یحفظ علما
لیکن ہر ایسی یہ یوم الفیضہ ملحقہما بلجام من النور۔

(الف) شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) علم چھپا ہے، امید کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے نقصانات اور چھپائے کی خواہش پر نہ والے دوسروں کو تکریر کریں؟

جواب (الف) ترجمہ حدیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے کوئی علمی بات دریافت کی گئی، جس کا اسے علم تھا، پھر اس نے یہ بات ترقیست کے دن اسے کسی لگاؤ والی چلے گی۔

جواب (ب) کتمان علم، اس کے نقصانات اور اس حوالے سے پیش

والے دوسوسات

ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ ارشاد فرمایا ہر مسلمانوں کے ہاتھ لوگوں کی تعریف کی ہر فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے، جو اپنے پڑوسیوں کو نہیں سمجھتے نہ نکھاتے، نہ نیکی کی دعوت دیتے اور نہ ہی ہلکے سے منع کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے، جو اپنے پڑوسیوں سے نہیں سمجھتے، نہ ان سے رکھتے اور نہ ہی نصیحت طلب کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! ایسے کو ایک تو ہمارے پڑوسیوں کو ضرور دین نکھائے، سمجھائے، نصیحت کرے، نیکی کی دعوت دے۔ اسی طرح دوسری قوم کو چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں سے دین نیچے، نصیحت حاصل کرے، ورنہ جلدی نہیں اس کا انجام ہو سکتا پڑے گا۔ پھر آپ خبر سے پہلے آئے تو

سچا یہ کہ سب در وقت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان لوگوں سے کہ وہ آپ میں "تو" سے
 لوگوں سے بتایا ان سے کہ "شعری قبیلہ کے لوگ ہیں، تیرے دو وقتہ، ان تو سب ہمارے کے پاس ہی جو کچھ
 اہل علی ہیں۔

بہت یہ بات شعریوں تک پہنچی تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض
 کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایک قوم کی بھائی اور ایک کی سہیلی کا ذکر کیا ہے، ہم ان دونوں قوموں میں
 سے کس میں میں "تو" آپ نے فرمایا ایک قوم کو چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں کو ضرور دین سکھائے، سمجھے اور
 انہیں نصیحت کرے، انکی کی دعوت دے اور برائی سے منع کرے۔ اسی طرح دوسری جماعت کو چاہیے کہ
 اپنے پڑوسیوں سے دُشمنی نہ کرے، سمجھے، اچھے باں سے نصیحت حاصل کرے اور نہ جلد دیا میں اس کا انجام سختیں گے۔
 انہوں نے دوبارہ عرض کیا یا رسول اللہ! ہم دوسرے لوگوں کو نصیحت کریں تو آپ نے کیا بات دی ہے۔ انہوں نے
 جواب دیا کہ ہمیں ایک سال کی مہلت عطا فرمائیں "آپ نے انہیں ایک سال کی مہلت عطا کر
 دی تاکہ یہ لوگ ان سکھائیں اور نصیحت حاصل کریں، پھر آپ نے اس آیت کی عطا فرمائی کہ
 کہے گئے وہ جنہوں نے کلر کر باغ اسرائیل میں داخل ہو چکی ہیں عربی زبان پر، یہ جلد ہے ان کی
 ہر مانی اور سرکشی کا۔

الاحتبار السرى لىهائى لىحت اشرف لىظىم المدارس (اهل السنة) باكستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ١٤٤٢هـ / 2021ء

الورقة السادسة: شرح معانى الآثار

الوقت المحدد ثلاث ساعات مجموع الارقام ١٠٠

كولى سے تخمین سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

سوال نمبر 1۔ حسن معاهد قال صلیت خلف ابن عمر رضی اللہ عنہما فلم یکن یرفع یدیه ولا فی التکبیرة الاولى من الصلوة۔

(i) ان کا ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ii) اس میں کون سے منافیہ موقف اور نظر طریکی نکلیں؟ ۱۲

سوال نمبر 2۔ حسن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ یوتر بتسبیح فلما بلغ سنا وظل لوتر یسبح۔

(i) ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ii) رکعت وتر کی تعداد میں اختلاف کی تحریر کریں؟ ۱۵

(iii) اس میں کون سے نظر طریکی کیا ہے وضاحت کریں؟ ۸

سوال نمبر 3۔ حسن ابن عمر رضی اللہ عنہما انہ طلق امرأته وھن عیساں فسأل عمر رضی اللہ عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرہ للبراحعھا لم یطہقدا وھن عیساں وھن عیساں۔

(i) اعراب لگائیے اور ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ii) حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم مع التدریج بیان کریں، یا یہ حدائق واقع ہوگی یا نہیں؟ ۱۲

سوال نمبر 4۔ حسن طلحہ بن ابی الصہبہ قال لابن عباس رضی اللہ عنہما انکم ان التلات کانت تجعل واحدة علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر رضی اللہ عنہ وثلاثا من امارۃ عمر رضی اللہ عنہ قال ابن عباس رضی اللہ عنہما نعم۔

(i) ترجمہ کریں؟ ۹

(ii) تہن دار بعد کے نزدیک کٹھنی میں حدائق کے قریب یہ حدائق کے بارے میں کیا موقف ہے؟

(۱۷) حدیث مذکور کس کی سنوید ہے اور اس کا کیا جواب ہے؟

(۱۸) نظر ثلوی کی روشنی میں احناف کا عقد نظر واضح کریں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

چھٹا پرچہ: شرح معانی الآثار

سوال نمبر ۱: سَمِعْتُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ لَمْ يَكُنْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَنْزِلَةِ مَنْزِلَةِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَنْزِلَةِ مَنْزِلَةِ النَّبِيِّ ﷺ.

بَيِّنْهُ بِأَقْبَلِ التَّكْوِينِ الْأَوَّلِيِّ مِنَ الصَّلَاةِ.

(۱) اعراب کا میں اور ترجمہ کریں؟

(۲) اعراب کے بارے میں احناف کا موقف و نظر ثلوی لکھیں؟

جواب: (۱) اعراب بر عبادت اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب دو پر لگادیتے ہیں اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ صرف پہلی تکبیر کے وقت نماز میں رہنے کی بات فرماتے تھے۔

(۲) رفع یدین کے حوالے سے احناف کا موقف و نظر ثلوی

حضرت امام ابو جعفر طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو نماز میں صرف پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین فرما کر رہتے تھے، جس طرح یہ روایت میں ہے۔ اس حدیث کے لیے کہ میں حدیث کا دار حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما پر ہے، مگر وہ فقہی ہیں اور سنت محمدی کی طرح نیکی بن صحن اور دیگر نے یہ بات بیان کی ہے، آپ کا بھائی خیال ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ بات ہمیں روایت ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز اور ہجود میں جاتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے یا نہیں؟ اگر کو یہ بات معلوم ہوگی، پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے رفقاء سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اب عمل بھانپتے ہوئے دیکھا، جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے خلاف تھا، اور وہ اس پر انکاری بھی نہیں ہوئے۔ امام ابو جعفر طوسی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اگر اس بات کو مان لیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یوں کرنا اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرح بھالنے دینا یا اس بات پر واضح دلیل ہے کہ یہی وہ حق ہے کہ جس کی مخالفت کرنا کسی بھی آدمی کے لیے مناسب نہیں ہے۔ پھر اگر

دورانی گزینہ، منشی محمد یونس، لاہور (۲۰۲۱ء) ۱۷۲

خبر لکھنے سے پہلے اس پر توجہ دینا کہ اس بات پر تو سب کا اجماع ہے کہ شروع کی تکبیر میں رفع یدین پڑھا جاتا ہے پھر دونوں ہاتھ کے مابین جو تکبیر ہے، اس میں رفع یدین نہیں ہے؟ اٹھنے اور رکوع کی تکبیر میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے کہا کہ اس کا حکم صرف شروع کی تکبیر جیسا ہے، جس طرح اس کے بعد رکعتوں کے بعد کیا کرتے ہیں یونہی ان کے بعد بھی باتوں کو مدد کریں گے۔ بعض دوسروں نے کہا کہ ان کا حکم دونوں مسجدوں کے اور یہاں تکبیر تو دو حکم نہیں رکھتی، اس لیے کہ اگر فرضی طور پر مان لیں کہ اس کو چھوڑ دینے تو اس کی ضرورت نہ ہوگی جبکہ اودھو تو نہ رکے سنن سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ جس وقت وہ نماز کی سنتوں میں سے ہے، جس طرح اٹھنے کی تکبیر نماز کے ارکان سے تعلق نہیں رکھتی، اس لیے کہ فرض مان لیں کہ اگر اس کو ترک کر دے، تو نماز خراب نہ کی گئی۔ پھر دونوں تکبیریں نماز کی سنتوں سے تعلق رکھتی ہیں، تو نماز کی سنت کا جو حکم ہے اس طرح کہ دونوں مسجدوں کے مابین تکبیر کا جو حکم ہے تو وہی حکم ان کا بھی ہے۔ لہذا دونوں کے اندر رفع یدین کی ہر گز اس بارے میں نظر و فکر کا یہی تقاضا ہے کہ امام عظیم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ ان کی جنت میں ہیں۔

ابو بکر بن عیاش کا بیان ہے کہ میں نے کسی بھی خبیثہ کو بھی بھی تکبیر تحریر کے علاوہ رفع یدین کرتے ہوئے نہ دیکھا۔

سوال نمبر 2۔ عن عائشہ رضی اللہ عنہا قال: کان رسول اللہ یوتر بتسیع فلما بلغ سنا وظل اوثر بتسیع۔

(۱) ترجمہ کریں؟

(۲) رکعات وتر کی تعداد میں اختلاف اور تحریر کریں؟

(۳) اس بارے میں نظر لحاظ دی کیا ہے وضاحت کریں؟

جواب (۱) ترجمہ عبارت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نور رکعت کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے، جس وقت بڑھاپے کے آثار نمایاں ہو گئے اور جسم مبارک بھاری سا ہو گیا تو سات رکعت کے ساتھ وتر پڑھنے لگ گئے تھے۔

(۲) تعداد اور رکعات وتر میں مذاہب آئمہ۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے بعد تیس رکعت وتر پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں تسبیح مستم رتک الاغلی ۱۰، دوسری میں "سورۃ الکہف" اور تیسری رکعت میں "سورۃ الاخلاص" کی تلاوت فرماتے تھے۔

حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں صبح اور شام کے بعد پڑھتے تھے۔
ہامد انوں پڑھتے تھے۔

بعض احادیث مبارکہ میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر تشریف لے جاتے تو فرماتے تو کھنوں کے بل اس کی طرف پڑھتے اور سوتے پڑھتے دو رکعت نماز پڑھتے اور اس میں "سورہ زکراہ" اور "سورہ الحکاش" پڑھتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ "سورہ الحکاش" کی جگہ سورہ کافروں پڑھتے تھے۔
وتر موصول یعنی یک سلام کے ساتھ اور مصلوٰۃ یعنی دو سلام کے ساتھ گنجی پڑھتے۔

حناف کے نزدیک وتر

وتر نماز واجب ہے اور ہر روز تین رکعت ہیں اور اس میں قعدہ اولیٰ واجب ہے اور قعدہ اولیٰ میں سورہ الفاتحہ پڑھ کر کھڑے ہو جائے اور دو رکعتیں پڑھے اور نہ نماز پڑھے جیسے ہر مغرب میں کرتے ہیں۔
اگر قعدہ اولیٰ میں سورہ الفاتحہ کی اجازت نہیں بلکہ مجہد سے کہہ کرے۔ وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قرأت فرض ہے اور ہر رکعت میں سورہ الفاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

نیز حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسی ہی طرح کیا اور رکعت سے وتر پڑھتے تھے۔

تین رکعت والی روایت مندرجہ بالا ہے۔
ایک غیر صحیح روایت میں ستر (۷۰) رکعت ذکر ہے۔

تمام رکعتیں جنہیں ہم نے ذکر کا نام دیا ہے، یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شب کی نماز یعنی تہجد تھی۔

سوال نمبر 3: غیبی انبی غفور رضی اللہ عنہما آتہ خلق امرانہ لہما علیہما السلام علیہما السلام
رضی اللہ عنہما انبی علیہ وسلم فکان مرفاً فلیتراجعہما ثم لیطعنہما وہی علیہما
أو خلیلہ۔

(۱) اعراب کا نہیں اور ترجمہ کریں؟

(۲) حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم مع الدلائل بیان کریں تا یہ عداق واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب (۱) اعراب پر حدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب و پر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث اور تادیلی ہے

حضرت محمد اللہ بن مررضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ انہوں نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دیا۔
وہی اس بارے میں حضرت محمد رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے

جواب میں فرمایا: آپ انہیں کھم اڑیں کہ وہ رجوع کریں، پھر طہرہ مکمل کی حالت میں اسے طلاق دے۔

(۱۱) حالت حیض میں دی گئی علق کا حکم مع الدلائل۔

ابن ابی حاتم سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خضر رضی اللہ عنہ کو طلاق دی ۱۰۰۰ بے نیکی بھی تھیں، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا گیا: آپ اس سے رجوع کریں، وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اٹھ اٹھ کر چلا کر آئے اور پھر دوبارہ رجوع کرنے والی تھیں۔ یہ یہاں (یا میں) بھی آپ کی بیوی ہیں اور جنت میں بھی آپ کی زوجہ ہوں گی۔

صحیح بخاری میں موجود ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بارے میں پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا؟ پھر فرمایا: آپ اسے چاہے کہ رجوع کرے، پھر حیض سے پاک ہوئے۔ کہہ کر کھڑے ہوئے اور دوسرا حیض آئے اور اس سے پاک ہو جائیں۔ پھر اگر چاہے تو طلاق دے یعنی حالت عادت میں۔ اس سے پہلے یہی روایت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تصدیق فرمائی۔

حضرت عبد الرحمن بن عمر رضی اللہ عنہما، جو عہد کے مولیٰ ہیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سنتے ہوئے یہ سوال کیا کہ شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی ہو؟ تو میں نے جواب میں فرمایا: اسے جنت میں لے جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں طلاق دے دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہدہ دو طلاق سے رجوع کرے، چنانچہ میں عمر سے رجوع کر لیا۔ پھر آپ نے حیض سے پاک ہو جانے کے بعد اسے اختیار ہوا کہ خواہ وہ طلاق دے، خواہ اسے بسالے، پھر آپ نے اسے دوسرا نکاح کیا۔ اس روایت کی تصدیق فرمائی۔

الحاصل شوہر اپنی بیوی کو جب بھی طلاق دے گا، وہ واقع ہو جائے گی خواہ وہ حالت حیض میں ہو، یا طہرہ میں ہو، یا عاقل میں ہو، یا مجنون میں ہو۔ تاہم حالت حیض میں طلاق دینا خلاف سنت ہے، مستحب نہیں ہے۔ طلاق حالت طہرہ میں اور وقت سے پہلے ہر مہینہ میں ایک طلاق دینا ہے۔

سورۃ نساء: ۳۴ سُبْحَانَكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَالَ لَأَسْأَلَ عَنَّا رَحِمِي اللَّهُ عَنِّي اللَّهُ عَنِمَا أَعْلَمُ أَنَّ السَّلَاطَةَ كَلِمَاتُ تَجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنِّي بِكَرَرِ رَحِمِي اللَّهُ عَنِّي وَتَلَاثًا مِّنْ أَمَارَاتِ عَمْرِ رَحِمِي اللَّهُ عَنِّي فَلَا أَسْأَلُ عَنَّا رَحِمِي اللَّهُ عَنِمَا أَعْلَمُ .

(۱) ترجمہ کریں؟

(۲) اللہ ازجود کے نزدیک کتنی ہی طلاق کے وقوع یا عدم وقوع کے بارے میں یہ موقف ہے؟

(۱۵) حدیث مذکور کس کی مؤید ہے اور اس کا کیا جواب ہے؟

(iv) نظمِ مادی کی روشنی میں الحاف کا نقطہ نظر واضح کریں؟

جواب: (i) ترجمہ حدیث:

اس اپنے والد نرانی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ابو صہبہؓ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ آپ کو علم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تمہیں ظالموں کو یکے شمار کیا جاتا تھا، یہی حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کے پہلے عین سالوں میں معاملہ تھا؟ تو اس پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہاں!

(۱۱) تین طلاؤں کے وقوع کے حوالے سے آخری بار بعد کا موقف

وقت میں ہر قسم دینے سے اس کے وقوع یا عدم وقوع کے حوالے سے آخری جواب کا متفقہ موقف یہ ہے کہ اس میں کسی حد قیاس واقع ہو جائے گی۔ چنانچہ امام احمد رضا کا ضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں۔

ایک بار تمہیں اطلاع دے دی کہ صرف نزع حنفیہ بلکہ اجماع مذاہب اربع میں مطلقاً مغلطہ ہو جاتی ہیں۔ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ آئمہ متقدمین سے کوئی امام اس باب میں اختلاف ہوا اور عورت اس کے نکاح سے اسکی خاترنہ ہوئی کہ نکاح ہلالہ ہرگز اس کے نکاح میں نہیں آسکتی، اگرچہ فی رجوع کر لیا جائے بلا اطلاع نکاح جدید باہم کر لیا، خود دونوں نکاح صحیح و جاری ہوں گے اور عہد مجرم کاری کریں گے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ يَحْمِلْ لَهُ مَثَرًا ۚ إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ۚ

اس نے حق تعالیٰ سے کیا بلکہ خلاف خدا و رسول میں ضد قیاس لگا کر دینے کا مرتکب ہوا، اللہ عز و جل نے اس کے لیے توبہ نہ کی، اب حلال کے تحت نازیبانے سے اسے ہرگز معاف نہیں، یہاں تک کہ آئمہ دین سے مراد اگر فاضل شرع حاکم اسلام ایسے مسئلہ میں ایک خلاق بننے کا حکم دے تو وہ علم باطل و مردود ہے۔

جس پر صحابہ و تابعین دوران کے بعد والے مسئلہ قوس کے آخر کرام کا مسلک ہے ایک لفظ میں ملنا میں
 میں ہوں گی۔ امام مجاہد سے منقول ہے کہ وہ اس مروی ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس
 موجود تھا تو ایک شخص آیا اور کہا میں نے اپنی بیوی کو قتل کر دیا ہے وہی ہیں مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت ابن
 عباس رضی اللہ عنہما کچھ دیر خاموش رہے تو میں نے خیال کیا کہ شاید ابن عباس سائل کو جی ہی داپس کر دیں
 گے۔ تو کچھ دیر بعد آپ نے فرمایا تم میں سے بعض لوگ لہو کو طلاق دیتے ہوئے منافقت سے کام لیتے

ہیں۔ اس میں کہاں کہتے ہیں، تو یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی سبیل پیدا فرماتا ہے، جبکہ تو نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے اور تجھ کی بیوی تجھ سے متعلق ہو چکی ہے۔

(iii) حدیث مذکور کثرت کی مؤید اور اس کا جواب:

حدیث مذکور میں لوگوں کی مؤید ہے، جن کے نزدیک نہیں طلاقیں دیتا، ایک شمار ہوتی ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کا جواب اس طرح سے ذکر کیا گیا ہے کہ اس کے مابعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول کو ذکر کیا گیا ہے، جو ہم نے بیان کیا ہے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے اثر و نفوذ اور ان کے اندر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی زیادہ ہے۔ ان سے قبل والی بات کا حکم تھا، جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی تھی، مگر ان میں سے کسی نے بھی حکم نہ فرمایا اور نہ ہی کسی نے رد کرنے والے نے رد کیا۔ چنانچہ یہ بات پہلی والی بات کے نسخ کی بہت سی ہو گئی اس لیے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فعل اس طرح کا فعل ہے کہ جس سے دلیل پکڑی جائے تو ان کے ہاں بات پر اتفاق بھی قائل استدلال اتباع ہے جیسا کہ اس کا کسی روایت کے نقل پر اتباع و ہم و طرز سے ہے۔ یعنی ان کا ایک رائے پر اتفاق لغزش و دہم سے بری الذمہ ہے۔ دوسری دلیل یہ بھی ہے کہ ہم نے اس قول کو ملاحظہ کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مقدس میں ان کا کچھ اور مفہوم تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام نے اس سے کوئی دوسرا مفہوم مراد لے لیا۔ اس لیے کہ انہوں نے اس میں ان کے بعد والوں پر غلطی نہیں ہوئی پہلے قول کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے۔ ان میں اتفاق کا جو ماحول تھا اس کی نسبت جتنا کہ اس میں قبل ان کی فتح ہوا کرتی تھی، حد شراب میں کوڑوں کی تعداد کی تعیین جبکہ اس کے بعد اس کی تعداد متعین تھی۔ تو جس وقت وہ اس پر عمل پیرا ہوئے تو ہم کو بھی اس سے کما حقہ حاصل ہوئی۔ چنانچہ ہمارے لیے بھی ان کے اس پہلے فعل کو دیکھ کر دوسرے قلم کی خلاف ورزی جائز نہیں۔ یونہی میں طلاقیں جو ایک وقت دی جائیں تو وہ لازم قرار پائیں گی۔ ہمارے اسے چھوڑ کر غلطت جائز نہیں اسے دیکھ کر جو کہ روایت ہے کہ اس سے قبل وہ حکم تھا پھر یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت مذکور ہو چکی ہے۔

(iv) نظر امام طحاوی کی روشنی میں احناف کے موقف کی وضاحت:

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس لوگوں کے نزدیک جب کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک وقت میں طلاق دے دے تو اس پر ایک ہی طلاق واقع ہوتی بشرطیکہ اس نے اس طلاق کو اس وقت دیا ہو،

الاحبار السنوی الثانی تحت اشراف تنظیم المدارس (اہل السنۃ) پاکستان

الشهادة العالمية "السنۃ الثانیة" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ / 2022ء

الورقة الأولى: الصحيح للبخاری

الوقت المحدد ثلاث ساعات مجموع الارقام ۱۰۰

نوٹ: یہ سوال لاری ہے، قی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1 - درج ذیل دونوں احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں ۲۰۰=۲۰۰=۲۰۰

(الف) عن عائشة ام المومنین رضي الله عنها ان الحارث بن هشام رضي الله عنه سأل النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف يأتيك اليوسف قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احبانا يعقل لي الملك رحلا فيكلمني فاذني يقول اقبلت عائشة رضي الله عنها ولقد رمته برجل عليه الرحى في اليوم الشديد البرد فيكلمني عن راسه ليعصده عرفا .

(ب) عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اجود الناس وكان اجود ما يكون في رمضان من انشاء حبريل وكان يلقاه في كل ليلة من رمضان فيداومه القرآن فلما قال صلى الله عليه وسلم اجود بالخير من الريح المرسلة .

سوال نمبر 2 - عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتى بطعام سال عنه احدیة ام صدقة؟ فان قيل صدقة قال لا صحابه کذا ولم یأكل وان قيل هدیة ضرب یدہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکل معهم .

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر اس کا ترجمہ کریں ۲۰۰=۱۰+۱۰

(ب) خط کشیدہ صیغہ بتائیے ۲۰۰=۲۰۰=۲۰۰

(ج) کیا فقیر صدقہ کے طور پر فتنے والی چیز کسی کو دے سکتا ہے؟ فقیر جواب دیں۔ ۲۰

سوال نمبر 3 - عن محمد بن جابر مطعم عن ابيه رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لي خمسة اسماء أنا محمد وأنا أحمد وأنا الماحي الذي يمحو الله بي الكفرو أنا الحاضر الذي يحضر الناس على قديمي وأنا الغائب .

نورانی گائیڈ (جلد ۲، چ ۲ ت) (۱۸۱) درجہ عالیہ اسلامیات (۱۴۰۲ھ تا ۲۰۲۲ء)

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں ۱۴۴

(ب) خط کشیدہ کمات کی نئی تحصیل کریں ۳۶۲=۶۹

(ج) کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ۱۲ مہارکہ پانچ میں تھیں یا اور کئی ہیں؟ وضاحت کریں ۱۴۴

سوال نمبر ۴ سورۃ دہل میں سے کوئی سی تین احادیث کا ترجمہ پیردہم کریں ۱۰۰+۱۰۰+۱۰۰=۳۰۰

(الف) عن أبي هريرة رضي الله عنه انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول

ليس من رجل ادعى لغيره وهو يعلمه الا كفر ومن ادعى لغيره لم يمس له

فيهم سب فليبرأ مقعده من النار .

(ب) قال النبي صلى الله عليه وسلم مطلقا ومثل الاشياء كرجل يسي دارا

فلا يحبسها الا موضع لينة فاحمل الناس يدخلونها ويصحبون ويقولون

لولا موضع لينة .

(ج) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

لو دعيت إلى فراع أو كراع أو حرا أو حبت ولو أهدى إلى فراع أو كراع

لقبلت .

(د) عن أم عطية قالت دخل النبي صلى الله عليه وسلم علي عاتكة رضي

الله عنها فقال أهدكم شي؟ قالت لا إلا شيء بعثت به لكم عطية من الشاة

التي بعثت إليها من الصدقة قال إنها قد بلغت محلها .

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

پہلا پرچہ: صحیح بخاری

سوال نمبر 1 - درج ذیل دونوں احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں ۲۰+۲۰=۴۰

(الف) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَبَيَّنَتِ الْوُحُوشُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَانَا يَتَنَزَّلُ لِي الْمَلَكُ وَجَلَا لِي تَلْمِيزٌ فَأَمَّا مَا يَقُولُ، فَذَلِكَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يُنزلُ عَلَيْهِ الْوُحُوشُ فِي الْمَسْجِدِ الْمَدِينِيِّ لَيْقِصُمُ عَنْهُ وَإِنْ حَبِيبُهُ لَيَقْصُدُ عَنْهَا .

(ب) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ الْجُودَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جَبْرَائِيلُ وَكَانَ يُنْفِقُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِائَةَ رَمْطَانٍ قَدْ ذُكِرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ .

جواب: (الف) اعراب اعراب لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ پر وہی کس طرح کی بات فرمائی ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا کبھی آتا ہے لڑتے ہوئے ہمارے ایک مرد کی صورت میں، پھر مجھ سے کلام کرتا ہے، پھر میرے پاس آکر بیٹھتا ہے (کلام کو) حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہی بات فرمائی ہے جو حضرت مردان میں، جب وہی کا سلسلہ ختم جاتا تو آپ کی پیشانی مبارک پر پسینے کے قطرے ہوتے تھے (پسینے سے بھگی ہوئی تھی)۔

(ب) اعراب اعراب لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ سب سے زیادہ بخلی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعات میں ماہ رمضان میں مزید اضافہ ہو جاتا تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے تو آپ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر ماہ رمضان کی ہر رات میں قرآن پاک پڑھتے۔ بھلائی میں آپ بخلی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے۔

سوال نمبر 2 سخن آیت قرآنیہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نورانی گائیڈ (جلد پہرچہ چہ) (۱۸۳) (درہ ماہیہ: سہ ماہیہ) ۲۰۲۲۔

يَا أَيُّهَا الْمَلَأَئِمَّةُ الْغَابِيَةُ أَمْ صَدَقَ؟ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَ قَالُوا لَا تُصْحِبِهِ كَثُرُوا وَكُنْ هَٰ أَكْثَرُ
وَلَوْ قِيلَ هُدِيَةٌ صُرِبَ بِيَدِهِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَسَلَّمَ لَا يَكُن مَعَہُمْ .

(الف) حدیث مذکور پر عرب لگا کر اس کا ترجمہ کریں؟

(ب) کا کبھی نہیں ہے۔

(ج) کیا فقیر صندوق کے طور پر لینے والی چیز کسی کو مرہم کر سکتا ہے؟ مختصر جواب دیں۔

جواب (الف) اعراب اور لگا دئے گئے ہیں۔

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کوئی کلمہ پیش کیا جاتا تو آپ دریافت کر لیتے کہ یہ دے دے ہے یا صدقہ؟ پس اگر کہا جاتا صدقہ ہے، تو اس سے فرماتے تم کھاؤ اور خود بخواتین سارے کھا کر دے دے ہے تو اپنے ہاتھ آگے بڑھاتے۔ پس ان لوگوں کو کلمہ دے دے لیتے تھے۔

(ب) کے لئے

كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ بِغَيْرِ حَرٍِّ ۚ ذَٰلِكُمْ مِنْ أَنْصَارِ اللَّهِ ۚ

(ج) مئی اس فقیر بطور صدقہ دے گا اور کو بیہ کر سکتا ہے، کیونکہ وہ اس کی ملکیت میں آ جاتی ہے اور

قبضہ کرنے کے بعد ملک ایٹمی جہاز میں رکھیں گے۔ یہ ہے تصرف کر سکتا ہے۔

سوال نمبر 3۔ جس محمد بن حیر نے کہا کہ جس اللہ نے کہا کہ اللہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم لى عجمة لسماء أنا محمد وأنا العاصم الذى يمحوا الله

میں الکفر وانا الجحش الذي يحشر الناس علي قديمي وانا لاجب .

(الف) حدیث شریفہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کمات کی غرضی قلیل کریں؟

(ج) کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ۱۰۰ مبارک پانچویں عشرے میں مختصر ہیں یا پورے ہی ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب (الف) ترجمہ حضرت محمد بن عبید مطلق رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے حوالے سے یہاں کرتے

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے چار بیٹے گرامی ہیں میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں

مائی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر مٹا دے گا۔ میں حاشر ہوں، میرے قدموں میں لوگوں کو جمع کیا

جانے گا اور میں حاقب ہوں۔

(ب) خط کشیدہ کی نحوی ترکیب:

بعض فعل، اس میں پوشیدہ فاعل ہو ضمیر ہے اور اس مفعول ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول

سے مگر جملہ غریبہا۔

(ج) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزید اسماء گرامی

آپ کے مذکورہ احادیث میں جو پانچ اسماء ذکر کیے گئے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اسماء گرامی ہیں جن کی تعداد ناثو سے ہے لیکن ان پانچ کا ذکر اس لیے کیا گیا کہ یہ وہ خاص اسماء ہیں جو صرف آپ کے لیے ہیں۔ یہی آپ کو سماء کہتے تھے ہیں، دیگر انبیاء کو نہیں دیتے تھے۔
سوال نمبر ۴۔ درج ذیل احادیث کا ترجمہ پر رقم کریں؟

(الف) من اسی ذر رضى الله عنه انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول
ليس من رجل اذني لغير ابيه وهو يعلمه الا كفروا من اذني قوم ليس له
الاذن من اذني رضى الله عنه من الناس .

(ب) قال النبي صلى الله عليه وسلم من اذني الانبياء كرجل بني دار الف
كلمه واحده الا موضع فجهل الناس بدخلونها ويصحبون ويلولون
لولا موضع اللبنة .

(ج) عن ابي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
لو دعيت اسي ذراع او كراخ لاجت ولو اذني ذراع لو كراخ
لقبلت .

(د) عن ام عطية قالت دخل النبي صلى الله عليه وسلم على عائشة
الله عنها فقال اهدكم شيء؟ قالت لا الا شيء بعثت به ام عطية من الشاة
انني بعثت اليها من الصدقة قال ايها قد بعثت معها .

جواب (الف) ترجمہ حدیث مبارکہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص قصداً اپنے باپ کے علاوہ اپنی کسی غیر کی طرف نسبت کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ جو ایسی قوم کی طرف اپنی نسبت کرے جس کے تمام اس کا کوئی واسطہ نہ ہو، پس وہ تیار ہے جہنم میں، بچے مخصوص لڑکانے کے لیے۔

(ب) ترجمہ حدیث مبارکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس آدمی کی مثل ہے جو ایک گھر تعمیر کرے مگر اسے خوب اچھا بنائے اور اسے حرجن کرے لیکن ایک کونے میں

نورانی گائیڈ (اصل شدہ پرچہ دہشت) (۱۸۵) مدد طلبہ کے لئے خلاصہ (سالانہ ۲۰۲۱-۲۰۲۲)

ایک ایسے کی جگہ خالی چھوڑ دے۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوں اور حیران ہو کر کہیں کہ اس ایک ایسے کو کیوں چھوڑ دیا۔

(ب) ترجمہ حدیث مبارکہ حضرت ام ہریرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے ایک دینی یا ایک پائے کی دعوت دی جائے، تو میں اسے (دعوت) قبول کر لوں گا۔ اگر مجھے ایک دینی یا ایک پائے بطور ہدیہ بھیجا جائے، تو میں اسے (ہدیہ) قبول کر لوں گا۔

(د) ترجمہ حدیث مبارکہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور کھانے کی بات در یافت کیا، انہوں نے کہا کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے سوائے گوشت کے۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے گوشت بھیجا ہے، جو اس کے پاس بطور صدقہ لایا تھا۔ آپ نے فرمایا: وہ اپنی جگہ کافی چکا ہے۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

الاختیار المسوی الہقی تحت اشراف تنظیم المدارس (اہل السنۃ) پاکستان

الشہادۃ العالمیۃ "السنۃ الثانیۃ" للطالبات

الموافق سنۃ ۱۴۴۳ھ / 2022ء

الورقۃ الثانی: صحیح مسلم

الوقت المحدد ثلاث ساعات مجموع الارقام ۱۰۰

سوال نمبر 1۔ عن ابن ہریرۃ قال أن أعرابیا جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ذلی عمل انا عملتہ دخلت الحجۃ قال تعبد اللہ لا تشرك به فی الصلوۃ المکبۃ وتؤدی الزکوۃ المحروصۃ وتصوم رمضان قال والذي نفسی بیدہ لا اذن علی هذا شیئا اهدا ولا انقص منه شیئا ولی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یطر الی رجل من اهل الحجۃ فلیطر الی هذا .

(الف) سلیم اردو میں ترجمہ کریں نیز عدا کشیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) عدا کشیدہ کی وضاحت کریں نیز عدا کشیدہ کی وضاحت کریں؟

سوال نمبر 2۔ (الف) عن الصحب بن جعفر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اہل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حملاً واحداً وهو بالابواء لربودان لربود اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما ان رأى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی لہی قال الا لم ترده علیک الا انا حرم .

اعراب کا کر سلیم اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) عزم شکر کیے ہوئے یا لور کا گوشت کھا سکتا ہے یا نہیں؟ اپنا موقف مدلل بیان کریں نیز عزم

محالۃ احرام کن جانوروں کو مار سکتا ہے؟

سوال نمبر 3۔ عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من الکھا ثم شتم الرجل والدیہ قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهل یشتتم الرجل والدیہ؟ قال نعم یسب أب الرجل . فیسب أباء وہب امہ فیسب امہ .

(الف) سلیم اردو میں ترجمہ کریں نیز عدا کشیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) گناہ کبیرہ اور صغیرہ کی تعریف تمہیں نیز احصاء المسبب الحویقات الخ کی روشنی میں

نورانی گائیڈ (۲۱ شمول چونتہ) (۱۸۷) درجہ ماہر جامعہ مدارس (سال ۲۰۲۲ء)

تا میں کہ دوست گناہ کو نئے چہرہ دکھا کر دیتے ہیں؟

سول نمبر ۴۔ حسن محمد بن السطیر قال سمعت ابن عمر رضی اللہ عنہما یقولان لا
اصبح مطلقاً بلسطیر ان احب الی من ان اصبح محروماً تصبح طیباً قال فدخلت علی
عائشہ رضی اللہ عنہا فاعبرتھا بقولہ فقالت طیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لطاف فی سآلہ لم اصبح محروماً۔

(الف) اعراب کا کر سیکس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) احرام سے پہلے بدن یا کپڑوں پر خوشبو لگانا جائز ہے یا نہیں؟ احاف اور شوافع کا موقف دلائل

تکمیل؟

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال ۲۰۲۲ء

دوسرا پرچہ: صحیح مسلم

سوال نمبر ۱: شخص اسی ہجرت قال ان اعرابا جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله دلتى على عمل اذا فعلته دخلت الجنة قال بعد الله لا تشرك به شيئا ونظم الصلوة المكتوبة وتؤدى الزكوة المفروضة وتصوم رمضان قال والذي نفسى بيده لا ازيد على هذا شيئا ابدا ولا اتقص منه فلما ولى قال انى صلى الله عليه وسلم ان ينظر الى رجل من اهل الجنة فليظفر الى هلم.

(الف) صحیح مسلم اردو میں ترجمہ کریں نیز بتائیں کس کج کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟

(ب) نقطہ کشیدہ کی وضاحت کریں نیز "لا ازيد" کی صریح تفسیر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ یہ ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا یا رسول اللہ! میری رہنمائی کریں کسی ایسے عمل کی طرف کہ میں اس پر عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاؤں؟ فرمایا اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی شیء کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ فرض نمازی ادا کرو، فرض زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھو۔ وہ کہنے لگا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں ان میں کسی چیز کا اضافہ نہیں کروں گا اور نہ کسی میں کمی کروں گا۔ پس جب وہ چلا یہ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی نے کوئی جنتی آدمی کو جتنا ہوا تو وہ اسے دیکھ لے۔

ذکر حج نہ کرنے کی وجہ:

۱۔ اس میں دو احوال ہو سکتے ہیں

۱۔ ہو سکتا ہے اس وقت حج فرض نہ ہوا ہو۔

۲۔ ہو سکتا ہے اس شخص کا تعلق قبیلہ "ربیعہ" سے ہو۔

(ب) نقطہ کشیدہ عبارت کی وضاحت:

۱۔ اس شخص نے کہا کہ میں مذکورہ احکام میں اپنی طرف سے نہ کوئی شیء ہر پارہ کروں گا اور نہ ہی کرے۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد ہے کہ میں اس سوال پر کوئی چیز زیادہ نہیں کروں گا، جو کچھ میں نے سنا ہے اس پر عمل کروں گا اور عمل کرنے میں کوئی کمی نہیں کروں گا۔

وسلم وھل ینضم الرجل والدیدہ قال لھم یم ابنا الرجل فیسب ابنا ویسب امہ
لیسب امہ

(الف) بطریق اولیٰ میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) گناہ کبیرہ اور صغیرہ کی تعریف لکھیں نیز اجنبوا السبع الموبقات الخ کی روشنی میں
بتائیں کہ دوسرے گناہ کون سے جو بڑے کہلاتے ہیں؟

جواب (الف) ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ کوئی اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ! کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا ہاں! جب کوئی شخص کسی کے باپ کو
گالی دے گا تو دوسرا اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور جو کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو دوسرا اس کی ماں کو گالی

خط کشیدہ کی وضاحت

کوئی شخص بھی یہ چند گناہوں میں سے ہے کہ اپنے والدین کو براہ راست گالی دے۔ مگر جب وہ کسی کے والدین کو
گالی دیتا ہے تو بدلے میں اس کے والدین بھی گالی دیتی ہیں۔ پس کسی کے والدین کو گالی دینا برا بھلا
کہنا جیسا کہ اپنے والدین کو گالی دینے یا برا بھلا کہنے کے مترادف ہے۔

(ب) گناہ کبیرہ کی تعریف:

اصطلاح شریعت میں وہ بڑے گناہ جس کا ارتکاب کرنے والا جہنم میں داخل ہوگا (دوسرے بڑے گناہ) کا معنی
ہو جاتا ہے۔ ایسے گناہ کبیرہ کہتے ہیں۔

گناہ صغیرہ کی تعریف:

اصطلاح میں گناہ صغیرہ وہ چھوٹی چھوٹی گناہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بغیر توبہ کے ارخود اپنے عباد
سے معاف فرما دیتا ہے۔ بشرطیکہ انساں کبیرہ گناہ کرنے سے بچتا رہے اور نیک اعمال کرتا رہے۔

سات بڑے گناہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات بڑے گناہ ہیں جو باعث ہلاکت ہیں یہ ہیں شرک کرنا، جاو
کرنا، حق قتل کرنا، جہیم کا مال کھانا، سود کھانا، جنازے بھانگنا، پاک دامن عورتوں پر زنا کاری کا اصرام
کرنا۔

سوال نمبر 4 سقن شحید نبی الصلیو فان سبغت ابن عمور رجس اللہ عنھما بقولہ لانی

دریال کا بیڑا (نصاب) چوتھا ۱ (۱۹۱) ۲۰۲۰ء سے ۲۰۲۱ء تک

أصبح مُطِيبٌ بِفَطْرَانِ أَخْبَأَتِي مِنْ أَنْ تُنْجَحَ فُخْرُهُ أَنْفَعُ عَلَيَّ لَكَ لَدَحِبِ عَمِي
عَافِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَمَّا سَمِعَتْهُ بِقَوْلِهِ لَقَدْ لَبِثْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَقَدْ بَنَى بَنِي إِسْرَافِيلَ لَمْ تُصْبَحْ مُنْجَحًا .

(الف) اعراب کا ترجمہ کیا کریں؟

(ب) حرام سے پہلے جان یا کپڑوں پر خوشبو لگانا ہے یا نہیں؟ احناف و شوافع کا موقف بیان کریں؟

جواب (الف) اعراب اعراب اور پرکار کیے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث محمد بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات کہنے کا سنا ہے کہ میرے نزدیک ایک قدرتی ایسا اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ عاتق حرام میں کچھ خوشبو لگائی ہو۔ پھر میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پانچ سو اور انیس سو بات کے بارے میں پتہ کیا۔ تو انہوں نے ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی پھر آپ اپنی ازادانِ مطہرات سے پانچ طرف کے گئے پھر آپ نے حرام باندھ لیا۔

(ب) قبل از احرام خوشبو لگانا

جان یا کپڑوں پر قبل از احرام خوشبو لگانا جائز ہے۔ لیکن احرام باندھنے کے بعد منوع و ناجائز ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کو پسند کرتے تھے۔

احناف و شوافع کا موقف۔

احناف کا مذہب یہ ہے کہ احرام کا ارادہ کرتے وقت خوشبو کا مستحب ہے۔ اور احرام باندھنے کی حالت میں خوشبو آتی رہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ احرام باندھنے کے بعد خوشبو لگانا مستحب ہے۔ ان کی دلیل یہ حدیث مبارکہ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھا تو (کچھ دیر قبل) میں نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی اور طواف کعبہ سے جب آپ نے فارغ ہو کر حرام کھو وہ اب بھی خوشبو لگائی۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی مذکورہ مسئلہ میں حنفی کی تائید کرتے ہیں۔

☆☆☆

الاحقر السنوی الہدی تحت اشراف تنظیم المدارس (اہل السنۃ) پاکستان

الشہادۃ العالمیۃ "السنۃ الثانیۃ" للطالبات

الموافق سۃ 1443ھ 2022ء

الورقۃ الثالثۃ: الجامع للترمذی

الوقت المحدد ثلاث ساعات مجموع الارقام ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تمنا سول مل کریں۔

سوال نمبر 1۔ عس حابو قل قل اللہ علیہ وسلم اعلقوا الباب واوکتوا
سواء واكفتموا الاماء لو عمرو الاماء واحفتموا المصاح فی الشیطان لا یفتح غلغا
ولا یمن کا نام لا یکنف اتیۃ وان القویسفة نصرم علی الناس مینهم ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں ۱۰۵+۵۰

(ب) حدیث شریف کی تشریح پر رقم کریں ۱۵۰

(ج) کتاب ترمذی کے قول "فلا یمن" جس صحیح "سے کیا مراد ہے ۸۰

سوال نمبر 2۔ عس ابی نعلیۃ الحسب قال قال رسول اللہ یا ہارہی اهل کتاب فطبخ
فی قدودهم وشرب فی انبتهم لعل رسول اللہ علیہ وسلم ان لم تجدوا
عیرہا فلا یمنوها بالعماء تم قل یا رسول اللہ یا ہارہی عس فکیف تصنع قال لا
لو سلت کلک المکلب ودکرت اسم اللہ فقل فکل وان کنت مکلب فکلی فکل
وإذا رمیت بسهمک ودکرت اسم اللہ فقل فکل ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں ۱۰۰

(ب) کلب مکب سے کیا مراد ہے؟ "مکلب" کی تشریح کریں ۱۵۰

(ج) تیر و غیرہ دہانے سے جانور ذبح سے پہلے مر جائے تو کیا حکم ہے؟ تحریر کریں ۸۰

سوال نمبر 3۔ عس ابی عمر فان قال رسول اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمور
وکل مسکر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا ماتت وھو ید مہالہم یشربھا فی
الآخرة ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے فقر کی تحریف کریں ۱۳۰+۵۰

(ب) احکامات غیر تعمیل تحریر کریں ۲۰۰

۱۹۳۳ء (۱۳ شوال ۱۴۵۴ھ) ۲۰۲۲ء

سال نمبر 4 - عن عمرو بن مرفع قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول سالت من عمر عبد الله
عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الاربعه واحرامها منعكم والبسوه لنا بلعنا فعل
يحي رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحنطة ويحي عن الداء، ويحي عن القبر ويحي
عن المرافث .

(الف) حنطة، الداء، القبر اور المرافث کی تشریح کریں ۱۴

(ب) بیان دتوں کا حکم تمیزاً تحریر کریں ۱۴

(ج) امام شریعی کے مختصر حالات زندگی تحریر کریں ۶

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

درجہ عالمیہ (سال دوم) پرائے طلبات سال 2022ء

تمیزا پرچہ: جامع ترغی

مرسل نمبر ۱۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْلِقُوا الْبَابَ وَارْكَبُوا السَّيْفَةَ وَارْكَبُوا الْإِنَاءَ أَوْ حَبِرُوا الْإِنَاءَ وَأَغْلِقُوا الْبَصْبَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَمًّا وَلَا يَحْمِلُ رِكَاءَ وَلَا يَكْرِيفُ إِيَّاهُ وَإِنَّ التَّوْبَةَ تَهْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْنَهُمْ .

(الف) محدث شریف بر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح و توضیح پیر، رقم کریں؟

۲) ائمہ ذی کُتول "ہذا حدیث حسن صحیح" سے کیا مراد ہے؟

جواب: عرب، اعراب اور لکائیے کے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو دروازے بند کرلو، پہلی کی مشک کا سہارا کرلو، اور دوسری کو دھنا کر دیو ڈھانک دو اور چرخہ گل کر دو۔ اس لیے کہ شیطان کسی بھی بند چیرے کو نہیں کھولتا اور یہ سب کچھ کھال سکتا ہے۔ فک کہ چھپا بھڑکا دیتی ہے گمروں کو ان کے لوگوں پر۔

(۱) تشریح و توضیح:

اس حدیث مبارک میں چار حکم ملتے ہیں۔

پہلا یہ کہ دواؤں بند کر لو یعنی سات کے وقت، بسم اللہ پڑھ کر گھر کا دروازہ بند کر لو کہ شیطان کسی بھی بند چیز کو نہیں کھول سکتا۔ دوسرا یہ کہ مشکیزہ کا منہ دھندھ دوتا کہ کوئی موزی بہ نور نہ پھر دانی میں نہ جائے۔ تیسرا یہ کہ برتن کو الٹ کر دیاؤ حناپ دو، بسم اللہ پڑھ کر۔ تاکہ کوئی موزی جانور اس میں داخل نہ ہو۔ چوتھا یہ کہ چراغ گل کر دو یعنی اگر چہ لمبے یا چراغ میں آگ جل رہی ہوگی، تو چوبہا کوئی چیز اس میں کھنکھ کر ناسے گی۔ پھر جب وہ جل جائے گی تو اسے تھپیٹ کر لے چٹے کی اور سارا گھر جلادے گی۔ یہی حکم بحال کے طلب کا ہے۔

(ج) ”ہذا حسن صحیح“ کی وضاحت:

نام تہذیبی و رحمہ اللہ قابل اور اس سے کچھ بچے غرض مہر میں نے حسن کا عطا استعمال کرنا شروع کیا تھا۔

نورانی گیلڈ (شعبہ ریاضیات) (۱۹۵۰ء) اور جامعہ یونیورسٹی سے تعلیمات اسلامیہ ۲۰۲۲ء۔

مگر وہ "حسن" صحیح کے لیے استہلال کرتے تھے۔ جامع ترمذی میں کئی جہاں ترمذی رحمہ اللہ بخاری سے امام بخاری رحمہ اللہ بخاری سے کسی حدیث کے بارے میں پوچھا کہ یہ کیسی حدیث ہے؟ تو امام بخاری نے جواب دیا حسن ہے۔ پھر نام ترمذی رحمہ اللہ بخاری نے اس پر "حسن صحیح" کا حکم لگا دیا۔

بعض لوگوں کے نزدیک حدیث ایک سند کے قہار سے حسن ہے اور دوسری سند کے قہار سے صحیح ہے۔ یہی اقہار یہاں حرف مصطفیٰ "داد" مخدوہ ہو گا۔

۱۰۸ نمبر ۲۔ اے نبی ثعلبہ الخثعمی اے قال یا رسول اللہ یا بارہی اهل کتاب قطع فی صدورهم وشراب فی ایتهم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لم یعدوا عبرها فارحسوها بالماء لو قال یا رسول اللہ یا بارہی صید تکبیر جمع قال اذا قلت کبک المکب و ذکرک اسم اللہ فقتل فکل وإن کان غیر مکب فذکری فکل

۱۰) کیا ہے؟ کیا ہے؟ کیا ہے؟

(ب) کلب کلب سے کہا ہوا ہے؟ نیز "مکلب" کی شراط تحریر کریں؟

(ب) تیرا فیوچر مار گئے ہیں۔ تو اپنے پہلے مرحلے کو کیا علم ہے؟ تحریر کریں؟

جواب (الف) ترجمہ: یہ مستحق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بے شک میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم اہل کتاب کی بدنامی رو رہے ہیں اور ان کی منہ یوں میں پکاتے
ہیں اور ان کے برعکس میں چیتے ہیں (اس سے متعلق کیا حکم ہے؟) رسول اللہ نے فرمایا اگر ان کے علاوہ
ضمیمیں اور برحقانہ ہیں، تو تم نہیں بذریعہ پانی صاف کریا کرو۔ پھر میں نے فرمایا رسول اللہ اہم شکار کی
سر زمین پر رہتے ہیں پھر یہ کیسے کریں؟ فرمایا جب تم پتہ سہ چایا ہو اکثر رو نہ رو اور اس پر ہم اند پڑھ لو۔
پھر رو شکار مار ڈالے تو تم اسے کھاؤ۔ اگر تم سہ چایا ہو انہ ہو اور شکار روغ کر دیا جائے، تو اسے کھاؤ۔ جب تم
خبردار ہو اس پر ہم اند پڑھ لو۔ پھر اس سے شکار ہو جائے، تو اسے کھاؤ کھا لو۔

(ب) قلبِ مشکب کی اشاعت قلبِ مشکب سے مراد ہے کئے کبیدہ نامہ نگاری عا۔

مکلف کی شرائط:

مکتب کا مطلب ہے "مکتبہ ایسا۔"

اس کی دھڑکتی ہیں

۵۵. داری جانور کہ قصد چھوڑنا کہ مشکل سے شمار کیا جاتا ہے۔

☆ شہزادی جانور تھا کہ وہ کہہ کے خود تک گئے اور بڑے بڑے ہو گئے۔

(ج) ذبح سے پہلے جانور کا مر جانا:

اگر شکاری کے پتھے سے پہلے جانور مر جائے اور اسے ذبح کرنے کا موقع نہ ملے تو وہ حلال ہے بشرطیکہ دھراکتا اس کے ساتھ شامل نہ ہو۔ اس کو پھوڑنے وقت بسم اللہ پڑھنی پڑی ہو۔ یہی حکم تیر پھوڑنے کا ہے یعنی جو جانور تیرا رہے ہی تیرے مرے سے مرے سے کھائے۔

سوال نمبر ۳- عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر حرام وكل مسكر حرام ومن شرب العنبر في الدنيا لمحات وهو يد صلاه يشربها في الآخرة.

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے غم کی تعریف کریں؟

اسلام کی احکامات غم کی تعریف کریں؟

جواب (الف) ترجمہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسکر اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے جو شخص دنیا میں شراب پئے گا اور مر جائے گا جیکہ وہ اسے باقاعدگی سے پیتا ہے تو آخِرۃ میں نہ پنی سکے گا۔

غم کی تعریف:

انگور کا کپا شیر جب اس میں جوش آجائے اور وہ اگلے اس پر جھاگ آئے اور غم کہلاتا ہے۔

(ب) احکامات غم:

غم پر بلا جواز حرام ہے اور اس کی حرمت قرآن کریم سے ثابت ہے۔ قرآن کریم نے اسے غم قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس کے احکام حسب ذیل ہیں۔

۱- یہ خود حرام ہے اس کی حرمت نہ ہونے پر موقوف نہیں ہے۔

۲- سوہ نا پاک بہ نجاست غلیظ ہے۔

۳- اس کو حلال قرار دینے والا کافر ہے کیونکہ وہ نفس قلعی کا منکر ہے۔

۴- یہ مسلمان کے حق میں مباح نہیں پس اگر کوئی اسے منع کرے تو اس پر عذاب نہیں۔

۵- جو اس کو پئے گا اس کو حد نکالی جائے گی۔ چاہے نشہ نہ چڑھے ہو۔

۶- اس کو پکایا جائے یا نہ پکایا اس میں مؤثر نہیں۔ وہ بدستور حرام ہے۔

سوال نمبر ۴- عن عمرو بن مرة قال سمعت ابا ذر یقول سالت ابن عمر عما یبہی عنہ رسول الله صلى الله عليه وسلم من الاوعية واعبرناہ بلعکم ولسرہ لنا بلعنا فقال

نورانی گائیڈ (۳۱ شعبہ ہجرات) ۱۹۷۷ء (۱۱۷ باب ۱۱۷) (۱۱۷ باب ۱۱۷) ۲۰۲۲ء

یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسنۃ وہی عن الدہاء وہی عن الفقیر وہی عن العرفۃ .

(الف) الحسنۃ، الدہاء، الفقیر اور العرفۃ کی تشریح کریں؟

(ب) ان برتنوں کا مقصد تصدیق تحریر کریں؟

(ج) امام ترمذی کے مختصر حالات روح کی تحریر کریں؟

جواب (الف) الحسنۃ کی تشریح حسنۃ کے معنی ہیں روئی عذرا۔ جب اس میں نیچہ نکالی جائے تو

اس میں جلدی نشید پیدا ہوتا ہے۔

دہاء کی تشریح سوکھا ہوا جو برتن کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس میں بھی نیچہ نکالی جائے تو

اس میں جلدی نشید پیدا ہوتا ہے۔ اس کو فقیر کہا کرتے ہیں۔ یعنی "معاذ اللہ"

عرفۃ کی تشریح اس کا معنی ہے کہ یہ دانا۔ بھونڈا۔ لوگ درخت کے تنے کو کھوکھلا کر برتن بناتے تھے اس میں

جو نیچہ نکالی جائے اس میں جلدی نشید پیدا ہوتا ہے۔

"عرفۃ" کی تشریح یہ کہ اس میں بھی نیچہ نکالنے سے جلدی نشید پیدا ہوتا ہے۔

(ب) مذکورہ برتنوں کا حکم

جسور کے نزدیک ان برتنوں میں نیچہ نکالنے کی ممانعت ہے۔ بلکہ منوع ہو گئی۔ پہلے اس لیے

ممانعت تھی کہ شراب کے برتن کی طرح لوگوں کو شراب پانے کی ترغیب دے دیتے تھے۔

ممانعت انفرادی تھی۔ اس حوالے سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ ہے کہ آپ نے فرمایا:

میں نے لوگوں کو چند برتنوں سے روکا تھا۔ اب میں لوگوں کو برتن نہ کسی چیز کو استعمال کرنے سے روکتا ہوں۔

ہے۔ البتہ برتن آدھ جی حرام ہے۔

(ج) امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی

آپ کا نام "محمد بن یحییٰ" اور کنیت "ابو یحییٰ" ہے۔ اس کا اسم منسوب "ترمذی" ہے۔ جو دریائے فرات

کے قریبی شہر "ترمذ" کی نسبت سے ہے۔ آپ ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے علم حدیث سیکھنے کے لیے

فراسان، عراق اور حجاز کا سفر کیا۔ وہیں کے عظیم القدر محدثین سے علمی استفادہ کیا۔ آپ کے اساتذہ میں

صحابہ کرام کے سلفین، اور ان کے اساتذہ بھی شامل ہیں۔ آپ سے ایک مطلق سیر نے استفادہ کیا اور علم

کے پیاسوں کی پیاس بجھائی۔ آپ کی تصانیف میں ۵۰۰ باب احکام، ۱۰۰۰ باب احکام، ۱۰۰۰ باب احکام، ۱۰۰۰ باب احکام

ہیں۔ آپ کا انتقال ۱۳ رجب المرجب ۲۷۹ھ کو شہر ترمذ میں ہوا۔ آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔

الاختصار السوي النهائي تحت اشراف تنظيم المدارس (مجلد السہ) پاکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ / 2022ء

الورقة الرابعة: السنن لأبي داود

الوقت المحدد ثلاث ساعات مجموع الارطام ۱۰۰

نوٹ: پیدہ سوال لازمی ہے باقی سوالات میں سے کوئی سے دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر ۱: حسن ابن ہریرہ قال قال رجل لرسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله اني اصابته الفل فلان ان تصدق وانت صحيح حتى ينام البقاء وتغشى القفر ولا تسهل حتى لا يأت الحلقوم قلت فلان كذا وتفلان كذا وتفلان كذا وقد كان لهلان .

(الف) حدیث شریف میں عراجہ کا ترجمہ کریں ۱۰۰+۱۰+۱۰=۱۲۰

(ب) وصیت کی لغوی اور شرعی فریب کریں ۱۰۰

(ج) وارث کے لیے وصیت جائز ہے یا نہیں اس میں تحریر کریں ۱۰۰

سوال نمبر 2: حسن عائشة رضي الله عنها ان امرأته سألت رسول الله بن لمي افنت نفسها ولو لا ذلك لتصدقت وأعطت أمة حرة ان تصدق بها فبقيت ابنتي صلى الله عليه وسلم نعم تصدق بها .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں ۱۰۰

(ب) کیا سونپی تک عبادات بایں اور بدیہ کا ثواب پہنچتا ہے ۱۰۰ حدیث کی روشنی میں وضاحت کریں ۱۰۰

(ج) مگرین کی دلیل "لنيس للإيمان إلا ما معي" کا جواب تحریر کریں ۱۰۰

سوال نمبر 3: حسن عفة بن عامر الجهني أنه قال يذوب أحسن أن تمشي إلى بيت الله فامرئى أن استغنى لها النبي صلى الله عليه وسلم فاستغيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لعمري ولعمري .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں ۱۰۰

(ب) نذر کی تعریف کرتے ہوئے اس کی اقسام میں دلجم تحریر کریں ۱۰۰+۵۰=۱۵۰

نورانی کا بیڑا (میں نے چھاپا) (۱۹۹) درجہ اولیہ، طاعت (سال: ۲۰۲۲ء)

سوال نمبر 4 - ان اہلسنیرۃ لالہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحارب الرمان
وینقص العلم وتظہر القس ویلغی الشح ویکثر الهرج فیل یا رسول اللہ ایہ هو قال
الفتل القتل ۔

(الف) حدیث شریف بر اہل ابلاغ کرتے ہوئے کہیں

(ب) احمدی شریف کے برہنہ کی اس طرح تشریح کریں کہ مکمل وضاحت ہو جائے ۱۰۴

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

چوتھا پرچہ: مسن ابوداؤد

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصِلَ وَأَنْتَ صَاحِبُ حَرِيصٍ تَمْلِكُ الْبَقْدَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا
تُجْهَلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ لِمَنْ تُصِلُ بَهْلًا كُذًّا وَلِعْلَانَ كُذًّا وَقَدْ كَانَ لِعْلَانٍ .

(الف) حدیث شریف پر اعتراض کیا کریں؟

(ب) ہوسیت کی انہوی اور شرمی تحریف کر

(ج) ادارت کے لئے وصیت حائز ہے یا نہیں؟ اگر ہاں تو کیسے کریں؟

جواب: (الف) اعراب اعراب اور نکاتے مجھے ہیں۔

ترجمہ: بیٹے! حضرت شاہو بہرہ راضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کون سا صدق افضل ہے۔ فرمایا تم صدقہ کرو جب تک کہ تم اسے دنیا کی امید باقی ہو اور غمناکی کا خوف ہو۔ تم اسے اتنے عرصے تک مؤخر نہ کرو کہ جب جان طلق تک آجائے تو تم کہو یہ فلاں کے لیے، یہ فلاں کے لیے اور یہ فلاں کے لیے، جبکہ فلاں کو اسے مل جائے گا۔

(ب) اوسیت کا خوی سخی اوسیت کا خوی سخی ہے "کسی کام کو کرنے کا مہد کرنا"

وصیت کی شرعی تعریف اصطلاح شرع میں وصیت سے مراد یہ ہے کہ کسی پر احسان کرتے ہوئے مرنے کے بعد اسے اپنے مال پر منفعت کا، لکھنا:-

(ج) در ثاء کے حق میں وصیت کرنا:

دعا کے حق میں وصیت کرنا جائز نہیں، کیونکہ وہ اصحاب اقرضہ ہیں اور ان کا حصہ قرآن پاک میں طے فرما دیا ہے۔ دوسرا جو کہ وصیت کرنے کی صورت میں کسی دوسرے وراثت کی حق تلفی ہو سکتی ہے۔ حدیث

مبارکہ میں ہے کہ "اللہ نے ہر خدیوہ کو اس کا حق دے دیا ہے اس لیے وارث کے لیے وصیت نہ ہوگی۔"
 سوال نمبر 2: عن عائشة رضي الله عنها ان امرأه قالت يا رسول الله ان امي اتلفت
 نفسها ولولا ذلك لتصدقنا واعطت الفجرى ان تصدق عنها فقال النبي صلى الله
 عليه وسلم نعم فصدقي عنها .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) کیا متوفی تک عبادت مال میں بدنیہ کا ثواب پہنچتا ہے؟ احادیث کی روشنی میں وضاحت کریں؟

(ج) مگرین کی دلیل "لیس للامتنان الا ماسعی" کا جواب تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض
 کیا یا رسول اللہ! میری والدہ اچانک فوت ہو گئی ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ کچھ نہ کچھ صدقہ کرتیں اور خیرات
 دیتیں، تو میں ان کی طرف سے صدقہ کروں، تو یہ جائز ہوگا؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں!
 تم صدقہ کرو اور ان کی طرف سے۔

(ب) عبادت مال و بدنیہ کا ثواب

مذکورہ حدیث سے ثابت ہے کہ متوفیہ کا تمام کاموں کا ثواب پہنچتا ہے، جو ان کے ایصالِ ثواب
 کے لیے کیے جاتے ہیں اس حوالے سے دلائل کافی ہیں۔

1- ایک خاتون نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے
 اپنی والدہ کو ایک کتیر بھی بطور صدقہ دی، اب وہ وفات پا چکی ہیں، تو میں وہی کتیر چھوڑی
 ہے؟ فرمایا خیر! اجر واجب ہو چکا، میراث میں وہ کتیر تقسیم ہو جائے گی۔ اس خاتون نے عرض کیا جب وہ
 فوت ہوئیں تو ان کے کدو ایک میچے کے دوز سے واجب تھے، تو ایسا کرنا جائز ہوگا اگر میں ان کی طرف سے
 روزہ رکھ لوں، تو اور انگی ہو جائے گی؟ فرمایا ہاں! اگر ان کی طرف سے حج کروں، تو کیا اور ہو جائے گی؟
 فرمایا ہاں!

2- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان
 دنیا سے چلا جاتا ہے تو ان کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں ان میں اعمال کے علاوہ صدقہ چارہ، وہ علم جس
 سے نفع حاصل ہو اور صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔

(ج) "لیس للامتنان الا ماسعی" کا جواب:

مفسرین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "لیس
 للامتنان الا ماسعی" کا حکم اس شریعت میں منسوخ ہے جو اس کا ماسعی یہ فرمان الہی ہے (ترجمہ)

اور وہ لوگ جو یمن میں تھے اور ان کی اولاد نے ایسے میں ان کی قبروں کی تعمیر ان کی یاد کو ن کے ساتھ ملا دیں گے۔ اللہ نے یہاں کی نیکی کے سبب ان کو بخش دیا۔"

[illegible]

☆ بعض کے نزدیک یہ حکم کفار کے لیے ہے یعنی کافر کو کوئی ہلائی نہ ملے گی بخیر اس کے جو اس نے کی ہو، نیو میں ہی رقی کی فراوانی جائیداد رستی وغیرہ سے اس کا عوض دیا جائے گا اور آخرت میں کوئی حصہ ہوگا۔

سؤال نمبر 3۔ بعض عقیقہ پر علم الجہمی لکھ کر پتھر سے لپیٹ کر کسی آدمی کے گھر میں رکھ دیا جائے تو کیا اس کا کوئی اثر ہوگا؟

جواب۔ اگر ایسی عقیقہ پر علم الجہمی لکھا گیا ہے تو اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ ایک بڑا گنہگار عمل ہے۔

(۱) کیا آپ کو کفار کا ذکر کریں؟

(ب) خدو کی طرف سے جو تعزیریں لگائی گئی ہیں ان میں کون سی تعزیریں غلطیوں پر مبنی ہیں؟

جواب: (الف) اگرچہ یہ شخص عقیدہ میں ماسر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری بہن نے یہ حدیث (ع) کے لیے پیدل چائے کہ میں نے اسے علم دیا کہ میں اس سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں۔ میں نے اسے یہ حدیث علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کی تو آپ نے فرمایا وہ پیدل چلے اور سوار بھی ہو جائے۔

(ب) اقسام نذر مع عقم:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نذری چار قسمیں ہیں:

1۔ جس شخص نے ایسی بات کہی جس کو ستر نہیں کیا تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

2۔ جس نے گناہ کی قسم کھائی جو اس کا گناہ بھی گناہ قسم کی شکل ہے۔

3۔ جس کسی نے ایک بات کی قسم کھائی جس کو پورا کرنے کی طقت نہ رکھتا ہو تو اس کا گناہ گناہ و قسم
رہا ہے۔

۴۔ جس نے الکی بات کی خذر بلی جس کو ہر اکرنے کی طاقت رکھتا ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی خذر

پوزی کرسٹ:

سورة نمره سوره نمره قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتظارب الرمان
تفص العلم وتظهر الفتن وينتقى الشح ويحكم الفرج قبل ما رسول الله آية هو قال

بِسْمِ اللّٰهِ

(الف) حدیث شریف پر اعراب کا ترتیب کریں؟

(ب) حدیث شریف کے ہر جز کی اس طرح تشریح کریں کہ مکمل وضاحت ہو جائے؟

جواب (الف) اعراب اعراب اور لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ سٹ جائے گا، ظلم کم ہو جائے گا۔ بخل عام ہوگا اور عروج زیادہ ہوگا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! عروج کیا ہے؟ فرمایا قتل قتل۔

(ب) حدیث مبارکہ کی تشریح۔

حدیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو علامات بیان کی ہیں، وہ قرب قیامت کی ہیں۔

1- انتشار النجوم: قرب قیامت زمانہ سٹ جائے گا۔ سال سینوں، مہینے، ہفتے، بدھ دنوں اور دن قہقروں کے برابر ہو جائے گا۔

2- یفسد العلم: علماء کو اٹھا دیا جائے گا، ظلم کی کمی ہو جائے گی، پڑھنے پڑھانے والے کوئی نہ ہوگا۔ یہاں تک دو دوسوں میں بصورت، بھگڑا مسئلہ نہ رہے گا۔

3- یظہر الفتن: فتنے ظاہر ہوں گے، بے حیائی عام ہوگی، عورتوں کی مافرمائی کی جائے گی، حکام شرعی پر مداخلت کی جائے گی اور شعائر اسلام کی توجہ کی جائے گی۔ اس سے چٹا دشواری ہوگی۔

4- یفنى النخ: بخل پھیل جائے گا، لوگ اس قدر بخلی کریں گے کہ مساجد، مدارس، خانقاہیں، باوجود کوفہ ادا نہ کریں گے۔ مال کی محبت ان کے دلوں میں رچی بس گئی ہوگی کہ کوئی ایسا عجب آدمی نہیں کھائے گا۔

5- یسکثر الهرج: ہرجا کثیر ہوگا۔ ہرجا کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہ کپا ہے تو فرمایا قتل قتل۔ یعنی ہر طرف قتل عام ہوگا۔ بھائی بھائی کے غم کا یا سا ہوگا۔ بیٹا باپ اور باپ بیٹے قتل کرنے سے گریز نہ کریں گے۔

نورانی گائیڈ (مشتمل پر چار ماہ) (۲۰۲۳ء) درجہ ہائیر سیکنڈری (سال دوم 2022ء)

الاختیار السنوی الثانی تحت اشراف تنظیم المدارس (فعل السنة) پاکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ 2022ء

الورقة الخامسة: سنن السنائی وابن ماجہ

الوقت المحدد ثلاث ساعات مجموع الاوراق ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو دو سوال حل کریں۔

حصہ اول سنن السنائی

سوال نمبر ۱: عیسیٰ بن مریم ؑ رحمہ اللہ عنہ قال قبل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ای النساء عبر قال التي تسره الماظر وتطيعه اذا امر ولا تحالفه في نفسها ومالها بما
يكره۔

(الف) حدیث شریف پر اعتراضات تحریر کریں ۱۵+۷=۲۲

(ب) حدیث مبارکہ کی شرح کریں ۱۰؟

سوال نمبر 2: عیسیٰ بنی مریم ؑ رحمہ اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ان یتزوج امرأه فقال اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انظر إليها فان في اعين الامصار شيئا۔

(الف) ترجمہ کریں نیز واضح کریں کہ "ففي اعين الامصار شيئا" سے کیا مراد ہے ۱۵+۷=۲۲

(ب) لکھی اور نکاح محرمات کو دیکھنے کے حوالے سے قسم شریکی کیا ہے؟ نیز یہ بھی واضح کریں کہ
کرنے کے لیے کسی سے مشورہ کیا جائے تو کیا مطلق (نکاح کا نظام سمجھیں ۱۱) کے جواب میں کچھ لکھیں
ہیں۔ ۱۰

سوال نمبر 3: عیسیٰ بنی مریم ؑ رحمہ اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

طيب الرجال ما ظهر ريحه وعفي لونه وطيب النساء ما ظهر لونه وعفي ريحه۔

(الف) ترجمہ کریں نیز واضح کریں "ما ظهر لونه وعفي ريحه" سے کیا مراد ہے ۱۵+۷=۲۲

(ب) خواتین کے لیے کیسی خوشبو استعمال کرنا ممنوع ہے ۱۱ مردوں کے لیے کون سے رنگ ناجائز

ہیں؟ ۱۰

القسم الثانی سنن ابن ماجہ

سوال نمبر ۴۔ حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
إذا دعوت اللہ فادع بطون کعبت ولا تدع ظهورہا فإذا فرغت فامسح بها وحوث .
(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں ۱۰۴

(ب) اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں آداب دعا پر جامع مضمون تحریر کریں ۱۵

سوال نمبر 5۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سیئلتکم أقوام یطلبون العلم فإذا رآہم فقولوا لہم مرحبا مرحبا ہو صیۃ
ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والنوہم .
(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں ۱۰۴

(ب) حدیث مبارکہ کی روشنی میں آداب علم اور محصلین کے حقوق واضح کریں ۱۵

سوال نمبر 6۔ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم طلب العلم کرہا علی کل مسلم وراصب العلم عند غیر اہلہ کمقلد الخنزیر
الحوہر والنؤلؤ واللعب .
(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں ۱۰۴

(ب) کون سا اور کتنا علم حاصل کرنا فرض ہے؟ نیز حدیث شریف کے دوسرے حصہ کی وضاحت پرورد
قلم کریں ۱۵

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) ہدائے طالبات سال 2022ء

پانچواں پرچہ سفن نسائی و ابن ماجہ

حصہ اول سفن النسائی

سوال نمبر 1- عَنْ نَسِیْ خُرَیْرَةَ قَالَتْ لَبِلُ لَزَمَنُوں اللّٰہِ حَتّٰی التّٰہَ عَنّٰہِ وَنَسْنَمُ۔ فَنُیَ التّٰہَ عَنّٰہِ قَالَتْ "اَلَسِیْ نَسْرُہُ اِذَا نَظَرَ وَیَطْلَعُہُ قَا تَمَرٌ وَلَا تُحَدِّثُہُ بِنِیْ تَقِیْمَہَا وَتَدَلِّہَا بِمَا یُکْفَرُ"

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگانا میں اور ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث مبارکہ کی شرح کریں؟

جواب (الف) اعراب اعراب ہو کر لکھ دیے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کسی عورت بہتر ہے اگر بیکار رہے یا شہر کے لوگوں کے ساتھ رہے؟ وہ علم کرے تو اس کی فرمانبرداری کرے اور اپنی جان و مال سے اس کی مخالفت نہ کرے، جو اسے پسند نہ ہو۔

(ب) شرح حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے چار چیزوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے: (۱) مالہ ہو، (۲) نسب ہو، (۳) عیال ہو، (۴) عیال نہ ہو۔ عیال دار عورت کو اپنا مطلوب قرار دیا جائے۔ عیال نہ دار عورت کو ہرگز ترجیح نہ دی جائے۔ جو عورت اپنی ذات میں شرف و بلندی رکھتی ہو، وہ فقیر و محتاج میں اور عیال دار عورت میں بھی رکھتی ہو۔ انسان کی یہ فطری خواہش ہوتی ہے کہ وہ ایسی عورت سے نکاح کرے جو صاحبِ حیثیت، خاندان میں وقار رکھتی ہو۔ عام طور پر لوگ عورت سے نکاح کرنے کے سلسلہ میں مذکورہ چار چیزوں کو بطور خاص ملحوظ خاطر رکھتے ہیں کہ کوئی شخص تو عیال دار عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے، بعض لوگ اچھے نسب دار عورت کو بھی مانا پسند کرتے ہیں، بہت سے لوگوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ایک عیال دار عورت اس کی رفیقہ حیات بنے اور کچھ نیک بندے دیں اور عورت کو ترجیح دیتے ہیں۔ لہذا دین و مذہب سے تعلق رکھنے والے شخص کو چاہیے کہ وہ دین دار عورت سے نکاح کرنے کی کوشش کرے، کیونکہ اس میں دین کی بھولی دھار ہے۔

٢- ان نبى - عيسى هرب من رضى الله عنه ان رجلا اراد ان يزوج امرأته النبى صلى الله عليه وسلم فظفر اليها لان فى اعين الانصار شيئا

(ب) اُن ارکان مہرت اور تحفے کے واسطے نعم خدائی یا تہنیز یہ بھی واضح کریں کہ رشتہ طے کرنے سے پہلے کی مشورہ ہو جائے تو یہ واجب (اگرچہ چاہئے دال) کے سبب پاؤں کیے جاسکتے

جواب (الف) نہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے اپنے
محدث سے سنا ہے کہ "اگر کسی نے یہ کہہ دیا کہ میں نے اپنے مولیٰ کو دیکھا ہے
تو اسے جہنم میں ڈال دیا جائے۔"

۲۔ **للانصار شہنا سے مراہ**

یہ ہے۔ ساری دنیا کی آنکھوں میں کوئی جیس ہوتا ہے اسی بارانی کے سبب یا قدرتی طور پر۔ ایسا آپ نے اس لیے نہیں دیکھا کہ بارش میں پتہ چھپنے پر یا سردیوں میں درختوں کو تھوڑا دیر بعد۔ تو پتہ بھی

(ب) منظور کو ایک نظر دیکھیں

تصور کے کر ایسے محض ہیں جو درحقیقت ان چیز سے ہیں جو ان کے خیال میں ہیں۔ ان کے ہاں ایک اور تصور
 دلی ہے اور ایک شے کی بنا پر اسے ایسا سمجھ دیتی ہے تاکہ وہ اس کو سمجھ سکے۔ ایسے
 خیالوں و تصورات کا اندیشہ ہو تو، خیال ہاں نہیں ہے بلکہ اندھلیقہ ہے۔ اس لیے تو ان کے خیالوں
 میں ہر شے ناممکن ہے۔

طالب کے عیب ظاہر کر:

۳۔ جس اسی سریر قدوسی اللہ علیہ السلام والی اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

طبيب الرجال مظهر ربيع وحسن لونه وطيب الرائحة مظهر لونه وحسن ربيع

(الف) تیریز: اس میں تیرا ظہور لوہہ و حلی ریحہ کے نام سے ہے؟

(ب) اگر تمکین کے لئے کسی خوشیا استعمال رہا محسوس ہے اور وہ اس کے ساتھ کوئی رابطہ کیا ہے یا نہیں؟

جواب (الف) ترمذی حدیث حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

نورانی گائیڈ (جلد اول) (پہلی سال) (۲۰۲۰ء) (۲۰۲۱ء) (۲۰۲۲ء)

وہم نے فرمایا مردوں کی خوشنود سے جس کا رنگ طاف نہ ہو تو خوشنود طاف۔ وہ چائے۔ مردوں کی خوشنود ہے جس کا رنگ نہ پائے ہو تو خوشنود طاف۔ عظیم۔ ہو۔

"ما ظہر لومہ وحفی ربحہ" کی تشریح

"ما ظہر لومہ وحفی ربحہ" سے مراد یہ ہے کہ ایسی خوشنود جس کا رنگ نہ پائے اور خوشنود بھی نہ ہوں۔ یہی اس میں حیرت کے لیے نمایاں اور صحیح علم ہے کہ وہ تیز خوشنود استعمال نہ کرے گا کہ اس میں اس میں نہ پہنچے کہ یہ تیز سے گزرنے والے اس خوشنود کو گھونے نہ کریں۔

(ب) خواتین کے لیے ممنوعہ خوشنود

اسی حیرت نے ہی تیز خوشنود استعمال کی کہ وہ عموماً سے گزرنے قریب سے گزرنے والے ہوتے ہیں۔ یہ تیز خوشنود استعمال نہ کرے۔ البتہ حیرت کو چاہیے کہ ایسی خوشنود استعمال کرے جس کا رنگ نہ پائے ہو تو خوشنود طاف۔ عظیم۔ ہو۔

مردوں کے لیے رنگوں کی ممانعت

مردوں کے لیے کچھ رنگوں کی ممانعت ہے۔ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے خضوع لگا کر کھڑے ہوئے اسے بلا کر فرمایا جاؤ اور دھواؤ اور آئندہ کبھی یہ استعمال نہ کریں۔

حصہ دوم

سوال نمبر ۴۔ عس اس عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بدا دعوت اللہ فادع بطون کھٹک ولا تدع بھوہ۔ فادع فرحت فادع بھا وحبھا۔
(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) احادیث مبارکہ کی روشنی میں آداب دعا پر چار تا چھ سوئیں تحریر کریں؟

جواب (الف) ترجمہ حدیث مبارکہ: حضرت اس عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم دعا کرو اللہ سے دعا کی تسلیوں کے واسطے سے اور دعا کرو اللہ کے دعا کرنے کے واسطے کہ جب دعا کرو تو اپنے دونوں ہاتھوں کو چمکے رکھو۔

(ب) دعا کے آداب:

آداب دعا میں سے یہ ہے کہ دونوں ہاتھ بیڑ کے مثالی اس طرح بند کیے جائیں کہ انگلیوں کا ہتھ

[illegible]

٢١٥ 5 - عمر أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سبائكم أفوام يطلبون العلم لاد رأيتهم ففراروا لله من حمار حابو حبة رسول الله صلى الله عليه وسلم وأقرهم

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(پ) حدیث مبارکہ کی روشنی میں آدابِ علم اور "علمیوں کے حقوق و شیوع کرنا"

جواب (اب) از حدیث حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: "مشرق و مغرب سے لوگوں تمہاری طرف آئیں گے، وہ تمہارا صلہ کرنے کے خواہشمند ہوں گے۔" (صحیح مسلم)۔ یہی طرف آئیں، تو انہیں مرحبا کہنا۔ جس سے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی، اس بار سے میں جلالی کی تحقیق کو قائل ہوں۔

(۱) علم کے آداب:

۱۰۔ نامہ نے اسلامی علم کو حاصل کرنے کے لئے وہاں سے لوٹ آیاں کیے ہیں ان میں سے کچھ چار میں حصول علم کے لیے نیت خاص ہو۔ ہذا علم حاصل کرنے کے لیے جتنی کی جائے۔ ہذا جو علم حاصل کیا جائے اس پر عمل کیا جائے۔ ہذا علم کو برادرِ عقلی سے حاصل کیا جائے۔ ہذا اس قدر دوسے خطرے ہو جائے۔ ہذا حق بات جاننے میں شہسوار چنگھاہت نہ ہو۔ ہذا جو کچھ بھی سیکھیں اسے اپنی جان یا دھرم میں نہ اپنے لیے ایسی محبت کا چننا کیا جائے۔ جو علم درست ہو وہ غیرہ۔

حقوق معلولين

حکیم با علم حاصل کرنے کے یقین جب علم حاصل کرے آ میں تو انہیں "مرہبا" کہا جائے۔ ہذا ان کے ساتھ ہلائی کی جائے۔ یمن کی تعلیم اتر بیت میں کی دو تالیف کی جائے۔ ہذا ان کے ساتھ ہلائی کی جائے۔ بہت کارآمد کرنا چاہیے۔ ہذا ان کے علم کو نور علم سے نور کیا جائے۔

سوال نمبر 6 - عمر انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم وواضح انعلم عند غیر اہلہ کہفہد الخیار پر الحوہو والذوالو والذهب .

(الف) بحث شرعیات قرآنی؟

الاخبار السوی الہدی تحت اشراف نظم المدارس (اہل السنۃ) پاکستان

الشہادۃ العالمیۃ "السنۃ الثانیۃ" للطالبات

الموافق سنۃ 1443ھ / 2022ء

الورقۃ السادۃ: شرح معانی الآثار

الوقت المحدد ثلاث ساعات مجموع الاوراق ۱۰۰

نوٹ: تم سوچت کاش مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1 - حسن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "کان إذا قام إلى الصلوۃ المکتوبۃ کبر ورفع یدہ حذو عنکبہ ویضع مثل ذلك إذا سجد فراء یدہ إذا لم یزکع ویضعه إذا فرغ ورفع من الركوع ولا یرفع یدہ فی شیء من سجدہ وهو قاعدو إذا قام من السجدتین رفع یدہ كذلك کبر .

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں اور اس طرح کریں کہ مسئلہ کی وضاحت ہو جائے ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) مذکورہ مسئلہ میں اختلاف کا موقف بیان کریں ۱۳؟

سوال نمبر 2 - قتال ابو جعفر عبد اللہ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلوا افعالہ فی الصلوۃ کیف من سجدۃ الناس ذلك فما حکوا من ذلك لولس مما جاء به من کان بعدہ منہم فی الصلوۃ انما ذکرتموہ عن ابراہیم عن عبد اللہ بن مسعود .

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت سے بیان کریں کہ

طرف اس عبارت میں اشارہ کیا گیا ہے ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) مذکورہ عبارت میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت پر جو اعتراض کیا گیا ہے آپ اس

اعتراض کا جواب تحریر کریں ۱۳؟

سوال نمبر 3 - حسن ابی مجملو قال سألت ابن عباس عن الترتیل فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول رکعۃ من آخر الليل .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ یہ حدیث کس کے مذہب کی توثیق ہے؟

۱۰+۱۰=۲۰

(ب) احکامات و تر کے بارے میں صرف احناف کا مذہب دلائل سے ثابت کریں ۱۳؟

تورنل کمیٹی (مل شدہ پرچہ جات) (۳۱۹) درجہ عالیہ برائے طلبہ (سال دوم) 2022ء

سوال نمبر 4۔ عن جابر قال طلقتم خالتي فإرادت أن تخرج في علتها إلى نخل لها فقال لها رجل نس ذلك لك فأتت النبي صلى الله عليه وسلم فقال أخرجي إلى ممتلك وحيدته فحسبي أن تصدقي وتصنعي معروفًا .

(الف) عبارت بر ابراب لاکرتز جنرل کری؟ ۱۰۰=۱۰۰

(ب) عدت و نفقات اور عدت طلاق کے دوران عصرت کا گھر سے باہر جانا درست ہے یا نہیں؟ اچھا
موقفہ وکیل سے ثابت کریں ۱۳۲

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi:

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

چھٹا پرچہ شرح معانی الآثار

سوال نمبر 1 - عس مہلبی من ایسی طالب و عسی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کب إذا قام إلى الصلاة المكتوبة كبر ورفع يديه عند مكبته ويضع مثل ذلك إذا قضى لصلاة ثم إذا أراد أن يركع ويضعه إذا طرأ ورفع من الركوع ولا يرفع يديه في شيء من صلواته وهو لا يحدو إذا قام من السجدة رفع يديه كدلت كبر .
(الف) محدث کا ترجمہ کریں اور تخریج اس طرح کریں کہ مسئلہ کی وضاحت ہو جائے۔

(ب) مذکورہ مسئلہ میں اصناف کا موقف مع الدلائل بیان کریں؟

جواب (الف) ترجمہ حدیث حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ ہے کہ جب آپ فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے اپنے کندھے تک پورا یا سی آپ اس وقت کرتے جب اپنی قرأت مکمل کر لیتے اور رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے۔ جب رکوع کے فارغ ہوتے تو پھر بھی یہی کرتے۔ پھر اپنے ہاتھوں کو بلند نہ فرماتے بغیر نماز کے دوران۔ جب آپ رکعت پڑھتے ہیں جب دوبارہ رکوع کے بعد کھڑے ہوتے، اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے اور اسی طرح تکبیر کہتے۔

مذکورہ مسئلہ کی تشریح

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نقلی بیوں کرتے ہیں کہ اہل علم میں سے ایک قوم ان تمام اہل علم کے ہاتھوں نے رکوع کرتے وقت اس سے پہلے اٹھتے وقت اور پہلے قعدہ کے بعد دوبارہ کھڑے ہوتے وقت رفع یمن کرنے کو تمام نمازوں میں واجب قرار دیا ہے۔ وہ مذکورہ حدیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں۔ امام غلامی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگ حدیث فقہاء کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ ہستی نہیں ہیں کہ اگر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع یمن کرتے دیکھا ہو اور پھر بعد میں قرآن کو چھوڑ دیا ہو۔

(ب) اصناف کا موقف مع الدلائل

نماز میں رفع یمن کے حوالے سے اصناف کا موقف یہ ہے کہ صرف تکبیر تحریر کے وقت رفع یمن کیا جائے گا، کئی مسنون طریقہ ہے اور اس کے علاوہ ہرگز رفع یمن نہیں کیا جائے گا۔ حضرت براہ بن عازب

حضرت ابراہیم کی بیان کردہ روایت

عن ابراهيم قال كان عبدا لله لا يرفع يديه في شيء من الصلوة الا في
الافراح .

عن الصبرة قال قلت لابراهيم حديث والي الله رضى الله عنهما يرفع يديه اذا
فتحت الصلوة والادبار مع والادبار مع من الركوع فقال ان كان والي راء
مرة يفعل ذلك فقد راء عبدا لله عيسى مرة لا يفعل ذلك .

(ب) حضرت ابراہیم کی روایت پر وارد اعتراض کا جواب:

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کو ترک دفعہ میں
سے متصل بیان کیا ہے۔ جب کہ اعتراض یہ ہے کہ ان کی ملاقات حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ
سے ۲۱۰ سال قبل تھی۔ ان کی حدیث غیر متصل اور ناقابل استدلال ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جب کوئی روایت
”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کرتے ہیں تو اس وقت مرسل نقل کرتے ہیں جب وہ ان کے نزدیک
زیادہ قوی ہو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے تو اس کے ساتھ متصل ہو۔ اہل بیت نے ان سے کہا کہ جب
آپ مجھے حدیث بیان کرتے ہیں تو سند بھی بیان کیجئے! انہوں نے جواب دیا: جب میں کہوں کہ حضرت
عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بیان فرمایا، تو میں ایسا ہی وقت کہوں گا جب ان سے اس حدیث حضرت
عبداللہ کے حوالے سے ایک جماعت نے بیان کی ہو۔ جب کہوں گا ان سے حضرت عبداللہ کے حوالے
سے یہ بات نقل کی ہے تو اس سے مراد صرف اس شخص نے مجھے حدیث سنائی ہے۔

سوال نمبر ۳۔ جس میں مجملہ قال سالت ابن عباس عن الوتر فقال سمعت رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم يقول ركعة من آخر الليل .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ یہ حدیث کس کسے حدیث کی مؤید ہے؟

(ب) ہر رکعت وتر کے بارے میں صرف اثنالکاتب کا یہ حدیث دلائل سے ثابت کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: ابو جعفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
وتر سے متعلق دریافت کیا؟ انہوں نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا
وترات کے آخری حصہ میں ایک رکعت ہے۔ میں نے سوائی کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تو انہوں
نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات کے آخری حصہ کی ایک رکعت ہے۔

مذکورہ حدیث کا مذہب

ذکرِ احادیثِ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ کے ذہبِ ناسخاتی ہے۔ یہ
لہازِ وقت، ایک ہی رکعت ہے۔

(ب) رکعات وتر سے متعلق احناف کا موقف مع الدلائل

نہان وتر واجب ہے اور نہ وتر میں رکعت ہیں اور اس میں قعدہ اولیٰ واجب ہے اور قعدہ اولیٰ میں صرہ التہیات چارہ کرکھڑا ہو جائے۔ نہ روئے نہ پڑھے اور نہ سلام پکھڑے جیسے ہمارے مغرب میں کرتے ہیں۔ اگر قعدہ اولیٰ بھول گیا تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدہ وسو کرے۔ وتر کی قیوں رعیتوں میں، علقا قرأت میں ہے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ نما واجب ہے۔

میں نے اس قدر سلی اللہ علیہ وسلم ایک، نہیں، پانچ اور اسی طرح کیا روکعت سے اتر جاتے تھے۔
میں نے اس قدر سلی اللہ علیہ وسلم ایک، نہیں، پانچ اور اسی طرح کیا روکعت سے اتر جاتے تھے۔

ایک غیر معروف روایت میں حضور (ﷺ) کو کشتہ زدہ کر دیا۔

۱۔ ہر شخص کو اپنے حق و واجب کی اطلاع دینی ہے۔
۲۔ ہر شخص کو اپنی ذمہ داریوں کا پورا کرنا چاہیے۔
۳۔ ہر شخص کو اپنی جائیداد کا صحیح استعمال کرنا چاہیے۔

ولائیں

۱۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات عیاں کی ہے کہ ہر عورت کے لیے جی اور ان کے درمیان سلام ہے۔
بھیرا جائے گا۔

2- سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہر کی پہلی رکعت میں تین بار **اللہ اکبر** کہتے تھے۔
 3- ایک روایت میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے لیکر فجر تک جو رکعت کہتا تھا وہی رکعت کہتا تھا۔

سوال نمبر 4 - عن حابر قال طلق عاتلة لي فإرادت ان تخرج في عديها الى رجل لها فقال لها رجل ليس ذلك لك قالت انبي صلى الله عليه وسلم فقال اخرجي الى محلكت وجديه فمسي ان تصدقي وتصنعي معروفًا .

(ملف) مہارت پر احزاب کا رتہ جو تحریر کریں؟

جواب (الف) حدیث بر اعراب من خبر قال طلق عاتكة لي فارادت ان تخرج في

عَذْبَةً لِّىْ مَعَهَا لَهَا رَحْلٌ لِّسِرِّ دَلِكْ لَنْتْ لَقَبْتُ اَلْبُیَّ حَضَلَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَسَلَّمُ فَاَنْ
اُخْرِجْنِیْ بِیْ مَخْبُیْتُ وَحَدِیْنِیْ فَعَسَى اَنْ تَصْدُقْنِیْ وَتُفَرِّقَنِیْ

(اب) عدت وقات اور عدت طلاق کے دوران عورت کا گھر سے باہر جانا درست ہے یا نہیں؟
توقف والاگ سے ثابت کریں؟

ترجمہ عربی: حضرت جابر رضی اللہ عنہ عریض کرتے ہیں کہ میری خالہ کو طلاق ہو گئی، لیکن انہوں نے
عدت کے دوران بارگاہ میں جانا چاہا تو ایک شخص نے انہیں کہا کہ تمہیں اس کا حق حاصل نہیں۔ وہ نبی پاک صلی
اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا تم اپنے بارگاہ میں جاؤ اور وہاں صحت ضروری کرو۔
پھر آپ نے تم کو صحت کروادیا اور ان کو نکلی کے کاموں میں استعمال کرو۔

(اب) دوران عدت گھر سے باہر جانا

پھر آپ کے نزدیک عدت وقات اور عدت طلاق میں عورت (نبی عورت کے دوران) جہاں
جاوے مگر اس کی جگہ سے جس سے انہوں نے مذکورہ حدیث سے استدلال کیا ہے۔

تو حضرات نے کہا کہ قاضی نے کہا کہ میں

عدت وقات کے دوران عورت صحت میں گھر سے دن کے وقت نکل سکتی ہے لیکن
رات سنا اپنے گھر میں ہی بسر کرنا ہوگی۔ بلکہ عدت طلاق کے دوران عورت دن یا رات میں کسی بھی وقت
گھر سے باہر نکل سکتی۔

دلائل:

1- سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ عریض کیا تو نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی کہ تم تین دن تک گھر میں رہو، اس کے بعد جو چاہو کر سکتی ہو۔
یہ تم ایک مخصوص وقت کے لیے تھا بعد میں مسووم ہو گیا اور عورتوں کو ہر وقت نکلنے کی اجازت ہو گئی۔
میں چار ماہ تک دن تک صحت میں رہی۔

2- حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے وہ اپنے گھر کے علاوہ
کہیں اور جاتا ہر جگہ کر سکتی۔

3- حضرت طلحہ بن عبید الرحمن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی عورت کو طلاق نہ دے دی۔ پھر وہ
عراق چلے گئے۔ اس عورت نے ان کا مشیہ، سالم، سلیمان بن یسار وغیرہ سے پوچھا کیا وہ اپنے گھر سے
باہر نکل سکتی ہے؟ تو ان سب نے جواب دیا کہ نہیں، تم اپنے گھر میں رہو۔

☆☆☆

(الف) ترجمہ کریں اور کھانے کے کوئی سے تین آداب و سنت قرطاس کریں؟ ۱۰+۱۰+۱۰=۳۰

مثل البراء رضى الله عنه اكلان و حبه السبي صلى الله عليه وسلم مثل

السيف قال لا بل مثل القمر .

(ب) ترجمہ کریں اور درخ نبوی کو چاند کے مشابہ قرار دینے کی حکمت تحریر کریں؟ ۱۰+۱۰+۱۰=۳۰

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

پہلا پرچہ: صحیح بخاری

سَلَّمَ نَسْرًا عَبْدُ اللَّهِ قَتَاسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْوَدَ الْفُكْرَةِ أَهْدَى مَا يَكُونُ لِي رَمْعَانِ جِئْتُ بِلِقَاءِ حِزْبَيْنِ زَكَانَ بِلِقَاءِ بَيْنِ كُلِّ كَيْفَةٍ
مِنْ رَمْعَانِ قَالَا إِنَّ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْوَدُ بِالْخَبَرِ مِنَ الرِّيحِ
الْمُرْسَلَةِ

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وحی کی تعریف و وحی کی مختلف صورتوں میں سے دو نام تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ الحدیث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ کئی ایسا کرتے تھے،
رمضان المبارک کے مہینے میں آپ زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے۔ جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ کی
خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام مطہر المبارک کے مہینے میں روزانہ رات کے
وقت آپ کے پاس حاضر ہوتے تھے۔ اور آپ کے ساتھ قرآن مجید کا ورد کرتے تھے۔ بھلائی کے حوالے
سے آپ ہر اسے بھی زیادہ سخاوت کا مظاہرہ فرماتے تھے۔

(ب) وحی کی تعریف:

وحی اس کام کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کی طرف مارا فرماتا ہے۔

بالفاظ دیگر وحی کا اصرافی معنی یہ ہے اللہ کے نبیوں میں سے کسی نبی پر جو کلام مارا گیا جاتا ہے وہ

(ب) حدیث مبارکہ کی تشریح

اس حدیث مبارکہ میں چند امور کی طرف راہنمائی کی گئی ہے جو یہ ہیں

(۱) اگر کوئی دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کیا جائے۔

(۲) پینے کے لیے دودھ میں پانی ملا دیا جاسکتا ہے لیکن پچھنے کے لیے پانی ملا دیا جائے۔

(۳) دودھ چٹا مسنون ہے۔

(۴) بغیر کسی شرعی مانع اور غلہ کے ہر پتہ پر چلنا جائز ہے۔

(۵) مجلس میں کسی مشروب نہ کھانے پینے کی چیز کی تقسیم میں دائیں طرف سے ابتداء کی جائے۔

(۶) اگرچہ کھانا یا شراب زیادہ ہو تو اسے شرف ہوگا۔

۳۔ اس عمل انسی رحلا من الارض علی الصلوة فلنما قلم قال هذا لکم وهذا

لہدیٰ لکم۔ فلا جلس فی بیتہ ایہ او بیت امہ فطر مہدی لہ ام لا واللہ فی نفسی

مہدیہ لایاخذ احدکم الا ساء بہ یروہ النیامۃ یحملہ علی رقبہ ان کان یحیر اللہ رخاء

او غرہ لہا حوار او شامع

(الف) حدیث مبارکہ پر اعراب لگانا ضروری ہے؟

(ب) لال و حکام کو ملے لے کر حدیث کے بارے میں بحث کریں؟

جوابات (الف) اعراب

اعراب سوائے حدیث مبارکہ کے ہیں؟

ترجمہ الحدیث:

یا کرم سلی اللہ علیہ وسلم نے قید و بند سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو حدیث وصول کرے پر مامور کیا۔

وہ آیا اور بولا یہ مال آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے حق کے طور پر دیا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

فرمایا وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھے رہے تاکہ بچہ چل کر انہیں تھکا دے یا نہیں۔ اس

دست کی جسم ان کے دست قدرت میں بری جاں ہے جو بھی شخص ان طرف کی کوئی بھی چیز وصول کرے

گا تو قیامت کے دن وہ اسے اپنے کندھوں پر گھائے ہوئے آئے گا۔ اگر وہ اہانت ہوگا تو وہ آوار کال رہا

ہوگا۔ اگر کائے ہوئی تو وہ بھی جی مخصوص آوار کال رہی ہوگی۔ اگر بکری ہوئی تو وہ بھی مستاری ہوگی۔

(ب) عمال و حکام کو ملنے والے حق کا شرعی حکم

حکومت کا منصب دار ہونے سے ملنے والے حق سے زیادہ لینا غلو لوگ اپنی مرضی سے کیوں نہ کریں اور

کھنکھریا ہوا ہے تو وہاں بھی بیت اللہ کا حق ہے۔ دینی بات ہے۔ اسے اپنی تعریف میں لانا جائز نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا رستہ سے منع کیا ہے کہ کھانے پر کمر بیٹھ جائیں تو چٹا ہونے لگتا ہے۔ اس کو نہیں کھاتے تھے اور یہ سب کی ممانعت یا غیر قانونی کام ہونے کے لیے یا عذاب و درشتی کے لیے اگلے کے لیے مصلیٰ میں حرام سے اور بچنے اور غلطی سے بچنے یا اتھارنے کا عمل ہونے کے لیے اسے تو اس کے حق میں درشت نہیں ہے۔

سوال نمبر ۴: عن امی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال ما عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط ان لم یطعموا اکلہ والامترکہ

(امام) ترجمہ کریں اور کھانے کے کوئی سے قسم تو آپ رحمت قرطہ بنا کر ہیں؟

سوال البراء رضی اللہ عنہ اکدن وحہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل

سوال لال لال مثل القمر

(ب) ترجمہ کریں۔ اس میں کوئی کچھ نہ کہے مثلاً یہ قرآن ہے کی حکمت تو یہ ہیں؟

جواب ترجمہ الحمد للہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں کوئی ٹکڑا نہیں دیا۔ آپ کو کوئی چیز پسند ہوتی تھی تو اسے کھا لیتے تھے اور اگر پسند نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے تھے۔

کھانے کے آداب۔

کھانے کے آداب مندرجہ ذیل ہیں

(۱) کھانے پینے والی چیزوں میں عیب نہ نکالا جائے۔

(۲) کھانا سانسے تو اطمینان سے کھایا جائے۔

(۳) کھانے کو دائیں ہاتھ سے کھائیں، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔

(ب) ترجمہ الحمد للہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا، کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ گوار کی مانند تھا؟ فرمایا نہیں بلکہ چاند کی مانند تھا۔

رخِ نبوی کو چاند سے تشبیہ دینے کی حکمت۔

مائل نے اس حدیث مبارکہ میں آپ کے رخ اور کی بات جانا چاہا کہ آپ کو وہ کیا تھا، گوار کی طرح

نہوڑ اور چھوڑا تو باغیچہ ہر طرف کا تو "حضرت برائے خوب و پاک و خوش رو" نہ ہو تو کبھی ہر طرف کا
 ہر طرف کوئی تو "خوار سے زیادہ روشن و چھوڑا تو"۔ چاند سے تشبیہ کر آپ کے چہرہ ہر طرف کی طاقت
 و شہرت کی۔ چاند سے تشبیہ دینے کا ایک مقصد یہ بھی ہے آپ کے چہرہ ہر طرف کو سب سے نہیں چہرے
 سے تشبیہ کی جائے اور نہ یہ سوجھ بوجھ اور سب آپ کے دور سے پیدا اور روشن کیے گئے ہیں۔ سو یہ تمام
 چیزیں غرضاً اور آپ کا تو حاصل ہے۔

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الثابة. لصحيح مسلم

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر ۱: غیابی غسانی وحی اللہ عنہما أن رجلاً كان مع النبي صلى الله عليه وسلم فوصفته بالثقة وهو مخبر، فمات، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغيثره ما به وسفر، وكفى به في نوبته، ولا تمثوه بطيب، ولا تخبروا رآته، فإنه يفتك يوم الدين.

(الف) ۱۰+۱۰+۱۰ = ۳۰ کریمہ اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) اہرام کی حالت میں جو شخص فوت ہو گیا اس کا سر مبارک پرہ کفن میں داخل کیا جائے گا یا نہیں؟ ۱۰ حذف اور حوالہ کا موقف مدلل کریں؟ ۲۰

سوال نمبر ۲: عن انس رضي الله عنه قال: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يلبس بالحج والعمرة جميعاً قال بكر: فحدثت ابنك ابن عمر، فقال: لبي بالحج وحده فظفرت لها فحدثته يقول ابن عمر: فقال انس: ما تعلمون إلا ما سمعنا، سمعت رسول الله يقول لبك عمره وحجاً.

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں، نیز حج قرآن میں شیخ اور حج افراد کی حریمات لکھیں؟ ۱۰+۱۰+۱۰ = ۳۰

(ب) حج قرآن اور کرنے کا طریقہ تفصیل سے لکھیں؟ ۱۰

سوال نمبر ۳: عن أبي عثمان، قال لما ادعى دناؤاً لوليت أبا بكر، فظن أن ما حدثه النبي صلى الله عليه وسلم من أني ضعيف سخط من أبي وقاسم يقول سمع أبا عثمان من رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول في الدعوى أبا في الإسلام غير أبيه، تعلم أنه غير أبيه قال لينة عليه السلام فقال أبو بكر وأنا سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم.

(الف) حدیث مذکور کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟ ۱۰+۱۰+۱۰ = ۳۰

(ب) جان بچ کر اپنے باپ کے نسب سے انکار کرنا کفر ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو جنت کے حرام ہونے کا معنی کیا ہوگا؟ ۱۰

[illegible]

الحمد لله

انہوں نے کرپشن کو ختم کرنے کے لیے ایک نیا قانون منظور کیا ہے۔ اس قانون کے تحت کسی بھی عہدے کے لیے کسی شخص کو مقرر کیا جائے گا جس کی طرف سے کسی بھی طرح کی کرپشن ہوئی ہو۔

آپہاں صریح فرم فرمے کہ ان کے دل میں کوئی اصل اور حقیقی ایمان نہیں ہے بلکہ وہ صرف
(صرف دھرم کے نام پر) اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ دنیاوی فائدے کے لیے مسلمان
ہوتے ہیں۔ ان کے دل میں کوئی حقیقی ایمان نہیں ہے۔

[illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پچھلے سال آرمی مولو میں ہے کہ حکومت عید الفطر کے چنے حضرت واقف مانت
 آرام میں اوقات پڑھنے سے کہیں اور اس کا سرور میرا احتیاج ہے۔ لہذا یہ کہہ کر وہ سڑک پر
 لیکن خوش ہو گئی گئے۔

خواجگانہ

ہم شکر ہے، پند محمدی افلاک کے ہر کی راہ میں رہا ہے اور اس کی فتح و نصرت
 و تائید کی کہانی جانتے گی۔ آپ فرماتے ہیں کہ جو لوگ اپنے تئیں و خود کو عالم
 سے بڑے پرکھتے ہیں اور ان کا حال چاہتے ہیں کہ ان کے لئے نصرت ہے۔ کچھ عرصہ پہلے
 یہ خبر آئی تھی کہ آپ کی اس حال میں ذکر و یاد ہے۔

حائف کی طرف سے جواب

اسی حدیث کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث عامۃً ہے نہ کے خطاب ہے۔ یہ عمر اس شخص کی خصوصیت کی طرف اشارہ کرتی ہے نہ عمر کا اطلاق ہے۔ اسی لیے دوسرے فقہاء نے اس حدیث میں اس کا حکم نہیں لگایا۔

ویرایش دوم: بهار ۱۳۹۳

فَإِنِّي حَتَّى فَلَا ظَلْمَ لَكَ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ
 بَرِّكَ أَحَدٌ إِلَّامَا سَاقِطًا وَمَا يُعْطَى
 لَمْ يَكُنْ يَدُكَ تَزِيدُكَ إِلَّا مَتْنًا كَمَا يَشْكُرُ الْإِنْسَانُ

☞ $A \vdash B \vdash C \vdash D \vdash E \vdash F \vdash G \vdash H \vdash I \vdash J \vdash K \vdash L \vdash M \vdash N \vdash O \vdash P \vdash Q \vdash R \vdash S \vdash T \vdash U \vdash V \vdash W \vdash X \vdash Y \vdash Z$

ن کیست پارت ۲۰۲۲

وَأَخِي عَمْرُو بْنُ أَبِي رَافٍ
وَأَخِي عَمْرُو بْنُ أَبِي رَافٍ
وَأَخِي عَمْرُو بْنُ أَبِي رَافٍ

کونسا احادیث ہے؟

نہیں لگا رہے ہیں۔

حالاتِ حرام میں بھی رجم کی حد طیبہ مکرمہ
 طیبہ مکرمہ ہے لہذا یہ ہے کہ پالی سرحدی
 سے خوشیہ جاگا اور جاس کے سر کو اُڑھتے

فمن ثم اُعتدّ جلاءً لها فليس؟

نورانی گائیڈ (جلد پہلے) (۱۲) درجہ عالمیہ (سال دوم) ۲۰۲۳ء

سوال نمبر ۳: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ كُنْ فِيهِ وَخَيْرُهُنَّ حِلَاوَةُ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَسْكُوفَةَ لَا يَحِبَّهُ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَتَوَدَّى فِي الْخُبْرِ بَعْدَ أَنْ أَقْدَمَهُ اللَّهُ يَمَنَهُ، كُنَّا بِكَرَّةٍ أَنْ يَحْتَفِلَ فِي النَّارِ.

(الف) اعراب کا کرپیس اردو میں ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) احرام کی حالت میں جو شخص فوت ہو جائے اس کا سر اور چہرہ کس طرح کاٹا جائے گا یا نہیں؟ ۱۲ احکام اور شواہح کا مزاحمتی مدول لکھیں؟

☆ ☆ ☆ ☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) پرانے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

دوسرا پرچہ صحیح مسلم

سوال نمبر ۳: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ زَيْدًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَوْهُ مَالًا وَهُوَ مُخْرَمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْيُطُوهُ بِخِطَاءٍ وَبِغَيْرِهِ، وَتَجَرَّؤُا عَلَى فَرْجِهِ وَلَا تَنْشُؤْا يَحْيَبُ، وَلَا تُخَيِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يَتَقَتُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَلَبَةً.

(الف) اعراب کا کرپیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) احرام کی حالت میں جو شخص فوت ہو گیا اس کا سر اور چہرہ کس طرح کاٹا جائے گا یا نہیں؟ ۱۲ احکام اور شواہح کا مزاحمتی مدول لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں

ترجمہ الحدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حالت احرام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ وہ اپنی ہوتی سے گر کر اٹھ کر گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے پانی اور صرکی کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے وہ کپڑے مل جائیں جو اس کے پاس ہوں۔ اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کے سر کو حلقہ دو۔ کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیس کہتے ہوئے بڑھ رہا ہوگا۔

(ب) محرم مردے کا سر اور چہرہ کاٹنے میں اختلاف

احرام کی حالت میں جو شخص فوت ہو جائے اس کا سر اور چہرہ کس طرح کاٹا جائے گا یا نہیں؟ اس میں

نورانی گائیڈ (جل شدہ ویرجین) (۱۳) (جلد ۱) (۲۰۲۲)

احناف و شوافع کا مذہب مع لفظ الکی مرثیٰ اہل ہے

احناف کا مذہب:

احناف کے نزدیک محرم کی وفات کے بعد اس کا سر اور چہرہ و کفن سے نہ حیا پا جائے گا۔ ان کا طریقہ یہ ہے کہ محرم کی وفات کے بعد اس کا سر و کفن نہیں رہتا۔ ان کی قمیض انھیں عام اموات کی طرح کی جاتی ہے۔

آپ اس حدیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادے تھے کہ میں (صدق جاری) وہ علم جس سے نفع حاصل ہو اور ایک انسان کو اس کے لیے ممانعتی رہے اس کے سوا کچھ میں مانع نہیں سمجھتا۔

آپ نے فرمایا کہ اس کے اجزاء میں سے ایک نفل ہے تو مرنے کے ساتھ اجزاء بھی باقی رہتا ہے۔ ان کی قومیت کی طرف سے طواف کیا جاتا اور اس کے باقی مرثیہ بھی پورے کیے جاتے۔

مصنف عبد الرزاق میں عطا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے پیرے ڈھانچے اور اس کو بیور سے مشابہت نہ ہو۔

آپ کے موقف کی تائید میں مولانا میں نے حضرت محمد بن عمر کے بیٹے حضرت واہد جلیلی حرام میں وفات پا گئے تو انہوں نے اسے کفن دیا۔ ان کا جنازہ اٹھایا گیا۔ اگرچہ محرم نہ ہوتے تو صہبہ خورشید بھی مانتے۔

شوافع کا مذہب:

امام شافعی کے نزدیک محرم کی وفات کے بعد بھی اس کا اجزاء باقی رہتا ہے اور اس کی حیا باقی عام اموات کی طرح نہیں کی جائے گی۔ آپ فرماتے ہیں جب محرم فوت ہو جائے تو اس کو خورشید کا جنازہ ملے ہوئے کپڑے پہنا اور اس کا سر ڈھانچا جائے گا۔ ان کے موقوفین کے نزدیک محرم کا سر ڈھانچا حرام ہے اور چہرہ ڈھانچا حرام نہیں۔ آپ کی دلیل سوانی میں مذکور حدیث ہے۔

احناف کی طرف سے جواب:

اس حدیث کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث عام قاعدہ کے خلاف ہے۔ یہ علم اس شخص کی خصوصیت کی بناء پر تھا کہ حدیث میں عموم کا لفظ نہیں ہے۔ اس لیے دوسرے فوت ہونے والے عمر میں پر اس کا حکم لاگو نہ ہوگا۔

لارڈی گائیڈ (اسلامی شریعت) (۱۳) (مجموعہ دس جلدیں) ۲۰۲۰ء

سوال نمبر ۴: عمر ایسی دینی ہے عہدہ لال حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم ہلی
بالجوع والعمرۃ جميعا لان بكر لعنف بذلك اس عمر، فقل، لیس بالجوع وحده فلهیت
عسا فحلتہ فلول اس عمر، فقل اس ما نعدوما الا صیانا، سمع رسول اللہ فلول
لیک عمرۃ و صیانا

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں، نیز حج قرآن، حج تمتع اور حج افراد کی تعریفات لکھیں؟
(ب) حج قرآن و عمرہ کا طریقہ تفصیل سے لکھیں؟

جوابات: (الف) ترجمہ الحدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حج و عمرہ کا ایک ساتھ
کئے ہوئے دیکھا۔ (مگر کہتے ہیں) میں نے اس کا ذکر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کیا وہ بولے
کیا اس وقت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف حج کا قصد کیا تھا، پھر میں حضرت انس سے دوبارہ پوچھا تو انہیں حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بیان کے بارے میں بتایا تو وہ کہنے لگے تم ہمیں پوچھتے ہو، میں نے خود نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے میں حج سے ادھار کے لیے حاضر ہوں۔

اصطلاحات کی تعریفات

حج قرآن:

قرآن کا لغوی معنی ہے دو چیزیں کو مل کرنا۔ اصطلاح میں حج قرآن سے مراد یہ ہے کہ میقات سے
حج و عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا جائے۔

حج تمتع:

حج تمتع اس حج کو کہا جاتا ہے جس میں میقات سے تا شہر حج میں عمرہ کی نیت سے احرام باندھا جائے اور
مناک عمرہ مکمل کرنے کے بعد احرام کھول دیا جائے۔ پھر وہ حج کے دل شروع ہوں تو دوبارہ حج کا
احرام باندھا جائے اور حج ادا کیا جائے۔

حج افراد:

حج افراد یہ ہے کہ محرم صرف اکیلے حج کا احرام باندھا جائے اور جب تک کہ وہ اپنے تو طواف قدم اور حج کی
سکی کر لے، نہ تو سر منڈائے اور بال چھونے کو دے اور نہ ہی احرام کھولے بلکہ عید کے دن عمرہ عقبہ کو ادا
کرنے کی عکاسی احرام میں دے گا۔

(ب) حج قرآن ادا کرنے کا طریقہ:

حق قرآن کا طریقہ کار یہ ہے کہ تحریرِ میریت سے حج و عمرہ دونوں کے لیے ایک ساتھ احرام باندھے اور
نہار کے بعد کہے۔ "اب اللہ میں حج و عمرہ کا ارادہ رکھتا ہوں، پس تو انہیں میرے لیے آسمانِ فریاد اور
انہیں میری طرف سے قبول فرمائے۔ پھر جب ملک میں داخل ہو تو طوافِ عمرہ کرنے کے ساتھ آمار
کرے۔ پس بیت اللہ کا سات چکروں میں طواف کرے پہلے غنیمت چکروں میں دہلی کرے اور باقی چار میں
عام طریقے سے چلے۔ اس کے بعد معاودہ کی سعی کرے۔ پھر عمرہ کے افعال ہیں۔ اس کے بعد پھر طواف
تہ دوم اور سعی کرے۔ اب جب رمی کرے تو ایک بکری، یا گائے اور یا اونٹ ذبح کرے یا اونٹ اور گائے کا
ساتھ میں حصے لے۔

سأله نيسابور عن أبي عثمان، قال: لما أذهب ربهذا ليثت أبا بكر، فثقت له ما هب
عليه من غير أن يسبقني أحد من بني رفايع يقول: سمع أبا بكر من رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول: من أذهبني الإسلام غير أبيه، تعلم أنه غير أبيه، قالوا: عليه
حرام فقال أبو بكر: وأما سيف بن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

(الف) حدیث مذکورنا فلسفہ نہیں ہے بلکہ تاریخ ہے۔ تاریخ کی وضاحت کریں؟

(ب) جان بوجھ کر اپنے باپ کے سب کے سب کو مار کر ہلاک کر دے یا نہیں؟ اگر نہیں تو جنت کے حرام ہونے کا حلیٰ کیا ہوگا؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

ابو حسان چاہتا کرتے ہیں جب زیادہ نے اپنے نسب (سے ہٹ کر اور اس کے نسب) کا دعویٰ کیا تو میں حضرت ابو بکر و رضی اللہ عنہ سے ملا اور اس سے کہا یہ آپ نے کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں اپنی راجح کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ (وہ فرماتے ہیں) کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے سنا ہے جو مسلمان جان بوجھ کر (اپنے نفسی تعلق کو) اپنے والد کی بجائے کسی دوسری طرف سے منسوب کرے یا اس پر جنت حرام ہوگی۔ حضرت ابو بکر و میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے سنا ہے۔

خط کشیدہ کی وضاحت

ریڈار کی اطلاع ذرا عجلت جہالت میں حادثہ میں کھائی، پہلی قسمی اور وہ حضرت ابو بکرؓ سے احیائی بھائی
تھے۔ حادثہ میں کھائی اور سر۔ سر کو ابو بکرؓ کی پیدائش ہوئی۔ بعد ازاں رٹ نے مسجد کی شاہی ایک
آزاد قلم سے کردی۔

اہل بیت نے بھی جب کہ وہ جانے لگے ہو گئے تھے نے مسجد سے رہا نہ جا سکتے تھے ان کا تعلق سب کا تعلق کیا تھا۔ ان کی سبائیت سے یہ باوجود ہوتے۔ اس طرح ابو بکر و عمر و عثمان شریک بھائی ہوئے۔ مسجد نے یہاں کو بوسوں کی طرف منسوب کیا کہ یہ اس کا بیٹا ہے۔ حضرت علی کی شہادت کے بعد حضرت زیاد نے حضرت معاویہ سے صلح کر لی اور ایک شخص کو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا تا کہ وہ ابو بکر کے بارے میں بتائیں۔ حضرت معاویہ بھی زیاد کو اپنے نسب کے ساتھ لاحق کرنے کی طرف مائل تھے۔ چنانچہ انہوں نے گو و طلب کیے جو اس واقعہ میں واقف ہوں۔ چنانچہ عمرو کے چند بیٹے و انہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ زیاد کا سب ابو بکر سے ملتا ہے۔ لیکن اس کے اس شریک بھائی حضرت ابو بکر اس الحاق کو پسند نہیں کرتے تھے۔

(ج) نسب سے انکار کرنے والے کا حکم:

یہ شخص جو اپنے باپ یا نسب سے انکار کرے وہ کافر نہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص جانے ہوئے کو اپنے باپ سے قطع کرے تو اس نے کفر کیا مگر اس کا مطلب ہے کہ اگر وہ حلال سمجھ کر ایسا کرے تو پھر اس پر مست حرام ہے یا مگر اس کا مطلب ہے کہ اس نے رحمت کا انکار اور احسان فراموشی کی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قطع کر لیا ہے۔ اس کفر سے مراد وہ کفر نہیں جو ملت اسلام سے نکال دے۔

جنت کے حرام ہونے کا وہی مطلب ہے کہ وہ کفر سے قطع کر لے۔

سورۃ نمر: ۳: عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ كُنْ فِيهِ وَخَلَّيْهِمْ حَلَاوَةُ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ حَتَمٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ لَهُمْ وَانْ يُحِبُّ الْفَسَادَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنْ يَتُوبَ إِلَى اللَّهِ الْكُفْرَ بَعْدَ أَنْ آمَنَ بِاللَّهِ، كَيْ تَكُونَ أَنْ يَتَذَكَّرَ فِي النَّارِ.

(الف) اعراب کا کہیں اور اس میں ترجمہ کریں؟

(ب) ایمان کا لغوی اور شرعی معنی بیان کریں نیز بتائیں کہ طاعت ایمان سے کیا مراد ہے؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوائے صدر میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: الحمد للہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

نورانی گائیڈ (اصل شہداء پر مبنی) (۱۷) درجہ نصاب عربی (ماہنامہ ۲۰۱۳ء)

میں شخص میں یہ غیر خوبیاں موجود ہوں گی اور میں کی وجہ سے ایمان کی عطاوت (منہاس) کو پالنے کا ایک جو اضافہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جہ سے زیادہ محبوب رکھے اور اس ہر گئی سے محبت اللہ کے لیے کرے اور جو واجب اللہ کے کفر سے بات دی تو وہ کفر کی طرف لوٹے کو اسی طرف تاپہند کرے چپ میں تکرار لے جائے کو چہند کرتا ہے۔

(ب) ایمان کا لغوی معنی

ایمان کا لغوی معنی ہے "تصدیق کرنا" یعنی بات کو دل سے مان لینا۔

ایمان کا شرعی معنی

ایمان کا شرعی معنی یہ ہے کہ تمام عقائد اسلامیہ کا دل سے مان لینا اور زبان سے اقرار کرنا یعنی اللہ کی وحدانیت، اس کی رسالت کی کوئی شک نہ رکھنا، اس کی کتاب مقدسہ پر بغیرہ کو دل سے مان لینا۔

عطاوت ایمان کا مطلب

عطاوت ایمان کا مطلب یہ ہے کہ ایمان کو عطاوت کرے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کی خاطر مشقت برداشت کرے یعنی اللہ کے اسل میں جو شخص میں نہ کہ وہ بالائیں خوبیاں موجود ہوں گی تو ہی شخص ایمان کا سزا چکھ سکتا ہے۔ وہی ایمان ہی ایمان کو عطا کر سکتا ہے۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات ۲۰۲۳ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الثالثة للجامع الترمذی

نوٹ کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر ۱: سَلِّتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِيَّةٍ لِي زَمَعَانٌ وَلَا غَيْرَهُ عَلَى أَحَدِي عَشْرَةَ رُكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا لَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْبِهِمْ وَطَوْلِهِمْ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا لَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْبِهِمْ وَطَوْلِهِمْ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ أَنْ يُؤَيِّزَ قُلَانٌ يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِنَّ غَيْبُ لَدَمَاءٍ وَلَا يَأْمُ قُلْنِي

(الف) اعراب کا کرزہ کریں ۴=۱۰+۱۰

(ب) ہونے کی کتنی دہائیاں ہیں؟ احادیث میں اس کا معنی بیان فرماتے ہیں مع واصل تحریر کریں ۱۳

سوال نمبر ۲: عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ الْجَنَّةِ حَمْرًا وَمِنْ الشَّهْرِ حَمْرًا وَمِنْ الْمَدِينَةِ حَمْرًا وَمِنْ الرَّبِيبِ حَمْرًا وَمِنْ الْعَمَلِ حَمْرًا

(الف) ترجمہ تحریر کریں اور شرکاء لغوی و شرعی معنی لکھیں ۴=۱۰+۱۰

(ب) حدیث شریف میں مذکور ہر کی اقسام کیا حکم ہے؟ احادیث فقہاء مع واصل تحریر کریں ۱۳

سوال نمبر ۳: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّيِّبِ الْبَائِسِ وَلَا بِالْفَجِيرِ وَلَا بِالْأَبْيَحِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْأَدِيمِ وَلَا بِالْخَفِيدِ وَلَا بِالْمُعْطِ وَلَا بِالْمُنْطِ

(الف) اعراب کا کرزہ کریں ۴=۱۰+۱۰

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طبع مبارک جامع الترمذی کی شکل ترمذی کی روشنی میں تحریر کریں ۱۳

سوال نمبر ۴: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ الْجَنَّةِ حَمْرًا وَمِنْ الشَّهْرِ حَمْرًا وَمِنْ الْمَدِينَةِ حَمْرًا وَمِنْ الرَّبِيبِ حَمْرًا وَمِنْ الْعَمَلِ حَمْرًا

صحیح غریب ۔

(الف) مؤلف : محمد بن عبد الله

(ب) مال عاموں کا بیڑا پاک ہے و بیڑہ پاک ہے میں قسم۔ مال عاموں کا بیڑہ پاک ہے۔
کریں؟

14 14 14 14

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

الورقة الثالثة: لجامع الترمذی

سؤال ثلث غلظة رضى الله عنها ثبت كان صلوة رسول الله صلى الله عليه
 وسلم فقال ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبره في رمضان إلا غلظة على
 إحدى ركعتي أهلي أو ثلث من حسنهم وطولهم ثم يصلي أربعاً لا تسأل
 عن حسنهم وطولهم ثم يصلي ثلاثاً غلظة رضى الله عنها قلت يا رسول الله صلى
 الله عليه وسلم أتدري قال يا غلظة رضى الله عنها أن غلظة تسام ولا تبار
 قلت

(الف) عربیہ تاریخ نگاری

(ب) بہتر کی تھی۔ ختمیں ہیں؟ احاطہ بحث کی روشنی میں اس کا جواب صرف غیر مقلدین معادہ کی طرف ہو گا۔

جواب: (الف) تشکیل عبارت:

اعراب اور بڑے اے کے آیت۔

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوائے کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی چیز کو آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور فیبر و صصاں میں کیا روزہ رکھتوں سے یہ کسی شخص نے نہ رکھا۔ پہلے چار رکعت پڑھتے تھے ان کے حسن اور طوالت کے بارے میں جو مجموعہ چار رکعت نماز ہوا فرماتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ روزہ پڑھنے سے پہلے ہی سو جاتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

(ب) وتر کی رکعات میں احناف اور غیر مقلدین کا اختلاف،

ہرز کی کتنی رگتیں ہیں؟ ام میں امان اور فیہ مقلدیں کا اقلان ہے۔

احسان کے نزدیک نین رکھتیس ہیں اور اس کی دلیل پورہ والی حدیث ہے، جو سوال میں مذکور ہوئی۔ اس کے علاوہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ حدیث ہے جس میں وہ بیان کرتے

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بڑا عمار چڑھنے سے منع فرمایا۔ یہی ایک رکعت نماز چڑھنے سے ای طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رکعت وتر کو چڑھائی نہیں سمجھتا۔
فیہ مقتدی کے نزدیک وتر کی ایک رکعت ہے۔ اس کی دلیل امام ابوحنیفین حضرت ام سلمہ کی حدیث ہے۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل إحدى عشرة ركعة
 فلما كبر وضع يده

یہ طعن بھیجیں مگر سیدنا مہدیؑ اسے مرے بغیر ہی مٹا دے گا۔ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کو سواری کے بارے میں یہ توہم پوچھا کہ "رات کی گھڑیاں دوپہر کے گھنٹیں ہیں اور جب تم سے کوئی صبح کا ہے تو جبہ امت پڑھے تو میں ہی سمندر ہو چکا ہوں گے۔" (ابوہاشم قال علیہ السلام)

(الف) آیت میں کیا برکتیں ہیں؟ (۲۰)

(ب) حدیث شریف میں مذکور ہے کہ اگر کوئی شخص روزہ رکھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اور صدقہ دیتا ہے اور اللہ سے دعا کرتا ہے کہ اسے جہنم سے بچا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے بچا دے گا۔ (صحیح مسلم)

جواب (الف) حدیث کا ترجمہ

حضرت بشیر بن سمون روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گندم سے شراب بنائی جاتی ہے جو اسے شراب بنائی جاتی ہے، کھجور سے شراب بنائی جاتی ہے، انگور سے شراب بنائی جاتی ہے۔

غمر کا لغوی معنی۔

مردانہوی عقل ہے اور صاحبِ انیس ماسٹر کے ذریعہ اللہ میں خراجِ شکر کے اس پتے خیر انجیل میں جو

شرقی معنی

اسطلاح شریعت میں ہر شے وہاں منکر کو لہر کہتے ہیں چاہے انکو سے نفی چاہئے یا تحشش یا مجبور وغیرہ۔

(ب) خمر کی اقسام کا علم

قرآن مجید میں جو ہیں۔

(۱) خمر:

یسی انگور کا کچا شیرہ جس میں جوش آئے اور اس پر مہر لگا آئے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ بالائے حق حرام ہے اس کو طہال جانے والا کافر سے اور یہ نجاس علیہ ہے۔ اس کا غسل و کثیر تقد و حرام ہے۔ اس کے پینے والے پر جہ گناہی جائے گی خواہ نشہ ہو یا نہ ہو۔

(۲) طلاء:

انگور کا شیرہ جب پاؤں پر لگ جائے اور تھپائی سے کم ہو جائے اور اس میں نشہ پیدا نہ جائے تو اسے طلاء کہتے ہیں۔

(۳) مسکر:

دھوڑیں پانی میں سکوائی جائیں اور گل جائیں اور پانی مٹھا ہو جائے پھر اس میں جوش آئے۔ یہ مسکر کہتے ہیں۔

(۴) تھقی الزبیر:

یہی مسکر یا مسکر پانی میں مخلوط کر کے پانی میں جوش پیدا ہو اور نشہ نہ ہو جائے۔

تینوں کا حکم:

تینوں میں سے کسی بھی دین کی طرح بالائے حق حرام ہیں۔ ایک روایت میں آفری تینوں نہ ست حید ہیں۔

سہل نمہ ۳ غس تس تس مائک و صلی اللہ علیہ فانی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسن بالظنون الذی ولا بالتقصیر ولا بالالتفات ولا بالاحسان ولا بالاحسان

(الف) اگر آپ کا کرتبہ کریں؟

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طہار مبارک جامع الترمذی کی ہائل ترمذی کی روشنی میں تحریر کریں؟

جواب (الف) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت زیادہ در رفتہ تھے اور نہ ہی چھوٹے قدم کے تھے نہ ہی بہت زیادہ (چرنے کی طرح) سلید تھے اور نہ ہی بالکل گندی رنگ کے تھے اور نہ ہی گھٹکھڑالے بالوں والے تھے اور نہ بالکل سیدھے بالوں والے۔

نورانی کا نیا اصل شدہ پوچھنا (۲۳) درجہ عالیہ کے امتحان سال دوم 2022ء

”اذنوں کا دودھ اور پیشاب کا“ یہ حدیث مس کج غریب ہے۔

حدیث کی وضاحت:

فقیر عرب کے کچھ لوگ بد آنے اور طہر گوشت اسلام ہونے۔ ہینکی آب دہوا انہیں موافق نبائی ہو۔
”جہنی“ چاری سے انہیں پکڑ لیا۔ نبی علیہ السلام نے انہیں زکوٰۃ کے لونوں میں بھیجا اور اذنوں کا دودھ اور
پیشاب پینے کا حکم دیا۔ یہ چیزیں پی کر تندرست ہو گئے۔ مگر ان کی نیت بگڑ گئی تو انہیں۔۔۔ پے دہوں کو قتل
کر کے موت پر آکر لے گئے۔ ایک چرہ ہے نے آکر بد خبر دی: ”پس علی اللہ علیہ وسلم۔ ایک دست بھیج
جو ہونوں سمیت انہیں گرفتار کر کے لے آئے اور انہیں چھدی کی سزا دی۔

”جہنی“ پھاری میں اذنوں کا دودھ پیا جاتا ہے جبکہ پیشاب سوکھا جاتا ہے یا ٹپس کیا جاتا ہے۔ بخاری
حدیث کی روایت میں صرف دودھ پینے کا ذکر ہے، پیشاب کا نہیں۔ یہاں جو حدیث ہے ان کا مطلب یہ
ہے کہ اگر کوئی انسان یا ابو الہنا“ یعنی اذنوں کا دودھ یا اور پیشاب سوکھو۔ پھر دوسرے فعل کو حذف
کر کے اس سے سوال کی جائے اس کے ساتھ جوڑ دیا تو اسے مواض الہنا و ابو الہنا ہو گیا۔

(ب) حلال جانوروں کے پیشاب کا حکم:

امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک حلال جانوروں کا پیشاب پاک اور
پلید ہے۔ امام محمد کے نزدیک حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے۔ امام مالک کے نزدیک بھی جن
جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ملن کا پیشاب پاک ہے۔ ان جانوروں کے جونا پاکی کھاتے ہیں۔

امام مالک اور امام محمد کی دلیل سہل میں مذکور حدیث سہار ہے جس میں اہل عرب کو اذنوں کا پیشاب پینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر حلال جانوروں کا پیشاب پلید ہوتا تو
جس میں اہل عرب کو اذنوں کا پیشاب پینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر حلال جانوروں کا پیشاب پلید ہوتا تو

نبی کریم علیہ السلام پینے کا حکم صادر نہ فرماتے۔ یہی توقف اور دلیل مناجیہ کی ہے۔
امام مالک کی دلیل حضرت فاروقی رضی اللہ عنہ کی یہاں کردہ حدیث ہے کہ کپڑے و پانی و دھو سے دھو
جائے گا۔ انہوں نے اس پانچ میں ایک پیشاب کو ٹھہر کیا (خواہ حلال جانور کا ہو یا حرام کا)۔

ایک حدیث پاک میں نبی علیہ السلام نے فرمایا پیشاب سے بچو بے شک عام طور پر خدا اب قبر اسی سے
اٹھتا ہے۔

قرآن کریم میں ہے ”وہم علیہم العذاب“ اور وہ نبی ان پر گندے چیزوں کو قرار دیتے ہیں۔ یہ بات معلوم ہے کہ طہارت علیہ پیشاب کو کھنا کھیتی ہے۔

☆☆☆☆

نورانی گائیڈ (جلد دوم) ۱۰۰ (۱۵) مرتبہ: ۲۰۲۳ء

(ج) ذرا کا مطلب بیان کریں؟ ۳

سوال نمبر ۴ عن ابي مالك وحسب الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله احبكم من ثلث حلال ان لا يدعو عليكم سيكم فتهلكوا جميعا وان لا يظهر اهل الباطل على اهل الحق وان لا تحتضروا على حلاله

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) اہل حق اور اہل باطل سے کون مراد ہیں؟ ۱۰

(ج) ۱۰۰۰ مراد اور مراد اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی لکھیں؟ ۱۳

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

چوتھا پرچہ سنن ابی داؤد

سأَلْنَا عَنْ نَبِيِّ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اخْتَبُوا السَّبْعَ الْمُرِيقَاتِ: قَبْلِ بَارِسُوتٍ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَاثِرٌ قَالَ: الْيَتِيمُ وَالْبَغِيُّ وَالسَّخِرُ وَالْقَتْلُ النَّفْسِ الْفُتَى خَيْرٌ لِلَّهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَكَأَكْلُ الْهَرَمِ وَأَكْلُ تَلَالِ الْيَتِيمِ وَالْقَوْلُ فِي يَوْمِ الرَّغَبِ وَلَذَلِكَ الْمَخْصَابُ الْغَيْبَاتِ الْمُؤَمَّنَاتِ .

(۱) اسے اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(۲) اسے شریف کی تحریر سے تصحیح کریں؟

(۳) اسے سنن ابی داؤد کی تحریر سے تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب

اعراب حوالہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں

ترجمہ الحدیث:

حضرت ۱۰؎ برہہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک کر دینے والے اعمال سے بچ، عرض کی گئی یا رسول اللہ! وہ کون سے (اعمال) ہیں؟ فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، جس کے قلب کو اللہ نے حرام کیا ہے اس کو باطنی قتل کرنا، سو کرنا، کسی کو کھانا، جنگ کے دن پہنچے بغیر کر بھاگ جانا اور پا کھانے کا غرض عورتوں پر (رہا کار) کرنا ۱۱؎۔

(ب) حدیث کی تشریح و توضیح:

اس حدیث مبارکہ میں سات ایسے اعمال بتائے گئے جن کو کرنے سے انسان جہنمی دوزخ ہادی کے درجے پر آکر آگاہ ہوتا ہے۔ ان میں سب سے پہلا شرک ہے۔ کسی اللہ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا، کیونکہ شرک کی اللہ تعالیٰ بھی بخشش نہ کرے گا۔ دوسری چیز یہ ہے جادو کرنا، کسی ایسی جادو کو قتل کرنا جس کے قتل کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہو۔ پھر اس صورت کے جب ایسا کرنے کا کوئی شرعی حوالہ موجود ہو، تیسری چیز یہ ہے سو کرنا یا جادو کرنا، کسی بھی اللہ تعالیٰ میں اس سے قطعاً حاصل کیا جائے۔ جیم کے عمل میں باطنی تصرف کیا جائے، لہذا کفار کے ساتھ جنگ میں مداخلت اختیار کرنا، اس سے اسلام کی عزت و حرمت متاثر ہو کر بے گناہوں یا کھانے عورتوں پر رہا کار کا بہتان لگایا جائے۔ یہ سارے کبیرہ گناہ ہیں، تاہم

نورانی گائیڈ (جلد اول) (پہلا حصہ) (۲۷) (دوسرا طبع ۱۴۲۲ھ) (سال ۱۴۲۲ھ)

ان میں سب سے بڑا اثر ہے کہ یہ کہی معاف نہیں ہوگا۔ شرک، بیہوشی، جہنم میں رہے گا۔ اس کے
برعکس دوسرے یہ کہیں ہوں کہ نہ چاہے گا تو معاف فرما دے گا، بصورت دیگر اس کے معنی کو سراہے
گی۔ اس کے بعد اسے صحت میں بھی لایا جائے گا، اگر وہ مومن ہوگا۔

(ج) وصیت کا اقویٰ معنی

وصیت کا اقویٰ معنی ہے کسی کا چاہنا کہ اس کے بعد اسے اپنے مال یا شخصیت کا مالک بنائے کہ وصیت کہ جائے

شرعی معنی

کسی پر ایمان لاتے ہوئے مرنے کے بعد اسے اپنے مال یا شخصیت کا مالک بنائے کہ وصیت کہ جائے

وَمَنْ مَلَكَ مِنْكُمْ مِمَّنْ بَايَعَهُ يَوْمَ الْحَنْدِ اَنْ يُّبَدِلَ دِيْنَهُ فَاُولَٰئِكَ يَفْعَلُ بِالْغَيْبِ وَمَنْ مَلَكَ مِنْكُمْ مِمَّنْ بَايَعَهُ يَوْمَ الْحَنْدِ اَنْ يُّبَدِلَ دِيْنَهُ فَاُولَٰئِكَ يَفْعَلُ بِالْغَيْبِ
وَمَنْ مَلَكَ مِنْكُمْ مِمَّنْ بَايَعَهُ يَوْمَ الْحَنْدِ اَنْ يُّبَدِلَ دِيْنَهُ فَاُولَٰئِكَ يَفْعَلُ بِالْغَيْبِ وَمَنْ مَلَكَ مِنْكُمْ مِمَّنْ بَايَعَهُ يَوْمَ الْحَنْدِ اَنْ يُّبَدِلَ دِيْنَهُ فَاُولَٰئِكَ يَفْعَلُ بِالْغَيْبِ
وَمَنْ مَلَكَ مِنْكُمْ مِمَّنْ بَايَعَهُ يَوْمَ الْحَنْدِ اَنْ يُّبَدِلَ دِيْنَهُ فَاُولَٰئِكَ يَفْعَلُ بِالْغَيْبِ وَمَنْ مَلَكَ مِنْكُمْ مِمَّنْ بَايَعَهُ يَوْمَ الْحَنْدِ اَنْ يُّبَدِلَ دِيْنَهُ فَاُولَٰئِكَ يَفْعَلُ بِالْغَيْبِ

(الف) حدیث شریفہ کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) حدیث شریفہ کی تفسیر پر رقم کریں؟

(ج) آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم الطہر کے برکات پر جامع کوئے کریں؟

جوابات (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد وفات پا گئے اور ان کے بڑے ایک
یہودی کا ہمیں حق قرض تھا، حضرت جابر نے مہلت مانگی اور اس نے دیکھا کہ وہ پاپا۔ حضرت جابر نے
حقوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفارش کر دیں، انہی نے کہا کہ آپ
نے یہودی سے بات کی کہ وہ ان کے بارے کا چل دسویں کرے اس چیز کے عوض جو ان کے والد کے نام
تھی تو اس نے اس سے انکار کیا۔ انہی نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس بارے میں بات کی کہ وہ
حضرت جابر سے کہہ دے کہ اس نے یہ بات مکی نہ مانی۔

(ب) تفسیر و توضیح:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں۔ انہیں اپنے والد گرامی کی وفات کی جب خبر
ملی تو ان پر ہمیں حق قرض جو ایک یہودی کے دینے تھے۔ حق ایک پکا نہ ہے جس سے اجناس معلوم

توریل گائیڈ (جلد ۱) صفحہ ۱ (۱۸) درجہ دہم عربی و اسلامیات سال دوم ۱۴۴۲ھ

کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ کا ہوتا تھا۔ پس تو یہودی نے قرض کی مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ جب دیکھا کہ اس نے مہلت نہیں دی تو نبی علیہ السلام دہان میں داخل ہوئے اور اس میں چلتے رہے۔ پھر حضرت جابر سے مروی دہان کا چل توڑ کر اس کا موضع ادا کر دے جب نبی علیہ السلام ایسی تکلیف لائے تو انہوں نے یہودی کا تئیں دس قرض ادا کر دیا۔ اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ قرض ادا کرنا ضروری ہے۔ جس کا دینا ہوا اسے معاف کرنے، مہلت دینے کا اختیار ہے، اور اس پر کسی قسم کا جبر نہیں کیا جائے گا۔

(ج) آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کی برکات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اطہر برکات کا سرچشمہ ہے۔

(۱) چہرہ مبارک

آپ کو ہر طرف آپ کی صداقت کا گواہ تھا، جو آپ کے چہرے مبارک کی طرف دیکھا وہ آپ کا بن جاتا۔

(ii) زبان مبارک:

اللہ نے آپ کی زبان مبارک میں بھی برکت کی تھی اور آپ کی زبان مبارک سے جب بھی کچھ نکلا حق کے سوا نہ ہوتا بلکہ حق ہی نکلتا۔

(iii) دل مبارک

آپ کے دل کی خصوصیت و برکت تھی کہ آپ کی آنکھ سو جاتی مگر دل بیدار رہتا۔

(iv) لعاب مبارک

آپ کے لعاب کی برکت سے بیمار شفا پاتا۔ اگر کسی زخم پر لگا دیا تو وہ ٹھیک ہو جاتا۔

(v) پسینہ مبارک:

آپ کا پسینہ مبارک بھی برکت والا تھا۔ یعنی خوشبو سے بھرا ہوا تھا اور لوگ اسے بطور خوشبو استعمال کرتے تھے۔

(vi) آپ کے ہاتھ مبارک:

آپ کے ہاتھوں میں اللہ نے اس قدر برکت رکھی کہ آپ کا ہاتھ مجھے ہی ایسی بکری بھی دلا دیتا ہے

فونی گائیڈ (میرٹھہ پمپ) (194) ۱۹۷۷-۱۹۷۸-۱۹۷۹

مکمل جاتی جس سے رہنے 'مقی' کی نکل رہی۔

(vii) انگلیاں مبارک:

آپ کی انگلیوں میں بھی اللہ نے بڑی برکت رکھی تھی کہ آپ کی انگلیوں سے پانی کے فاشے پھوٹتے۔

(viii) یا کوں مبارک:

ہم نے آپ کے پاس میں بھی بڑی برکتیں رکھی ہیں۔ ایک صدمہ آپ حل ہو رہے تھے وہ آج ہو گیا۔
آپ نے میں پر پاس لگا کر سے روکا تو وہ نک گیا۔

(ii) **حضر الطاهر**

پسندیدہ حرام کر پا گیا۔ عرفہ کے چاروں طرف کے بعد بھی محفوظ رہے۔

سَوَاءٌ لِّمَن يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ شَرٌّ أَوْ بَرٌّ إِلَى اللَّهِ إِنَّ الْخِطَابَ لَشَتَّى ۚ

(اللہ) حدیث شریف پر اعراب لگا کر زیر کریں؟

(ب) حدیث شریف کا استخراج و فصیح تحریر کریں؟

(ج) ذرا کم سے زیادہ کریں

جوابات. (الف) احزاب.

اعراب ۳ الیہ مصر میں لکادی کے تیرے۔

زمعة الحديث:

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں: دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے مدعی سے ثبوت طلب کیا، اس کے پاس کوئی ثبوت نہ تھا۔ پھر آپ نے مدعی علیہ سے قسم لی۔ اس نے اللہ کے نام کی قسم اٹھائی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے جو تم نے کیا تمہارے انکار کے ساتھ لا الہ الا اللہ چنے جانے کی وجہ سے تمہاری مظلومت کو ردی ہو گئی ہے۔

(ب) تشریح و تفسیر

۱۔ حدیث مبارکہ میں مذکور ہے کہ جو شخص کسی مسئلہ میں نبی کے پاس سوال کرے وہ اس سے جواب دے گا تو نبی کا جواب دینا یہ ہے کہ وہ اس کو سمجھ سکے۔ یعنی وہ تم کو سمجھ کر کہے کہ یہ اگر تم کو سمجھ نہ پڑے تو دوبارہ پوچھو۔ دونوں کا شہادت ہے۔

یہ سب نبی کے ساتھ ہے۔ ہمارے کام و قصا کی بہت حد تک بہتری اور آسانی اسی حدیث پر عمل کرنے سے ممکن ہو سکتی ہے۔

(ج) تذکرہ منشیہ

۱۔ بیانِ شریف میں ہے کہ حدیث حضور ہے جو جس واجب سے ہوا اور وہ خود بند ہے پر واجب نہ ہو۔

۲۔ اہل حق اور اہل باطل میں مابین رضی اللہ عنہ مال مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ احقر کہ میں اللہ عزوجل ان لا یدعو علیکم بیکم فہلکوا حمیحا وان لا یطہر اہل الباطل علی اہل الباطل ولا یطہروا علی حلالہ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں۔

(ب) اہل حق اور اہل باطل سے کون مراد ہیں؟

(ج) امام ابوہریرہ و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی حالت مذکور کی تفسیر کریں۔

جوابات (الف) ترجمہ اللہ عیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص کسی چیز کو دے کر دیا ہے ایک یہ کہ تمہارا نبی تمہارے لیے دعائے ضرورت کرتا ہے کہ اللہ اس کے نتیجے میں تم کو جنت کا دار ہو جائے۔ اہل باطل، اہل حق پر عمل خود پر غالب نہ آئیں گے۔ تم لوگ کفر و باطل پر متعلق نہیں ہو گے۔

(ب) اہل حق:

اہل حق کا مصداق وہ لوگ ہیں جو صحابہ کرام اور تابعین کے مسلک پر ہوں اور اس پر عمل کریں جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام ہیں۔

اہل باطل:

جو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے مانتے سے الگ ہو کر چلیں وہ اہل باطل ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور

لورائی گائیڈ (حصہ دوم چونت) (۳) درجہ عالیہ مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

صحابہ کرام کی اتباع نہ کریں؟

(ج) امام ابو داؤد اور حمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی۔

آپ کا نام سلیمان بن احمد اور کنیت "ابو داؤد" ہے۔ آپ کا ام مشہور بھائی ہے۔ آپ ۲۸۲ھ میں بھتان میں پیدا ہوئے۔ مشہور محدث حافظ ابن حجر مستطانی نے اپنی تصنیف "تہذیب التہذیب" میں آپ کے اساتذہ کی طویل فہرست دی ہے جن میں "صحابہ ستہ" کے دیگر متوفیین کے اساتذہ بھی ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں امام ابو عبد الرحمن احمد بن حنبل، شعیب زبئی اور امام ابو یوسف محمد بن یوسف قرطبی کے نام قابل ذکر ہیں۔ آپ نے بہت سی کتب لکھیں جن میں سب سے زیادہ مشہور سنن ابی داؤد ہے۔ ۱۶ اشوال ۳۸۰ھ کو پھر برس کی عمر میں آپ اپنے خالق تعالیٰ سے جا ملے۔ **بِأَخِي وَنَاسِيهِ وَبِحُفُوزِ**

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الخامسة. من النسائي وابن ماجة

لوٹ پر صحت سے مراد تمل کریں۔

الجز الاول من النسائي

السؤال الاول عن منبلي بن منبج قال آتاني القوم إذ قالت امرأة أتي قد وهبت للغير
 ما رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ في رآبك فقام رجل رآه فذهب
 فذهب رآه من خديج فذهب فذهب فذهب فذهب فذهب فذهب فذهب فذهب فذهب
 صلى الله عليه وسلم تنطق من سورة القدر في شيء قال نعم فقرأت بعد من سورة
 القدر.

(الف) جواب کا ترجمہ کریں؟
 (ب) شرعی حق میری کم از کم مقدار کیا ہے؟ اس سوال میں ہر کا ذکر ضروری ہے؟ وضاحت کریں؟
 السؤال الثاني عن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
 رضي الله عنها في عمل ولزومة ورسالة حبوها
 (الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حجر میں کیا ماساں تھیں؟
 (ب) حجر کا شرعی حکم تصدیق فرم کریں؟

السؤال الثالث عن علي رضي الله عنه لبي رسول الله بن تعلق المرأة واسها
 (الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں کیا بدو اٹھا، لکھیں بتاؤ ہر پرے کے ہال اور چٹان کا شرعی حکم کیا ہے؟

عن عائشة رضي الله عنها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عشرة

من الفطرة

(ب) "عشرة من الفطرة" کی تفصیل بیان کریں؟

الجز الثاني من ابن ماجة

السؤال الرابع عن أبي رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أن من
 الناس من يفتح للخير مغاليق الشر وأن من الناس من يفتح للشر مغاليق للخير فطوبى لمن

جعل الله مفاتيح البحر على يديه وويل لمن جعل الله مفاتيح الشر على يديه
(الف) ترجمہ کریں اور غائبہ اور غائبی کی وضاحت کریں؟

۱۵=۵+۱۰

(ب) تخریج کی اشیات حدیث ۱۱ میں بیان کریں؟

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكُنْ لَكُمْ بَخِيلٌ خَيْرُ الْغَنَةِ لَكُمْ وَإِنْ كَانَ
عَنْ مَالِكِكُمْ وَأَزْلَمْتُمْ لَنْ تَزِدُوا حَالَكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْفِكَاهِ اللَّحْمُ وَالْخُزْدُ وَمَنْ أَنْ لَقَا
غُلُوْكُمْ فَخَسِرْتُمْ أَغْنَاهُمْ وَيُخْزِيكُمْ فَأَقْبُوا وَمَا فَالَهُ لَالٍ بِكَرْ لَ

(الف) ۱۱ باب کا ترجمہ کریں؟ ۱۵=۵+۱۰

(ب) ہر کلمہ کی اشیات پر جامع نوٹ لکھیں؟ ۱۰

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكُنْ لَكُمْ بَخِيلٌ خَيْرُ الْغَنَةِ لَكُمْ وَإِنْ كَانَ
عَنْ مَالِكِكُمْ وَأَزْلَمْتُمْ لَنْ تَزِدُوا حَالَكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْفِكَاهِ اللَّحْمُ وَالْخُزْدُ وَمَنْ أَنْ لَقَا
غُلُوْكُمْ فَخَسِرْتُمْ أَغْنَاهُمْ وَيُخْزِيكُمْ فَأَقْبُوا وَمَا فَالَهُ لَالٍ بِكَرْ لَ

(الف) ترجمہ کریں نیز غائبہ کو ان سے ۱۵=۵+۱۰

(ب) ہر کلمہ کی اشیات پر جامع نوٹ لکھیں؟ ۱۰

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۱ء

پانچواں پرچہ: سنن نسائی و ابن ماجہ

الجزء الاول سنن النسائي

السؤال الاول عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ وَقَدْ تَقَبَّلْتُ
لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَيْتُ رَجُلًا قَامَ رَجُلٌ رَجُلًا فَقَالَ فَقَالَ
فَمَا طَلَبُكَ وَكَوْنُ عَالِمًا مِنْ عِبَادِي فَقَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا حَيْثُ مِنْ عِبَادِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ سُورَةِ الْقُرْآنِ خَيْرٌ لَكَ لَمْ تَقْرَأْهُ بِمَا مَقَامُ مِنْ سُورَةِ الْقُرْآنِ
(الف) عربی کا ترجمہ کریں؟

(ب) شریعت کی ہر کلمہ کا تہہ دار کیا ہے؟ نیز کیا حدیث کا ترجمہ کریں؟ وضاحت کریں؟

جوابات: (الف) اعراب

اعراب دہرے لکھ دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: الحمد للہ:

حضرت سہل بن سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں ایک قوم میں تھا کہ ایک عورت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں اپنا آپ کو پہن کرتی ہوں، آپ نے اسے اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور فکر جمالی۔ نبی اکرم کے اصحاب میں سے ایک شخص کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کیا آپ میرے ساتھ اس کی شادی کر دیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور جائزہ لو۔ اگر چہ لوہے کی انگوٹھی پہن رہی ہو گئے ہیں ان کو کوئی چیز نہ ملی اور نہ ہی لوہے کی انگوٹھی (واسطے حق میرے) تو رسول اللہ نے فرمایا کہ اس عورت نے آج کی کچھ سوچیں یاد ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا تمہیں جو قرآن آتا ہے۔ اس کے معنی کیا ہیں؟

(ب) شرعی حکم کی کم از کم مقدار:

مہر کی کم از کم مقدار وہی حکم ہے اگر کوئی اس سے کم مقرر کرے تو وہ صحیح نہ ہوگا۔ احناف کا موقف یہی ہے۔ امام مالک کے نزدیک چوتھائی من، امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک جو مکی چھ من ہونے کی صلاحیت رکھے اس کا حق مہر ایک من ہے۔

عقد نکاح میں مہر کا ذکر کرنا یا نہ کرنا:

نکاح کے وقت مہر کا ذکر کرنا نکاح صحیح ہونے کے لیے شرط نہیں ہے۔ اگر مہر ذکر نہ بھی کیا جائے تو نکاح صحیح ہوگا اور شوہر پر ہر شے واجب ہوگا۔

السؤال الثاني: عن علي رضي الله عنه قال جهر رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة رضي الله عنها في غميل ولقمة ووسادة حشوها الأعر.

(الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں سیدہ فاطمہ ہر ارضی اللہ عنہا کے جہیز میں کون سا سامان تھا؟

(ب) جہیز کا شرعی حکم تفصیلاً تحریر کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ کو ایک غمیل، ایک مشکیزہ اور ایک کعبہ جس میں لاغر بھری ہوئی تھی دیا۔

سیدہ فاطمہ الزہراء کے جبین میں شامل سامان

آپ کے مجوز میں ایک درود امت کے مطابق چار چیزیں شامل تھیں: نمیں (بجی) طبع و نگاہ و ہمارے
(ب) جبین کا شرعی حکم:

والدین میرے خرد گراہ کے اور بطریق سرور و فائز کے بی بی مشیت کے مطابق طبع و نگاہ کی توفیق
دیتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اور بڑی اس کی مالک ہوگی۔

اگر جبین کے نام پر بڑے دلوں کی طرف سے مطالبہ کرنے پر یہ حادثہ قیام و قیامت سے محض رحم چوری
نہ رہے کہ لیے بڑے دلوں کو سامان اپنا پڑے اور مذکورہ سامان دینے میں بی بی سے والدین کا سامان ہی
نہ ہو تو یہی صورت میں بڑے دلوں کے لیے ایسا جبین لینا چاہیے کہ اس میں بی بی کے سامان ہی
جبین ہی اس کی مالک ہوگی اور اس کی اجازت کے بغیر جبین کا سامان کے دلوں کے لیے استعمال نہ ہو
گا۔ اس کی طرف سے اس کا مطالبہ کرنا اور دینے کے لیے یہاں تا حد حد استیصال۔

عن عائشہ رضی اللہ عنہا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے عرض فرمایا:

(الف) ترجمہ کریں: عائشہ! کیا اس روئے تراشے، چلیں بنا مالہ و چہرے کے اس روئے کا شرعی حکم کیا ہے؟

عن عائشہ رضی اللہ عنہا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے عرض فرمایا:

(ب) "عنترۃ من الفطرۃ" کی تفسیر کیا ہے؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں کرتے ہیں یا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے عرض فرمایا ہے کہ
عورت اپنے سر کو منڈوانے۔

ابرو تراشنے کا شرعی حکم

عورت کے لیے ابرو کے اطراف سے بال اکھاڑ کر یا ایک دھاری بنا کر چاہیے۔ اس پر صورت
لعلت وارد ہوگی ہے اگر اس کا مقصد زیب و زینت ہو۔ البتہ اگر بال چھپے ہوئے ہوں، تو اس کو درست
کر کے عام حالت کے مطابق معقول کرنے کی گنجائش ہے۔

چلیں بنانے کا شرعی حکم:

چلیں اسانی بالوں کی بنی ہوئی ہوں تو ان کو لگانا جائز نہیں۔ اگر چلیں مصنوعی یا کسی جانور وغیرہ سے
بالوں سے بنی ہوں تو شوہر کی خاطر یا زیب و زینت کے لیے اس کا استعمال جائز ہے بشرطیکہ چھوکا یا چھین
مقصد نہ ہو۔ لہذا صورت سوال میں شوہر کی خاطر تزئین و آرائش کے لیے مصنوعی چلیں لگانے کی گنجائش ہے۔

چہرے کے بال بونچنا

انہی صورت سے ہر سال بال گنے میں یعنی روزی اور سوختہ وغیرہ تو ان کو صاف کر سکتی ہے۔ مقصد چہرے کی ہڈی کو صاف کرنا ہے تو جاتا ہے۔

(ب) اشنا نبوی صلی اللہ علیہ وسلم "عشرہ من الفطرۃ" کی تفصیل

عشرہ من سن اللہ علیہ وسلم سے دن چہرے کو "فطرۃ" سے نکالنا اور یہ ہیں (۱) سوچیں کم کرنا (۲) بائیں زبانا (۳) بونوں کو، (۴) روزی کو بڑھانا (۵) سواک کرنا (۶) ناک میں پانی انا (۷) برسات بائیں کا، (۸) ریشہ سل بائیں کو سونڈا (۹) پیشاب کے بعد پانی سے استنجہ کرنا۔ (۱۰) ہاتھوں سے دھو کر پانی میں دھو کر پانی میں دھو کر پانی کے مطابق دھو کر لے کر آئے۔

الجز الفلانی - ابن ماجہ

السواک من السن رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الناس معاصی لعلہم ملشروا من الناس معاصی للشر معاصی للتحیر لفظی لسن جعل اللہ معاصی العبر علیہم وبل لسن جعل اللہ معاصی الشر علی یدہ۔
(الف) ترجمہ کریں اور معاصی اور معاصی کی وضاحت کریں؟
(ب) فقہ کی فضیلت حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟

جوابات (الف) ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادے لوگوں میں سے کچھ لوگ بھلائی کے لیے چاہتی ہوتے ہیں اور برائی کے لیے تالہ ہوتے ہیں۔ لوگوں میں سے کچھ لوگ برائی کے لیے چاہتی ہوتے ہیں اور بھلائی کے لیے تالہ ہوتے ہیں تو اس شخص کے لیے مبارک ہے جس کے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ صلائی کی چابیاں رکھ دیتا ہے۔ اس شخص کے لیے برہادی ہے جس کے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ برائی کی چابیاں رکھ دیتا ہے۔

لفظی معنی: مفاتیح

یہ مفاتیح کی جمع ہے لفظی معنی ہے "کئی چابیاں"۔

مفاتیح:

یہ اسفل کی جمع ہے۔ لفظی معنی ہے بندہ بندہ۔

خود راوی کا بیان (اصل شدہ پرہیزات) (۲۸) دہریہ لبرائے حالات (سال دوم ۱۴۲۸ھ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے بھروسے کے ساتھ ہوا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اپنے ہونٹوں کو میری وجہ سے حرکت دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنے ہی فرشتے (مسلمانوں کے راستے میں بھرتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کو احوال دیتے ہیں تاکہ ان سے طمیس اور حق کا ذکر نہیں۔ چنانچہ جب وہاں کو پالیتے ہیں جو کراچی میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ انہیں میں ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں کہ اپنے مطلوب کی طرف جلدی آ جاؤ اور اس کے بعد وہ فرشتے ان لوگوں کو اپنے پروں سے آسمان دنیا تک گھیر لیتے ہیں۔

السؤال السادس: قلتم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ لعنہ لعنہ والی علیہ ثم قال یا ایہا الذین انکم ظہروہن هذه الاية یا ایہا الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من قبل اذا انزل من السماء سعیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس الا راوا العنکر فلا یضررونہ او سئلوا عنہم لعلہ یظہرہ۔

(الف) تزییر کریں اور کشیدہ بیان میں بیٹھی ہے؟

(ب) ہر ایک کو ختم کرنے کے درجہ ہاتھ دے کر ان میں بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھروسے کے ساتھ ہوا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اپنے ہونٹوں کو میری وجہ سے حرکت دیتا ہے۔

آیت جس کا تم عداوت کرتے ہو: یا ایہا الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من قبل اذا انزل من السماء سعیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس الا راوا العنکر فلا یضررونہ او سئلوا عنہم لعلہ یظہرہ۔

تقریب ہے کہ انہیں سب کا بچے خدا کی لپٹ میں لے لے۔

خط کشیدہ و صیغہ:

ظہروہن میں ذکر حاضر فعل مضارع صرف جہلی مجزہ ہوز الامازاب فتح یفتح

(ب) ہر ایک کو ختم کرنے کے درجہ ہاتھ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میرے کئی شخص کو الیٰی دیکھتے ہو تو اسے ہاتھ سے دو کتے کا کوشش کرے تاکہ اس کی استطاعت نہ ہو تو اسے ان سے دو کتا مار کر اس کی ہڈی استقامت نہ ہو تو اسے دل میں ہانپنے اور چاٹنے کا ذکر نہ کرنا چاہیے۔

☆☆☆☆

صرفی تحقیق

مذبح میزین خسی الجورع ہے۔
مذائق میزین خسی الجورع۔

(ب) فقیر کی فضیلت حدیث کی روشنی میں:

حضرت مہدی بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیر شیطان کے لیے ایک ہزار عبادت گز اموں سے زیادہ نفع دیتا ہے۔

سؤال طمس عن نبي التوراة وحيى الله عنه لال الا انبئكم بخير اغنيكم
فازحافا عن ملككم وازفقها في ذرعكم وخير لكم من اقطاع الذهب والورق ومن
لأن اغلوكم قسطروا انصافهم وتضربوا اغنيكم لائوا وما ذاك لال بخر الله.

(ا) عربی (ع) کو ترجمہ کریں؟

(ب) ذکر اللہ کی فضیلت پر جامع نوٹ لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب

اعراب سوالیہ حصہ میں لکھ دیے گئے ہیں۔

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بہتر عمل کی خبر نہ دوں جو (اللہ تعالیٰ کو) سب سے زیادہ راضی کرنے والا ہو تمہارے درجوں میں سب سے زیادہ اضافہ کرنے والا ہو تمہارے حق میں سب سے زیادہ کثرت کرنے سے زیادہ بہتر ہو اور دشمن کا سامنا کرنے سے زیادہ بہتر ہو جب تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! وہ کون سا (عمل) ہے فرمایا اللہ کا ذکر کرنا۔

(ب) ذکر الہی کی فضیلت پر نوٹ:

ذکر الہی کرنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ ذکر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ذکر باہتلب (۲) ذکر باہلن۔ یعنی ذکر ال سے بھی ہوتا ہے اور زبان سے بھی لیکن سب سے افضل ذکر وہ ہے جو دل سے ہو زبان سے نہ ہو۔

اللہ کا ذکر کرنے سے دل کو سکون و اطمینان ملتا ہے اس کی وجہ سے دنیا کی لذتوں کی خواہش باورسا اللہ کی لذت و طلب دل سے نکل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں اشتراق و استحباب اور اس کی طرف توجہ نصیب ہوتی ہے۔ لیکن کما نزل ہوا قرآنی آیت سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ترجمہ "آگاہ ہو اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے"۔ (۱۷۷: ۱۷۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں سب وہ مجھے اور کر کے چارواں اپنے ہونوں کو میری امان سے عزت دیتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنے ہی فرشتے (سماںوں کے راستے میں پھرتے ہیں اور ترترنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں تاکہ ان سے میں اور ان کا رکنیں۔ چنانچہ جب وہ ان کو پکارتے ہیں جو کرہی میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ آئیں میں ایک دوسرے کو پکار رہے ہیں کہ بچے مطہر کی طرف جلدی آجاؤ اور اس کے بعد وہ فرشتے میں لوگوں کو اپنے پروں سے آسیر دیا تک غیر لپکتے ہیں۔

السؤال السادس: لَمَّا ابوبكر رضي الله عنه فحصد فقه واهل عليه لم قال يا ايها الناس انكم تقراءون هذه الآية يا ايها الذين امنوا عليكم انفسكم لا يضركم من حل اذا انفسكم وانما يحضر رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الناس اذا رآوا المعكر فلاحا يهرولون فلو كان فيكم منكم يوم الله بظلمه

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ گویا سنو ہے؟
(ب) برائی کو ختم کرنے کے درجات و حالت کی اصل میں بیان کریں؟

جوابات (الف) ترجمہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انہوں نے اللہ کی قسم کہ میں نے پھر فرمایا اے لوگو! تم یہ آیت جس کی تم تلاوت کرتے ہو پڑھاؤ، اے ایمان والو! تم پر انفسکم (خود) سے بڑھ کر کسی اور سے غفلت نہ کرو۔ انفسکم (خود) سے بڑھ کر کسی اور سے غفلت نہ کرو۔ انفسکم (خود) سے بڑھ کر کسی اور سے غفلت نہ کرو۔ انفسکم (خود) سے بڑھ کر کسی اور سے غفلت نہ کرو۔

خط کشیدہ صیغہ

ظہر و ن صبح و شام کر حاضر صلے مقدار معروفہ مولیٰ مجرہ ہوز الاما از باب فتح یفتح

(ب) برائی کو ختم کرنے کے درجات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکے اور کوشش کرے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اسے زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اسے دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا کردار میں درج ہے۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/ ۱۴۴۴ھ

الورقة السادسة شرح معاني الآثار

نوٹ نمبر ۱۰ تا ۱۱ ص ۱۰۰

السؤال الأول عن الخراء بن علوب وصي له عبد الله بن كرز الی صلی اللہ علیہ وسلم اذا

كبر لا فتاح الصخرة رفع يديه حتى يكون بها ماء قريب من شحمتي انبه ثم لا يعود .

(الف) حدیث صحیح کا ترجمہ کر کے کہہ دیجئے کہ یہ حدیث کون سے صحاح میں ہے؟

(ب) حدیث صحیح کے علاوہ روایات میں کون سے حدیثوں میں آئی ہے؟

(ج) اس حدیث میں کون کون سے امور پر غور کریں؟

السؤال الثاني عن أبي عبد الله قال رايت ليل الفداء والعدالة من عبد و معاني جلي

يدخلون المسكن والى في صلاة الفداء فتحو الى بعض السور فيوتر كل

واحد منهم بركة ثم يدخلون مع الناس في الصلاة

(الف) احزاب کا ذکر ہو کر ہے؟

(ب) تعداد رکعات وتر کے بارے میں کون کون سے امور پر غور کریں؟

(ج) صلوات اللہ کے حکم میں کون کون سے اختلاف تحریر کریں؟

السؤال الثالث عن سعد بن حبر ان رجلا سأل عن عاصم ان رجلا خلق لعمر بن الخطاب

للاث لعمر بن علي وسبعة وتسعون في ربيعة ثم اتى جدها بئ ان هروا

(الف) حدیث صحیحہ کون کون سے احادیث میں ہے؟

(ب) آئمہ اربعہ کے ایک، کئی میں طلاق کا حکم تحریر کریں؟

(ج) کیا دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میں، کئی میں طلاق ایک شمار ہوتی تھی؟

السؤال الرابع (الف) حدیث صحیحہ کون کون سے احادیث میں ہے؟

(ب) شرح معانی الآثار کی وجہ تصنیف تحریر کریں؟

(ج) "معانی الآثار" اور "شرح معانی الآثار" کا ملخص بیان کریں؟

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) ہر اسے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

چھٹا پرچہ: شرح معنی الآثار

سوال نمبر ۱: عس القراء من عازب رضى الله عنه قال كان الهى صلى الله عليه وسلم اذا

كبر لا فتاح الصلوة لا رفع يديه حتى يكون اماما قريبا من شحمتي اذنيه ثم لا يعود .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کرنے کے بعد یہ بتائیں کہ حدیث مذکور کس مذہب کی مؤید ہے؟

(ب) تکبیر تحریر کے علاوہ رفع یدین کرنے کے بارے میں آئس اختلاف تحریر کریں؟

(ج) رفع یدین کے بارے میں نظر ثانی پر اہم کریں؟

جوابات: (الف) حدیث شریف کا ترجمہ:

عس القراء من عازب رضى الله عنه قال كان الهى صلى الله عليه وسلم اذا كبر لا فتاح الصلوة لا رفع يديه حتى يكون اماما قريبا من شحمتي اذنيه ثم لا يعود .

تکبیر کرتے وقت رفع یدین کرتے تھے یہاں تک کہ آپ اپنے دونوں انگلیوں کو کانوں کی لو کے قریب لے آتے

تھے۔ پھر آپ دوبارہ عازب نہیں کرتے تھے۔

حدیث مذکورہ کا مذہب:

یہ حدیث احناف کے مذہب کی تائید کرتی ہے۔ ان کے نزدیک صرف تکبیر تحریر کہتے وقت ہاتھ

اٹھائے جاتے ہیں اور اس کے علاوہ نہیں۔

(ب) تکبیر تحریر کے سوا رفع یدین میں اختلاف آئس

تکبیر تحریر کے سوا رفع یدین سے حلقہ اختلاف عدم دلیل ہے۔

امام محمد و امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف:

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی اپنی نماز میں ہر اونچے بچے پر اللہ اکبر

کہے، جب مجدد کرے اور دوسرے بعدے کے لیے بیٹھے تو تکبیر کہے۔ پس نماز میں رفع یدین کا مسئلہ تو یہ

ہے کہ نماز کی نماز کے شروع میں صرف ایک ہاتھ کانوں کے برابر ہاتھ کو اٹھاتا ہے۔ اس کے بعد نماز میں کسی

مقام پر بھی رفع یدین نہیں کرے گا۔ یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف ہے اور اس بارے میں

کثیر آثار ہیں۔

اس بات پر ان کا اتفاق ہے کہ پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین ہے اور بعدوں کے دوران تکبیر کے ساتھ

رفع یدین نہیں ہے اور انہوں نے جھگڑے کے لیے اور کوئی پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرنے میں اختلاف

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023/2022ء

الورقة السادسة: شرح معاني الآثار

نوٹ: تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

السؤال الأول: عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا
كبر لا يفتح الصلاة ورفع يديه حتى يكون أيها ماء ليرى من شخصي أذنيه لم لا يحد .

(الف) حدیث دلیف کا ترجمہ کرنے کے بعد یہ بتائیں کہ حدیث مذکور کس مذہب کی ہے؟

(ب) غیر تحریری کے علاوہ دلیف پرین کرنے کے بارے میں آپ کا اختلاف تحریر کریں؟

(ج) ان میں سے ہر ایک میں نظر ثانی سپرد فرم کریں؟

السؤال الثاني: عن ابن عباس رضي الله عنهما قال رأيت أبا العزاء وفضالة بن عبيد ومعاذ بن جبل

يدخلون المسجد والناس في صلاة الفلانة فيصرون إلى بعض السواري فيؤثرون كل

واحد منهم بركة لم يدخلوا مع الناس في الصلاة

(الف) احزاب کا ترجمہ کریں؟

(ب) تعداد کلمات ذکر کے بارے میں نظر ثانی سپرد کریں؟

(ج) صلوٰۃ الہز کے حکم میں آپ کا اختلاف کا اختلاف تحریر کریں؟

السؤال الثالث: عن محمد بن جبير ان رجلا قال ابن عباس ان رجلا من اهل امره مائة فقال

ثلاث تحرمها عليه ومبعة وتسعون في رقبته انه انعطافات الله عز وجل

(الف) حدیث مذکور کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) آئندہ جس کے نزدیک کسی تین ملائقوں کا حکم تحریر کریں؟

(ج) کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما کسی تین ملائقوں کا حکم تحریر کریں؟

السؤال الرابع: (الف) امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات پر جامع نوٹ لکھیں؟

(ب) شرح معانی الاہم کی درجہ تصنیف تحریر کریں؟

(ج) "سائل لا یدر" اور "شرح معانی الاہم" کا مفہوم بیان کریں؟

☆☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

چھٹا پرچہ: شرح معنی الآثار

سوال نمبر ۱: عس النبلاء بن عازب رضی اللہ عنہ قتل کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ

کبر لا فلاح الصلوۃ رطلع بیدہ حتی یکنون ابہا ماء فربما من ضحمتی ادبہ لم لا یعود۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کرنے کے بعد یہ بتائیں کہ حدیث مذکور کس مذہب کی مؤید ہے؟

(ب) بکبیر تحریر کے علاوہ دفع ین کرنے کے بارے میں آئمہ کا اختلاف تحریر کریں؟

(ج) دفع ین کے بارے میں نظر ثانی پر و قلم کریں؟

جوابت: (الف) حدیث شریف کا ترجمہ:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں جب

بکبیر کہتے تو درجہ میں آتے تھے یہاں تک کہ آپ اپنے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کی لو کے قریب لے آتے

تھے۔ پھر آپ دوبارہ ایسا نہیں کرتے تھے۔

حدیث مذکورہ کا مذہب:

یہ حدیث احناف کے مذہب کی تائید کرتی ہے۔ اس کے نزدیک صرف بکبیر تحریر کہتے وقت ہاتھ

اٹھائے جائیں گے اور اس کے علاوہ نہیں۔

(ب) بکبیر تحریر کے سوا دفع ین میں اختلاف آئمہ:

بکبیر تحریر کے سوا دفع ین سے متعلق اختلاف آئمہ درج ذیل ہے:

امام محمد و امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف:

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی اپنا نماز میں ہر اونچے گچ پر اللہ اکبر

کہے، جب بھوکے اور دوسرے بھوکے کے لیے جھکے تو بکبیر کہے۔ پس نماز میں دفع ین کا مسئلہ تو یہ

ہے کہ نمازی نماز کے شروع میں صرف ایک بار کانوں کے برابر ہاتھ کو اٹھاتا ہے، اس کے بعد نماز میں کسی

مقام پر بھی دفع ین نہیں کرے گا۔ یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف ہے اور اس بارے میں

کثیر آئمہ ہیں۔

اس بات پر ان کا اتفاق ہے کہ پہلی بکبیر کے ساتھ دفع ین ہے اور بعدوں کے درمیان بکبیر کے ساتھ

دفع ین نہیں ہے اور انہوں نے جھکنے کے لیے اور دو گالی بکبیر کے وقت دفع ین کرنے میں اختلاف

کیا ہے۔ میں ایک قوم نے کہا ان دنوں کا حکم فقہانِ اہلِ عجم۔ عجمی طرح ہے جس طرح وہاں رفع ہے۔ یہ سن کر ان دنوں مقامات پر بھی رفع یہ سن ہو گا۔ فقہِ اسلامی جماعت سے آج کے دنوں مجاہدوں کا حکم کدوں کے درمیان والی عجم کے حکم کی طرح ہے جس طرح دو مجاہدوں کے وقت رفع یہ سن نہیں ہے اچھے ہی رکوع کے وقت بھی رفع یہ سن نہیں کیا جائے گا۔ یہی قولِ امامِ اعظمؒ، حنفی ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ جنوں کا ہے کہ رفع یہ سن صرف نماز کے شروع میں کیا جائے گا مگر رکوع اور مجاہدوں کے وقت نہیں۔

دلیل:

حضرت امامِ اعظمؒ ابو حنیفہ اور حضرت امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک ترکِ رفع یہ سن افضل ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ ایک شخص نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر دکھا تا ہوں۔ پھر انہوں نے نماز پڑھ کر اگلی حس میں سوائے مجاہدوں کے نہیں کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں رفع یہ سن نہیں ہے۔ یہاں مجاہدوں کے وقت رفع یہ سن کیا جائے گا۔

امام شافعی و امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کا موقف:

حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کا موقف ہے کہ نماز میں رفع یہ سن افضل ہے۔ انہوں نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے استدلال کیا ہے۔ حس میں صراحت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یہ سن کیا کرتے تھے۔ شوافع کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یہ سن سنت ہے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب الام میں یہی تصریح موجود ہے۔

دلیل:

سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں عجب کرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں دنوں ہاتھ کدھوں تک بلند کرتے تھے جب آپ رکوع میں جاتے تھے لیے مجاہد کہتے ہیں وقت اور جب رکوع سے اٹھتے تھے دنوں ہاتھوں کو بلند کرتے وقت منبغ اللہ لعل خیرہا وکذا لک انہم پڑھتے تھے۔ تاہم آپہ و مجاہدوں کے درمیان یہاں نہیں کرتے تھے۔

(ج) رفع یہ سن اور نظرِ طحاوی:

الاتفاق مجاہدوں کے وقت رفع یہ سن سنت ہے اور دنوں مجاہدوں کے درمیان مجاہد کے وقت یہ سن

نہیں ہے۔ رکوع اور حمد و انعمیہ کے وقت میں یہی میں اختلاف ہے۔ عکبر قریم نماز کا رکن ہے اور دیگر عکبیرات نماز کے ارکان سے نہیں ہے۔ ۷۔ خطر کا تقاضا ہے کہ رکوع اور عکبر کی عکبیرات کو دلوں بچوں کے درمیان اہل عکبر کے ساتھ باقی چاہئے۔ کہ عکبر قریم کے ساتھ۔

سوال نمبر ۲: عن ابي عبد الله قال: رأيت ابا القزويني وفضل بن عبيد وعتاب بن عتب
يدخلون المسجد والناس في صلاة الفداة فيصرون الى تخرج السواير فيقول كل
واحد بينهم بركعة ثم يدخلون مع الناس في الصلاة
(الطلب) (الحراپ) (کرتبرہ کریم)؟

(ب) خود اور کھاتہ دار کے بارے میں غلط فہمی کیسے پیدا ہو سکتی ہے؟

الباب الثاني (الف) اعراب

اگر آپ جو کر رہے ہیں، آپ کے ہیں۔

ترجمہ الحديث

ابو حبیہ اللہ عیاض کہتے ہیں کہ حضرت سائبہؓ اور حضرت اخطاب بن عبیدہؓ اور حضرت سہل بن جہلؓ رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ یہ حضرات مسجد میں داخل ہوئے اور لوگ اس وقت فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ یہ لوگ مسجد میں ایک ستون کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ ان میں سے ہر ایک نے ایک رکعت وتر ادا کیا پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئے۔

(ب) تعداد رکعات وتر اور نظر لمبا دی:

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا صلوٰۃ رکعتہ واحدۃ قطع کا مطلب یہ ہے کہ ایک رکعت کا مخرج
چھ مے کی اس نے پہلے دو رکعات چھ مے کی اس نے ایک رکعت قطع یعنی اس ایک رکعت سے پہلے چھ مے کی دو رکعتوں
رکعتوں کو طاق کر دے۔ ایک رکعت طبع نہ چھ مے کی جائے بلکہ دونوں رکعتوں کو طاق کر دے۔ گویا ایک
رکعت طبع نہ چھ مے کی جائے بلکہ دو رکعتوں کے ساتھ طاق کر چھ مے کی جائے۔

(ج) صلوٰۃ الوتر کے حکم میں آراء احناف کا اختلاف:

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صلوٰۃ اور نماز واجب ہے جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سنت ماکدہ ہے۔

سوال نمبر ۳: عن مسعد بن جهم ان رجلا سأل عن عباس بن ورجلا طلق امرته مائة

کیا ہے۔ پس ایک قوم نے کہا ان دونوں کا حکم اختلافِ اہلِ عجم کے حکم کی طرح ہے جس طرح وہیں رفع ہے یہاں ہے تو ان دونوں مقامات پر بھی رفع ہے یہ ہوگا۔ جبکہ دوسری جماعت نے کہا ہے کہ ان دونوں عجمیوں کا حکم مجہدوں کے درمیان والی عجم کے حکم کی طرح ہے جس طرح وہ مجہدوں کے وقت رفع ہے یہاں نہیں ہے ایسے ہی رکوع کے وقت بھی رفع ہے یہاں نہیں کیا جائے گا۔ یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ کا ہے اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ تینوں کا ہے کہ رفع ہے یہ صرف نماز کے شروع میں کیا جائے گا مگر رکوع اور مجہدوں کے وقت نہیں۔

دلیل:

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور حضرت امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک ترکِ رفع ہے یہ افضل ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے ایک دفعہ انہوں نے کہا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر دکھا تا ہوں۔ پھر انہوں نے نماز پڑھ کر دکھائی جس میں سوائے بغیر رکوع کے رفع نہیں کیا اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں رفع ہے یہاں نہیں ہے۔ ہاں بغیر رکوع کے وقت رفع ہے یہاں کیا جائے گا۔

امام شافعی و امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کا موقف:

حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کا موقف ہے کہ نماز میں رفع ہے یہ افضل ہے۔ انہوں نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ جس میں صراحت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع ہے یہاں کیا کرتے تھے۔ شروع کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت سنا ہے یہی سنت ہے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب مابہم میں یہی تصریح موجود ہے۔

دلیل:

سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے، جب آپ رکوع میں جاتے کے لیے عجم کہتے اس وقت اور جب رکوع سے اٹھتے تھے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے وقت سُبْحَانَ اللَّهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہتے تھے۔

(ج) رفع ہے یہ نور نظر طاہری:

بالاعتقاد بغیر قرآن کے وقت رفع ہے یہ سنت ہے اور دونوں مجہدوں کے درمیان عجم کے وقت سنت

نورانی گائیڈ (جلد اول، صفحہ ۱۰۷) (۲۳) دوسرا نمبر: (۱۰۷) (۱۰۷)

فقال ثلاث لعمرها عليه وسعة وتسعون في رقبته انه الغدايات الله هروا

(الف) احمد بن حنبل کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) آثار ابو کے لایک انھی تین طلاقوں کا حکم تحریر کریں؟

(ج) کیا دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میں انھی تین طلاقوں کا حکم ایک شریعتی نہیں؟

جوابات: (الف) ترجمہ: الحمد للہ:

سید بن جریج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا

کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سہ طلاق دے دی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: تین طلاقوں کے واسطے دو عورت

اس پر حرام ہوگئی ہے اور ساتویں اس کی گردن پر ہیں۔ وگرنہ اس نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے۔

ترجمہ: الحمد للہ:

اس شخص نے کہا کہ اگر کوئی شخص ایک ساتھ تین طلاق اپنی بیوی کو دے تو وہ

اس پر حرام ہو جائے گی۔ یعنی وہ اس سے اس وقت تک دوبارہ شادی نہیں کر سکتا جب تک وہ عورت دوسری

شادی نہ کرے۔ یہاں کہہ کر اس نے کہا کہ ایک ساتھ تین طلاق دینا سنت کے خلاف ہے جو تین سے

زائد طلاق دے تو اس شخص نے اللہ کو مذاق اڑایا ہے یعنی بفرمانی کی ہے جس وجہ سے وہ

مذکورہ ہوگا۔

(ب) تین طلاقوں کا حکم: ایک ساتھ دینے کا حکم:

امام ابو حنیفہ کے نزدیک تین طلاق ایک ساتھ دینا بدعت اور حرام ہے۔ امام شافعی کے نزدیک تین

طلاق ایک ساتھ دینا حرام نہیں بلکہ خلاف اولیٰ ہے۔ امام احمد اور امام مالک کے نزدیک یہ بدعت ہے۔

سب اس پر متفق ہیں کہ تین انھی طلاقوں میں ہی واقع ہوں گی ایک نہیں۔

(ج) عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں تین

طلاق کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک آدمی نے اپنی بیوی کو انھی تین طلاقوں سے ہی طلاق دے کر

مذاق اڑایا اور اس کا ایک شریعتی کیا۔ اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تین طلاقوں کو تین شمار

کرتے تھے ایک نہیں۔

سوال نمبر: (الف) امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات پر جامع نوٹ لکھیں؟

(ب) شرح معانی الآثار کی وجہ تصنیف تحریر کریں؟
 (ج) "معانی الآثار" اور "شرح معانی الآثار" کا مفہوم بیان کریں؟
 جوابات: (الف) امام طحاوی کے حالات زندگی:

آپ کا نام احمد بن محمد بن سلام بن عبد الملک ہے۔ آپ کی کنیت "ابو جعفر" ہے۔ ازادی مصری اور طحاوی آپ کے اسمائے منسوب ہیں۔ آپ کی پیدائش ۲۴۹ھ میں ہوئی۔ آپ نے فقہ شافعی پڑھنے کی ابتداء امام ابو ابراہیم حنبل سے کی جو امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر شاگرد تھے۔ پھر ۲۶۸ھ میں آپ نے مصر کے عظیم فقیہ احمد بن ابی عمر ان سے علمی استفادہ کیا اور ان سے فقہ حنبلی کا علم لیا۔ پھر آپ شام شریف لے گئے اور وہاں پر آپ نے قاضی القضاۃ ابو حازم سے علم فقہ میں استفادہ کیا۔ آپ کی زندگی میں جتنے بھی محدثین مصر آئے آپ نے ان سے پھر پورا استفادہ کیا۔ بہت جلد آپ علم حدیث و فقہ کا ماہر کے طور پر معروف ہو گئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔ آپ کے شاگردوں میں ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، ابو محمد عبد الصرح بن محمد آتقی الجوهری اور احمد بن قاسم بن عبد اللہ بغدادی وغیرہ شامل ہیں۔

آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ اور کام و غیرہ کے موضوعات پر بہت سی یادگار تصانیف لکھیں؟ جن میں احکام القرآن، مشکل الآثار، شرح معانی الآثار، التلکاف المصنوعہ جیسی کتب کے علاوہ اور بھی بہت سی تصانیف ہیں۔ آپ کا انتقال ۳۲۱ھ ۸۴۲ء سال کی عمر میں ہوا۔

(ب) شرح معانی الآثار کی وجہ تصنیف:

شرح معانی الآثار لکھنے کا سبب یہ تھا کہ اس کتاب کے ذریعے اختلاف کے موقف کو واضح کر دیا جائے اور جو روایات بلاہر اختلاف کے موقف کے خلاف ہیں ان کی تاویل میں کی جائے یا ان کے منسوخ ہونے کو واضح کیا جائے۔

(ج) معانی الآثار کا مفہوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی توضیحات کرنا۔

شرح معانی الآثار کا مفہوم:

احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی تشریح کرنا اور روایات کے درمیان آنے والے ظاہری تضاد کو رفع کرنا اور ان میں تطبیق پیدا کرنا۔

نورانی گائیڈ (جلد نمبر چہارم) (۴۴) درجہ اولیٰ (پانچواں سال) ۲۰۲۰ء

فَقَالَ ثَلَاثَ لَحَرَمَهَا عَلَيْهِ وَسَبْعَةَ رَسْعُونَ لِي وَلِإِنَّهُ لَمِنْ أَعْلَىٰ أَعْلَىٰ هَذَا

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) آخر ہر دو کے نزدیک انکسے تین طلاقیں کا حکم تحریر کریں؟

(ج) کیا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میں انکسے تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟

جوابات: (الف) ترجمہ: الحمد للہ:

سید بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا

کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سوطا قیس دے دی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: تین طلاقیں کے طور پر ۱۰ عورت

اس پر حرام ہو گئی ہے اور ستائیس اس کی گردن پر ہیں۔ بلکہ اس نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے۔

ترجمہ: الحمد للہ:

اس سے مراد اس میں لڑایا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک ساتھ تین طلاقیں اپنی بیوی کو دے دے تو وہ

اس پر حرام ہو جائے گی۔ یعنی اس سے اس وقت تک دوبارہ شادی نہیں کر سکتا جب تک وہ عورت دوسری

شادی نہ کر لے۔ ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ ایک ساتھ تین طلاقیں دینا سنت کے خلاف ہے جو تین سے

زائد طلاقیں دے تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اسم کا مذاق اڑایا ہے یعنی نافرمانی کی ہے۔ جس وجہ سے وہ

گناہگار ہو گا۔

(ب) تین طلاقیں ایک ساتھ دینے کا حکم:

امام ابو حنیفہ کے نزدیک تین طلاق ایک ساتھ دینا بدعت اور حرام ہیں۔ امام شافعی کے نزدیک تین

طلاق ایک ساتھ دینا حرام نہیں بلکہ خلاف اولیٰ ہے۔ امام احمد اور امام مالک رحمہما ان کے خلاف سنت ہے۔

سب اس پر متفق ہیں کہ تین انکسے تین عورتیں ہونی چاہئیں۔

(ج) عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں تین

طلاقیں کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک آدمی نے اپنی بیوی کو انکسے تین طلاقیں دے دی تو آئے اسے

نافذ کر دیا اور اس کو ایک عورت پر لے گیا۔ اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی

کرتے تھے ایک نہیں۔

سوال نمبر ۴: (الف) امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات پر جامع نوٹ لکھیں؟

(ب) شرح معانی الآثار کی وجہ تصنیف تحریر کریں؟
 (ج) "معانی الآثار" اور "شرح معانی الآثار" کا مفہوم بیان کریں؟
 جوابات: (الف) امام غماوی کے حالات زندگی:

آپ کا نام احمد بن محمد بن سلامہ بن عبد الملک ہے۔ آپ کی کنیت "ابو جعفر" ہے۔ اردو مصری اور غماوی آپ کے اسمائے منسوب ہیں۔ آپ کی پیدائش ۲۳۹ھ میں ہوئی۔ آپ نے فقہ شافعی پڑھنے کی ابتداء امام ابوہریرہ ایم مرتبی سے کی جو امام ابو عبد اللہ محمد بن اور یس شافعی رحمہ اللہ توبی کے جلیل القدر شاگرد تھے۔ پھر ۲۶۸ھ میں آپ نے مصر کے عظیم فقیہ احمد بن ابو عمران سے علمی استفادہ کیا اور ان سے فقہ حنفی کا درس لیا۔ پھر آپ شام شریف نے گئے اور وہاں پر آپ نے قاضی القضاۃ ابو حازم سے علم فقہ میں استفادہ کیا۔ آپ کی زندگی میں جتنے بھی محدثین مصر آئے آپ نے ان سے بھرپور استفادہ کیا۔ بہت جلد آپ علم حدیث کے بحر کے طور پر معروف ہو گئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔ آپ کے شاگردوں میں ابو القاسم بن احمد طبرانی، ابو محمد عبد العزیز بن محمد اسدی، ابو ہریرہ اور احمد بن قاسم بن عبد اللہ بغدادی وغیرہم شامل ہیں۔

آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ اور نظام وغیرہ کے موضوعات پر بہت سی یادگار تصانیف لکھیں؟ جن میں احکام القرآن، مشکل الآثار، شرح معانی الآثار اور اختلاف العلماء جیسی کتب کے علاوہ اور بھی بہت سی تصانیف ہیں۔ آپ کا انتقال ۳۲۸ھ/۸۴۰ء میں ہوا۔

(ب) شرح معانی الآثار کی وجہ تصنیف:

شرح معانی الآثار لکھنے کا سبب یہ تھا کہ اس کتاب کے ذریعے احادیث کے موقف کو واضح فرایم کیے جائیں اور جو روایات بظاہر احادیث کے خلاف ہیں ان کی تاویل و تفسیر کی جائے تاکہ اس کے منسوخ ہونے کو واضح کیا جائے۔

(ج) معانی الآثار کا مفہوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی توضیحات کتاب۔

شرح معانی الآثار کا مفہوم:

احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی تشریح کرنا اور روایتوں کے درمیان آنے والے ظاہری تعارض کو رفع کرنا اور ان میں تطبیق پیدا کرنا۔